بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم   نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْم   وَعَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

خلافت نمبر

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The Weekly
BADR Qadian

جلد 57

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

شمارہ 19-20

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

2/9 جمادی الثانی 1429 ہجری 8/15 ہجرت 1387 ہش 8/15 مئی 2008ء

خلافت احمدیہ
صدسالہ جوبلی
بہت بہت مبارک ہو!

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا

......ارشاد باری تعالیٰ......

☆......وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِیْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِیْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ (سورۃ النور:۵۶)

ترجمہ: ”تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کیلئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔“

☆......”هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ“۔(الصّف 10)

ترجمہ: وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ اسے دین (کے ہر شعبہ) پر کلیۃً غالب کردے خواہ مشرک برا منائیں۔

......حدیث نبوی ﷺ......

☆......عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ النُّبُوَّةُ فِيْكُمْ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰی ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰی مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰی ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا عَاضًّا فَتَكُوْنُ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰی ثُمَّ تَكُوْنُ مُلْكًا جَبْرِيَّةً فَيَكُوْنُ مَاشَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّكُوْنَ ثُمَّ يَرْفَعُهَا اللّٰهُ تَعَالٰی ثُمَّ تَكُوْنُ خِلَافَةٌ عَلٰی مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ثُمَّ سَكَتَ۔

(مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۲۷۳ مشکوۃ باب الانذار والتحذیر)

ترجمہ: ”حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر اس کی تقدیر کے مطابق ایذارساں بادشاہت قائم ہوگی (جس سے لوگ دل گرفتہ ہوں گے اور تنگی محسوس کریں گے) جب یہ دور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم کے دور کو ختم کردے گا۔ اس کے بعد خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ یہ فرما کر آپؐ خاموش ہوگئے۔“

......فرمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام......

”تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں جب جاؤنگا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اس جماعت کو جو تیرے پَیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دونگا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچّا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی مَیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور مَیں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے۔“ (رسالہ الوصیّت صفحہ ۸)

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود و مہدیٔ معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

1835-1908

آج مسیح محمدی کے مشن کو دنیا میں قائم کرنے اور وحدت کی لڑی میں پروئے جانے کا حل صرف اور صرف خلافت احمدیہ سے جُڑے رہنے سے وابستہ ہے

ہر احمدی کا فرض ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو قدرت ثانیہ سے چمٹ کر اپنی تمام استعدادوں کے ساتھ پورا کرنے کی کوشش کریں۔ آج ہم نے عیسائیوں کو بھی آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لانا ہے۔ یہودیوں کو بھی آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لانا ہے۔ ہندوؤں کو بھی اور ہر مذہب کے ماننے والوں کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانا ہے۔ یہ خلافت احمدیہ ہے جس کے ساتھ جڑ کر ہم نے روئے زمین کے تمام مسلمانوں کو بھی مسیح و مہدی کے ہاتھ پر جمع کرنا ہے

اٹھو اور خلافت احمدیہ کی مضبوطی کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہو تا کہ مسیح محمدی اپنے آقا و مطاع کے جس پیغام کو لے کر دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا، اس حبل اللہ کو مضبوطی سے پکڑتے ہوئے دنیا کے کونے کونے میں پھیلا دو

صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی کے موقع پر سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز اور تاریخی پیغام

بِسم اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن

9-12-2007

میرے پیارے عزیز احباب جماعت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہو رہے ہیں۔ یہ دن ہمیں سو سال سے زائد عرصے میں پھیلی ہوئی جماعت احمدیہ کی تاریخ اور اس وقت کی یاد بھی دلاتا ہے جب آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق مارچ 1889ء میں اللہ تعالیٰ کے ایک برگزیدہ نے اللہ تعالیٰ سے اذن پا کر ایک پاک جماعت کے قیام کا اعلان کیا۔ آپ کا مشن اور اس جماعت کے قیام کا مقصد خدا اور بندے میں تعلق پیدا کرنا، بنی نوع انسان کو خدائے واحد کے آگے جھکنے والا بننے کی تعلیم دینا اور اس کے لئے کوشش کرنا، تمام اقوام عالم کو امت واحدہ بنا کر آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے جمع کرنا، انسان کو انسان کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانا تھا۔ وہ شخص جس کو خدا تعالیٰ نے زمانے کے امام اور مسیح و مہدی کے لقب سے ملقّب کر کے بھیجا تھا قیام جماعت اور آغاز بیعت 1889ء سے 1908ء تک تقریباً انیس سال اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت سے اپنے مشن کو تمام تر مخالفتوں اور نامساعد حالات کے باوجود اس تیزی سے لے کر آگے بڑھا کہ ہر مخالف جو بھی اس جری اللہ کے مقابلہ پر آیا ذلت و رسوائی کا منہ دیکھنے والا بنا۔ آخر اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق کہ ہر انسان جو اس فانی دنیا میں آیا اس نے آخر کو اس دنیا کو چھوڑنا ہے اور وہ شخص جو اللہ کا خاص بندہ اور رسول اللہ ﷺ کا عاشق صادق تھا، وہ تو اپنے آقا کی سنّت کی پیروی میں رفیق اعلیٰ سے ملنے کے لئے ہر وقت بے چین رہتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس بندے کو جسے امام آخر الزمان بنا کر بھیجا تھا واپسی کے اشارے دیتے ہوئے یہ تسلّی دی کہ گو تیرا وقت اب قریب ہے لیکن چونکہ تجھے میں نے اپنے اعلان کے مطابق امام آخر الزمان بنایا ہے، اس لئے اے میرے پیارے! اے وہ شخص جو میری توحید کے قیام اور میرے محبوب نبی ﷺ کی حکومت تمام دنیا میں قائم کرنے کا درد رکھتا ہے تو یہ فکر نہ کر کہ تیرے مرنے کے بعد تیرے اس کام کی تکمیل کی انتہائیں کس طرح حاصل ہوں گی تو یاد رکھ کہ میرے نبی ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق جسے میری تائید حاصل ہے۔ اب خلافت علی منہاج النبوت تا قیامت قائم ہونی ہے، اس لئے تیرے بعد یہی نظام خلافت ہے جس کے ذریعہ سے میں تمام دنیا میں اپنی آخری شریعت کے قیام و استحکام کا نظام جاری کروں گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی آپ کو اس تسلّی کے بعد آپ علیہ السلام نے جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

’’یہ خدا تعالیٰ کی سنّت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنّت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ (سورۃ المجادلہ:22) اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت ﷺ کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا (سورۃ النور:56) یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے‘‘۔

(رسالہ الوصیّت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 304-305)

پھر فرمایا:

’’سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنّت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو‘‘ (رسالہ الوصیّت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305-306)

پس جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا وہ وقت بھی آ گیا جب آپ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو گئے اور ہر

احمدی کا دل خوف وغم سے بھر گیا لیکن مومنین کی دعاؤں سے قرون اولیٰ کی یاد تازہ کرتے ہوئے زمین وآسمان نے پھر ایک بار وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ م بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا کا نظارہ دیکھا۔ وہ عظیم انقلاب جو آپ نے اپنی بعثت کے ساتھ پیدا کیا تھا۔ اسے اللہ تعالیٰ نے خلافت کے عظیم نظام کے ذریعہ جاری رکھا۔ آپ کی وفات پر اخبار وکیل میں مولانا ابوالکلام آزاد نے یوں رقم فرمایا۔

''وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو۔ وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا۔ جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی جس کی انگلیوں سے انقلاب کے تار الجھے ہوئے تھے اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں۔ وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا۔ جو شور قیامت ہو کے خفتگان خواب ہستی کو بیدار کرتا رہا......مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رحلت اس قابل نہیں کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جاوے اور مٹانے کے لئے اسے امتداد زمانہ کے حوالے کر کے صبر کر لیا جائے۔ ایسے لوگ جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہو ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے۔ یہ نازشِ فرزندانِ تاریخ بہت کم منظر عالم پر آتے ہیں اور جب آتے ہیں دنیا میں انقلاب پیدا کر کے دکھا جاتے ہیں''۔

(اخبار''وکیل''امرتسر۔ بحوالہ تاریخ احمدیت جلد دوم۔ صفحہ 560)

پس اس انقلاب کا اعتراف غیروں کی زبان اور قلم سے نکلوا کر اللہ تعالیٰ نے یہ بتا دیا کہ وہ شخص اللہ تعالیٰ کا خاص تائید یافتہ تھا لیکن غیر کی نظر اس طرف نہ گئی کہ وہ تائید یافتہ جس انقلاب کو برپا کر گیا ہے۔ اس انقلاب کو آپ کی پیروی کرنے والوں کے ذریعہ سے نعمت خلافت کے ذریعہ جاری رکھنے کا بھی اس ذوالعجائب اور قدیر ہستی کا وعدہ ہے اور اس کی تصدیق ہوتے ہوئے ایک دنیا نے حضرت مولانا نورالدین۔ خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے انتخاب خلافت کے وقت دیکھا۔ باوجود اس کے کہ مخالفین حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ ایک منظّم جماعت کو دیکھ رہے تھے۔ باوجود اس کے کہ وہ خلافت کے قیام کا نظارہ دیکھ چکے تھے لیکن انہوں نے جماعت کو، اس جماعت کو جو خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے قائم کردہ جماعت تھی ایک منظّم کوشش کے تحت توڑنے کی کوشش کی۔ جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا۔

''اُذْكُرْ نِعْمَتِیْ غَرَسْتُ لَکَ بِیَدِیْ رَحْمَتِیْ وَقُدْرَتِیْ''۔

ترجمہ: میری نعمت کو یاد کر۔ میں نے تیرے لئے اپنے ہاتھ سے اپنی رحمت اور اپنی قدرت کا درخت لگا دیا ہے۔ (تذکرہ صفحہ 428)

پس اس وعدہ کے مطابق وہ ہمیشہ کی طرح ناکام ہوئے۔ گو کہ یہاں تک مخالفت کی شدت میں بڑھے کہ ایک اخبار نے لکھا۔

''ہم سے کوئی پوچھے تو ہم خدا لگتی کہنے کو تیار ہیں کہ مسلمانوں سے ہو سکے تو مرزا کی کل کتابیں سمندر میں نہیں کسی جلتے تنور میں جھونک دیں۔ اسی پر بس نہیں بلکہ آئندہ کوئی مسلم یا غیر مسلم مورخ تاریخ ہند یا تاریخ اسلام میں ان کا نام تک نہ لے''۔

(اخبار''وکیل''امرتسر 13۔ جون 1908ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 3 صفحہ 205-206)

لیکن آج تاریخ احمدیت گواہ ہے۔ دنیا جانتی ہے کہ ان کا نام لیوا تو کوئی نہیں لیکن خلافت کی برکت سے احمدیت دنیا میں پھول پھل رہی ہے اور کروڑوں اس کے نام لیوا ہیں۔

اپنی بیہودہ گوئیوں میں یہاں تک بڑھے کہ ایک اخبار''کرزن گزٹ''نے لکھا جسے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے اپنی پہلی جلسہ کی تقریر میں بیان کیا کہ

''اب مرزائیوں میں کیا رہ گیا ہے۔ ان کا سر کٹ چکا ہے۔ ایک شخص جوان کا امام بنا ہے اس سے تو کچھ ہوگا نہیں۔ ہاں یہ ہے کہ تمہیں کسی مسجد میں قرآن سنایا کرے'' (تاریخ احمدیت جلد 3۔ صفحہ 221)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے فرمایا سبحان اللہ یہی تو کام ہے۔ خدا توفیق دے۔ بد قسمتی سے جماعت کے بعض سرکردہ بھی خلافت کے مقام کو نہ سمجھے۔ سازشیں ہوتی رہیں لیکن خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا بڑھتا رہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے مطابق محبّوں کی جماعت بڑھتی رہی اور کوئی نقصان پہنچانے کی کوشش کارگر نہ ہوئی۔

پھر خلافت ثانیہ کا دور آیا تو بعض سرکردہ انجمن کے ممبران کھل کر مخالفت پر کمربستہ ہو گئے لیکن وہ تمام سرکردہ علم کے زعم سے بھرے ہوئے، تجربہ کار پڑھے لکھے اس پچیس سالہ جوان کے سامنے ٹھہر نہ سکے اور اس نے جماعت کی تنظیم، تبلیغ تربیت، علوم ومعرفتِ قرآن میں وہ مقام پیدا کیا کہ کوئی اس کے مقابل ٹھہر نہ سکا۔ جماعت پر پریشانی اور مخالفتوں کے بڑے دور آئے لیکن خلافت کی برکت سے جماعت ان میں کامیابی کے ساتھ گزرتی چلی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے باون سالہ دور خلافت کے حالات پڑھیں تو پتہ چلے کہ اس پسرِ جری اللہ نے کیا کیا کارہائے نمایاں انجام دیئے۔

دنیائے احمدیت میں حضرت مصلح موعود کی وفات کے بعد پھر ایک مرتبہ خوف کی حالت طاری ہوئی لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق اسے چند گھنٹوں میں امن میں بدل کر قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر کا روشن چاند جماعت کو عطا فرمایا۔ حکومتوں کے ٹکرانے کے باوجود، ظالمانہ قوانین کے اجراء کے بعد تمام مسلمان فرقوں کی منظّم کوشش کے باوجود یہ قافلہ ترقی کی منزلیں طے کرتا چلا گیا۔ پیار ومحبت کے نعرے لگاتا ہوا، غریب اقوام کے غریب عوام کی خدمت کرتے ہوئے، انہیں رسول عربی ﷺ کا پیغام پہنچاتے ہوئے آپ ﷺ کے جھنڈے تلے جمع کرتا چلا گیا۔

پھر وہ وقت آیا کہ الٰہی تقدیر کے ماتحت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ بھی اپنے پیدا کرنے والے کے حضور حاضر ہو گئے۔ پھر اندرونی اور بیرونی فتنوں نے سر اٹھایا لیکن خدائی وعدہ کے مطابق جماعت احمدیہ کو خلافت رابعہ کی صورت میں تمکنت دین عطا ہوئی۔ ہر فتنہ اپنی موت آپ مر گیا۔ ظالمانہ قانون کے تحت ہاتھ پاؤں باندھنے والوں اور''احمدیت کے کینسر''کو ختم کرنے کا دعویٰ کرنے والوں کو خدا تعالیٰ نے نیست ونابود کر دیا۔ پاکستان میں ظالمانہ قانون کی وجہ سے خلیفۂ وقت کو ہجرت کرنا پڑی لیکن یہ ہجرت جماعت کی ترقی کی نئی منازل دکھانے والی بنی۔ ایک بار پھر غَرَسْتُ لَکَ بِیَدِی کا وعدہ ہم نے پورا ہوتے دیکھا۔ تبلیغ کی وہ راہیں کھلیں جو ابھی بہت دور نظر آتی تھیں۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے گئے وعدے کو کہ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا''۔ خلافت رابعہ کے دور میں MTA کے ذریعہ سے یوں پورا ہوتا دکھایا کہ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ اگر ہم اپنے وسائل کو دیکھیں اور پھر اس چینل کے اجراء کو دیکھیں تو ایمان والوں کے منہ سے بے اختیار اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتحمید کے الفاظ نکلتے ہیں۔ اسی چینل نے آج مشرق سے لے کر مغرب تک اور شمال سے لے کر جنوب تک ہر مخالف احمدیت کا منہ بند کر دیا ہے۔ پس وہی لوگ جو خلیفۂ وقت کو عضو معطل کرنے کے خواب دیکھ رہے تھے، ان کے گھروں کے اندر MTA نے اس مرد مجاہد کی آواز پہنچا دی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام اور خدا تعالیٰ کی آخری شرعی کتاب قرآن کریم کا آسمانی مائدہ آج ہر گھر میں اللہ تعالیٰ کی تائید سے پہنچ گیا۔

پھر کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ کے قانون کے مطابق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی وفات کے بعد ایک دنیا نے دیکھا اور MTA کے کیمروں کی آنکھ نے سیٹلائٹ کے ذریعہ ایک نظارہ ہر گھر میں پہنچایا۔ وہ نظارہ جو اپنوں اور غیروں کے لئے عجیب نظارہ تھا۔ اپنے اس بات پر خوش کہ خدا تعالیٰ نے خوف کو امن سے بدلا اور غیر اس بات پر حیران کہ یہ کس قسم کے لوگ ہیں یہ کیسی جماعت ہے جسے ہم سو سال سے ختم کرنے کے درپے ہیں اور یہ آگے بڑھتے ہی جا رہے ہیں۔ ایک مخالف نے برملا اظہار کیا کہ میں تمہیں سچا تو نہیں سمجھتا لیکن اس نظارے کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت تمہارے ساتھ لگتی ہے۔

میرے جیسے کمزور اور کم علم انسان کے ہاتھ پر بھی اللہ تعالیٰ نے جماعت کو جمع کر دیا اور ہر دن اس تعلق میں مضبوطی پیدا ہوتی جا رہی ہے۔ دنیا سمجھتی تھی کہ یہ انسان شائد جماعت کو نہ سنبھال سکے اور ہم وہ نظارہ دیکھیں جس کے انتظار میں ہم سو سال سے بیٹھے ہیں لیکن یہ بھول گئے کہ یہ پودا خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے لگایا ہوا ہے۔ جس میں کسی انسان کا کام نہیں بلکہ الٰہی وعدوں اور تائیدات کی وجہ سے ہر کام ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ الہام پورا فرما رہا ہے کہ''میں تیرے ساتھ اور تیرے پیاروں کے ساتھ ہوں''۔

پس یہ الٰہی تقدیر ہے۔ یہ اسی خدا کا وعدہ ہے جو کبھی جھوٹے وعدے نہیں کرتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وہ پیارے جو آپ کے حکم کے ماتحت قدرت ثانیہ سے چمٹے ہوئے ہیں، انہوں نے دنیا پر غالب آنا ہے کیونکہ خدا ان کے ساتھ ہے۔ خدا ہمارے ساتھ ہے۔ آج اس قدرت کو سو سال ہو رہے ہیں اور ہر روز نئی شان سے ہم اس وعدہ کو پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ جیسا کہ میں نے جماعت کی مختصر تاریخ بیان کر کے بتایا ہے۔ پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو قدرت ثانیہ سے چمٹ کر اپنی تمام استعدادوں کے ساتھ پورا کرنے کی کوشش کریں۔ آج ہم نے عیسائیوں کو بھی آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لانا ہے۔ یہودیوں کو بھی آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے لانا ہے۔ ہندوؤں کو بھی اور ہر مذہب کے ماننے والوں کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانا ہے۔ یہ خلافت احمدیہ ہے جس کے ساتھ جڑ کر ہم نے روئے زمین کے تمام مسلمانوں کو بھی مسیح ومہدی کے ہاتھ پر جمع کرنا ہے۔

پس اے احمدیو! جو دنیا کے کسی بھی خطۂ زمین میں یا ملک میں بستے ہو، اس اصل کو پکڑ لو اور جو کام تمہارے سپرد امام الزمان اور مسیح ومہدی نے اللہ تعالیٰ سے اذن پا کر کیا اسے پورا کرو۔ جیسا کہ آپ علیہ السلام نے''یہ وعدہ تمہاری نسبت ہے''کے الفاظ فرما کر یہ عظیم ذمہ داری ہمارے سپرد کر دی ہے۔ وعدے تبھی پورے ہوتے ہیں جب ان کی شرائط بھی پوری کی جائیں۔

پس اے مسیح محمدی کے ماننے والو! اے وہ لوگو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیارے اور آپ کے درخت وجود کی سرسبز شاخیں ہو۔ اٹھو اور خلافت احمدیہ کی مضبوطی کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہو تا کہ مسیح محمدی اپنے آقا ومطاع کے جس پیغام کو لے کر دنیا میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا، اس حبل اللہ کو مضبوطی سے پکڑتے ہوئے دنیا کے کونے کونے میں پھیلا دو۔ دنیا کے ہر فرد تک یہ پیغام پہنچا دو کہ تمہاری بقا خدائے واحد ویگانہ سے تعلق جوڑنے میں ہے۔ دنیا کا امن اس مہدی ومسیح کی جماعت سے منسلک ہونے سے وابستہ ہے کیونکہ امن وسلامتی کی حقیقی اسلامی تعلیم کا یہی علمبردار ہے جس کی کوئی مثال روئے زمین پر نہیں پائی جاتی۔ آج اس مسیح محمدی کے مشن کو دنیا میں قائم کرنے اور وحدت کی لڑی میں پروئے جانے کا حل صرف اور صرف خلافت احمدیہ سے جڑے رہنے سے وابستہ ہے اور اسی سے خدا والوں نے دنیا میں ایک انقلاب لانا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو مضبوطی ایمان کے ساتھ اس خوبصورت حقیقت کو دنیا کے ہر فرد تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

والسلام

خاکسار

مرزا مسرور احمد
خلیفۃ المسیح الخامس

خلافت احمدیہ

صدق وصفا اور اخلاص و وفا کے سوسال

جماعت احمدیہ میں ۲۷ر مئی کا روز اس اعتبار سے قیامت تک یاد رکھا جاتا رہے گا کہ اس روز حضرت حافظ الحاج مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پہلے خلیفہ کے طور پر انتخاب ہؤا تھا۔ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء کو ہوا تھا۔ وصال سے دوسال قبل آپ نے جماعت کو بشارت دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ:

’’یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے وہ جو کسی ابتلا سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی ٹھٹھا کریں گی اور دنیا اُن سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی وہ آخر فتحیاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے‘‘۔ (الوصیت)

پھر آپ نے خلافت کی بشارت دیتے ہوئے فرمایا:

’’تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک مَیں نہ جاؤں لیکن مَیں جب جاؤنگا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مَیں اس جماعت کو جو تیرے پَیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دونگا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچّا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی ہے مَیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور مَیں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے‘‘۔ (رسالہ الوصیّت صفحہ ۱۰)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو عطا فرمودہ الٰہی بشارات کے مطابق جماعت احمدیہ میں خلافت کا مبارک سلسلہ شروع ہوا۔ اور پانچ خلافتوں کے مبارک دَور کے ذریعہ یہ سوسال ۲۷ر مئی ۲۰۰۸ء کو مکمل ہو رہے ہیں۔ الحمد للہ کہ اس وقت وہ پانچویں مبارک خلیفہ ہم میں موجود ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہامًا فرمایا: ’’انّی معک یا مسرور‘‘ کہ اے مسرور میں تیرے ساتھ ہوں۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد دشمنوں نے شدید مخالفت کی اور سمجھا کہ اب یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی جماعت کو خوشخبری دی تھی کہ وہ خلافت کے ذریعہ اس جماعت کو عالمگیر فتوحات و ترقیات سے نوازے گا۔ چنانچہ ۲۷ر مئی ۱۹۰۸ء سے لے کر ۲۷ر مئی ۲۰۰۸ء کے اس سوسالہ دور میں اللہ تعالیٰ نے جماعت کو قادیان سے نکل کر دنیا کے ۱۹۰ ملکوں میں پھیلا دیا۔ دنیا بھر میں سینکڑوں مساجد اور مشن ہاؤسز اور ہزاروں مبلغین و معلمین کرام خدمت اسلام کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ ۵۰ سے زائد زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کی اشاعت کے علاوہ اب تک لاکھوں کی تعداد میں اسلامی لٹریچر کی اشاعت ہو چکی ہے اور اس کے لئے مختلف ممالک میں جماعت احمدیہ کے پریس مصروف عمل ہیں۔ مختلف ممالک کے اخبارات اور ٹیلی ویژن کی نشریات کے علاوہ جماعت کا اپنا ٹیلی ویژن ہے جو ایشیاء عرب اور امریکن ممالک کے لئے چوبیس گھنٹے الگ الگ نشریات پیش کرتا ہے اور اسلامی تبلیغ کا ایک اہم ذریعہ ہیں۔ علاوہ ازیں دنیا بھر میں مختلف جگہوں پر تعلیمی و طبی ادارے مصروف عمل ہیں ہزاروں بیواؤں، یتیموں کی مدد کی جارہی ہے۔ قدرتی آفات اور دیگر مواقع پر جماعت کا بین الاقوامی ادارہ ہیومینٹی فرسٹ نہایت شاندار خدمات سرانجام دے رہا ہے۔

جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے جہاں عظیم ترقیات و فتوحات سے نوازا ہے وہیں عالمگیر احباب جماعت کی عظیم قربانیاں بھی قابل رشک ہیں اس سوسالہ دَور میں مالی و جانی قربانیوں کی ایک عظیم داستان ہے مخالفتوں کے طوفانوں کو سر کر جانے کی عجیب مثالیں ہیں۔ تاریخ احمدیت سے آگاہ حضرات ۱۹۱۴، ۱۹۳۴، ۱۹۵۳، ۱۹۷۴ اور پھر ۱۹۸۴ء میں مخالفتوں کے اُٹھنے والے طوفانوں سے اچھی طرح واقف ہیں۔ اگرچہ یہ طغیانی کے دَور تھے لیکن ان کے علاوہ بیچ بیچ میں عمومی طور پر مخالفتوں کا سلسلہ ساتھ ساتھ چلتا رہا ہے جس میں تمام مولویوں کے علاوہ بادشاہان وقت بھی شاملہ ہوتے رہے۔ لیکن اللہ محض اپنے فضل سے اس کشتی کو تمام قسم کی مخالفتوں طغیانیوں اور طوفانوں سے بچا کر ساتھ کے ساتھ کامیابیوں اور کامرانیوں سے بھی ہمکنار کرتا رہا ہے۔

اس مضمون میں ہم خلافت احمدیہ کی مخالفت کرنے والوں میں سے ان لوگوں کی عبرتناک تاریخ بیان کرتے ہیں جنہوں نے سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے مبارک دَور خلافت میں خود کو بیعت خلافت سے الگ کرلیا تھا۔ اگرچہ اس مخالفت میں وہ لوگ شامل تھے جو خود کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے عمر رسیدہ، تجربہ کار اور عالم سمجھتے تھے لیکن فرمان الٰہی ہے کہ اللہ تعالیٰ جب بھی کوئی خلیفہ مقرر فرماتا ہے تو اس کی کامل اطاعت، فرمانبرداری کرنے والے ہی کامیاب و بامراد ہوتے ہیں اس کا انکار کرنے والے اَور اس کی مخالفت کرنے والے خود کو چاہے کتنا ہی بڑا عالم یا تجربہ کار سمجھتے ہوں ہمیشہ خائب و خاسر رہتے ہیں چنانچہ بیعتِ خلافت سے انکار کرنے والے اگرچہ ابتدائی دَور میں زیادہ اور مضبوط تھے لیکن صد سالہ خلافت جوبلی کے اس مبارک سال میں اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک عبرتناک داستان میں تبدیل کر دیا ہے۔

ہندوستان کی ہی مثال لے لیجئے کہ جہاں جہاں یہ لوگ جنہیں پیغامی یا لاہوری جماعت سے وابستہ کہا جاتا ہے ابتدائی دَور میں بلکہ آج سے چند سال پہلے تک بھی اپنے وجود کو کسی طرح قائم رکھے ہوئے تھے لیکن آج یہ لوگ اپنے جماعتی وجود کو کھو چکے ہیں۔ چنانچہ کشمیر کے حالیہ دورہ کے دوران راقم الحروف نے یاری پورہ گاؤں میں بیعت خلافت سے انکار کرنے والے پیغامیوں کی وہ مسجد دیکھی ہے جس کو آج وہ غیر احمدیوں کے حوالے کر چکے ہیں اور اب اُنہی کے امام کے پیچھے نمازیں پڑھنے کے لئے مجبور ہیں۔ سرینگر میں پیغامی حضرات کی ایک مسجد تھی لیکن آج اس میں بھی تالہ لگ چکا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اب وہاں پر بھی نماز نہیں ہوتی۔ کشمیر کے علاوہ خاکسار کو فروری میں کرناٹک کی جماعتوں کا دورہ کرنے کا موقع بھی ملا وہاں بھی یہ دیکھ کر حیرت کی انتہا نہ رہی کہ سوسال قبل خلافت کی بیعت سے انکار کرنے والے آج قصۂ پارینہ بن چکے ہیں۔ ان کا وجود کرناٹک کی مختلف جماعتوں میں تھا خاکسار نے تیماپور اور ھُبلی میں معلوم کیا تو پتہ لگا کہ پہلے ان پیغامی حضرات کے گھروں میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے فوٹوز اور جماعتی لٹریچر تھا اور یہ خود کو احمدی کہتے تھے لیکن آج یہ ان تمام فوٹوز کو اور جماعتی لٹریچر کو اب گھروں سے نکال کر خود کو غیر احمدی جماعت میں شامل کر چکے ہیں۔

بڑی عجیب بات ہے وہ لوگ جنہوں نے خلافت کا انکار کیا آج وہ اپنا جماعتی وجود کھو کر ان لوگوں کے وجود میں مدغم ہو چکے ہیں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مخالفین ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

بالآخر ہم قارئین کو خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کی مبارکباد دیتے ہیں اگرچہ بدر کا صد سالہ جوبلی نمبر انشاء اللہ جلسہ سالانہ ۲۰۰۸ء کے مبارک موقع پر منظرِ عام پر آئے گا لیکن پھر بھی ۲۷ر مئی یوم خلافت کے موقع پر ہم ہر سال کی طرح خلافت نمبر شائع کر رہے ہیں۔

(منیر احمد خادم)

خلافت کے سوسال پورے ہوئے ہیں

خلافت تو مولیٰ کا فضل و کرم ہے
خلافت ہمارے لئے محترم ہے
خلافت کے سو سال پورے ہوئے ہیں
کریں شکر جتنا بھی اتنا ہی کم ہے
خدا نے دکھائے یہ تاریخی لمحے
ہمارے دلوں میں خوشی دم بدم ہے
خلافت سے وابستہ جو بھی رہے گا
نہیں اس کو خطرہ نہ پھر کوئی غم ہے
خلافت سے ٹکرایا جو بھی ہے دشمن
ہوا ریزہ ریزہ ہوا کالعدم ہے
خلافت کے سایہ میں ہم بڑھ رہے ہیں
ہمارا ترقی کی جانب قدم ہے
خلافت کی حاصل ہیں ہم کو دعائیں
ہمارے دلوں میں بھی عشق صنم ہے

(خواجہ عبدالمومن اوسلو، ناروے)

تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اسکا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا

……فرمان سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام……

’’چونکہ کسی انسان کیلئے دائمی طور پر بقا نہیں لہٰذا خداتعالیٰ نے یہ ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف واولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کیلئے تا قیامت قائم رکھے۔ سو اس غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے۔ پس جو خلافت کو تیس برس تک جانتا ہے وہ اپنی نادانی سے خلافت کی علت غائی کو نظرانداز کرتا ہے اور نہیں جانتا کہ خدا تعالیٰ کا یہ ارادہ تو ہرگز نہ تھا کہ رسول کریمؐ کی وفات کے بعد صرف تیس سال تک خلافت کی برکتوں کو خلیفوں کے لباس میں رکھنا ضروری ہے پھر بعد اس کے دنیا تباہ ہوجائے تو ہوجائے کچھ پرواہ نہیں‘‘۔ (شہادۃ القرآن)

’’یہ خداتعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور انکو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ کتب اللہ لا غلبن انا ورسلی (المجادلہ آیت ۲۲) اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہوجائے اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کرسکے اس طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی کو ظاہر کردیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کرچکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کردیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ (۱) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہوجاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کرلیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہوجائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور انکی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کرلیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت ﷺ کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہوگئے اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہوگئے تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کرکے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا‘‘۔ (الوصیت صفحہ 7-6)

نیز فرماتے ہیں:

’’سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کرکے دکھاوے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کردیوے اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے سامنے بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہوجائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی‘‘ (الوصیت صفحہ ۷)

جو لوگ خداتعالیٰ کی طرف سے مجددیت کی قوت پاتے ہیں وہ نرے استخوان فروش نہیں ہوتے بلکہ وہ واقعی طور پر نائب رسول اللہ ﷺ اور روحانی طور پر آنجناب کے خلیفہ ہوتے ہیں۔ خداتعالیٰ انہیں ان تمام نعمتوں کا وارث بناتا ہے جو نبیوں اور رسولوں کو دی جاتی ہیں

’’صرف رسمی اور ظاہری طور پر قرآن شریف کے تراجم پھیلانا یا فقط کتب دینیہ اور احادیث نبویہ کو اُردو یا فارسی میں ترجمہ کرکے رواج دینا یا بدعات سے بھرے ہوئے خشک طریقے جیسے زمانۂ حال کے اکثر مشائخ کا دستور ہو رہا ہے سکھلانا یہ امور ایسے نہیں ہیں جن کو کامل اور واقعی طور پر تجدید دین کہا جائے بلکہ مؤخر الذکر طریق تو شیطانی راہوں کی تجدید ہے اور دین کا رہزن۔ قرآن شریف اور احادیث صحیحہ کو دنیا میں پھیلانا بیشک عمدہ طریق ہے مگر رسمی طور پر اور تکلّف اور فکر اور خوض سے یہ کام کرنا اور اپنا نفس واقعی طور پر حدیث اور قرآن کا مورد نہ ہونا ایسی ظاہری اور بے مغز خدمتیں ہر ایک باعلم آدمی کرسکتا ہے اور ہمیشہ جاری ہیں۔ اِن کو مجدّدیت سے کچھ علاقہ نہیں۔ یہ تمام امور خداتعالیٰ کے نزدیک فقط استخوان فروشی ہے اس سے بڑھ کر نہیں۔ اللہ جلّشانہٗ فرماتا ہے لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ۔ کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَاللّٰہِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (الصف:3-4) اور فرماتا ہے یٰٓاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اھْتَدَیْتُمْ (المائدۃ:106)۔ اندھا اندھے کو کیا راہ دکھاوے گا اور مجذوم دوسروں کے بدنوں کو کیا صاف کرے گا۔ تجدید دین وہ پاک کیفیت ہے کہ اوّل عاشقانہ جوش کے ساتھ اس پاک دل پر نازل ہوتی ہے کہ جو مکالمہ الٰہی کے درجہ تک پہنچ گیا ہو۔ پھر دوسروں میں جلد یا دیر سے اس کی سرایت ہوتی ہے۔ جو لوگ خداتعالیٰ کی طرف سے مجددیت کو قوت پاتے ہیں وہ نرے استخوان فروش نہیں ہوتے بلکہ وہ واقعی طور پر نائب رسول اللہ ﷺ اور روحانی طور پر آنجناب کے خلیفہ ہوتے ہیں۔ خداتعالیٰ انہیں ان تمام نعمتوں کا وارث بناتا ہے جو نبیوں اور رسولوں کو دی جاتی ہیں اور ان کی باتیں از قبیل جوشیدن ہوتی ہیں، محض از قبیل اور کوشیدن۔ اور وہ حال سے بولتے ہیں نہ مجرّد قال سے۔ اور خداتعالیٰ کے الہام کی تجلّی ان کی دلوں پر ہوتی ہے اور وہ ہر ایک مشکل کے وقت روح القدس سے سکھلائے جاتے ہیں اور ان کی گفتار اور کردار میں دنیا پرستی کی ملونی نہیں ہوتی کیونکہ وہ بکلّی مصفّا کئے گئے اور تمام و کمال کھینچے گئے ہیں‘‘۔

(’فتح اسلام‘ روحانی خزائن جلد سوم۔ حاشیہ صفحہ 6-7)

جب ایک عظیم الشان آدمی خلعتِ خلافت پہن کر اور کلام الٰہی سے شرف پاکر زمین پر نزول فرماتا ہے، روح القدس خاص طور پر اس خلیفہ کو ملتی ہے اور جو اس کے ساتھ ملائکہ ہیں وہ تمام دنیا کے مستعد دلوں پر نازل کئے جاتے ہیں

’’شاید کوئی بے خبر اس حیرت میں پڑے کہ فرشتوں کا اُترنا کیا معنی رکھتا ہے۔ سو واضح ہو کہ عادت اللہ اس طرح پر جاری ہے کہ جب کوئی رسول یا نبی یا محدّث اصلاح خلق اللہ کے لئے آسمان سے اُترتا ہے تو ضرور اس کے ساتھ اور اس کے ہمرکاب ایسے فرشتے اُترا کرتے ہیں کہ جو مستعد دلوں میں ہدایت ڈالتے ہیں اور نیکی کی رغبت دلاتے ہیں اور برابر اُترتے رہتے ہیں جب تک کفر وضلالت کی ظلمت دور ہوکر ایمان اور راستبازی کی صبح صادق نمودار ہو جیسا کہ اللہ جلّشانہ فرماتا ہے تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوْحُ فِیْھَا بِاِذْنِ رَبِّھِمْ مِّنْ کُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ۔ ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ (سورۃ القدر:5-6)۔ سو ملائکہ اور روح القدس کا تنزل یعنی آسمان سے اترنا اُسی وقت ہوتا ہے جب ایک عظیم الشان آدمی خلعتِ خلافت پہن کر اور کلام الٰہی سے شرف پاکر زمین پر نزول فرماتا ہے، روح القدس خاص طور پر اس خلیفہ کو ملتی ہے اور جو اس کے ساتھ ملائکہ ہیں وہ تمام دنیا کے مستعد دلوں پر نازل کئے جاتے ہیں۔ تب دنیا میں جہاں جہاں جوہر قابل پائے جاتے ہیں سب پر اُس نور کا پرتَو پڑتا ہے اور تمام عالم میں ایک نورانیت پھیل جاتی ہے اور فرشتوں کی پاک تاثیر سے خود بخود دلوں میں نیک خیال پیدا ہونے لگتے ہیں اور توحید پیاری معلوم ہونے لگتی ہے اور سیدھے دلوں میں راست پسندی اور حق جوئی کی ایک روح پھونک دی جاتی ہے اور کمزوروں کو طاقت عطا کی جاتی ہے اور ہر طرف ایسی ہوا چلنی شروع ہوجاتی ہے کہ جو اس مصلح کے مدعا اور مقصد کو مدد دیتی ہے۔ ایک پوشیدہ ہاتھ کی تحریک سے خود بخود لوگ صلاحیت کی طرف کھسکتے چلے آتے ہیں اور قوموں میں ایک جُنبش سی شروع ہوجاتی ہے۔ تب ناسمجھ لوگ گمان کرتے ہیں کہ دنیا کے خیالات نے خود بخود راستی کی طرف پلٹا کھایا ہے لیکن درحقیقت یہ کام اُن فرشتوں کا ہوتا ہے کہ جو خلیفۃ اللہ کے ساتھ آسمان سے اترتے ہیں اور حق کے قبول کرنے اور سمجھنے کے لئے غیر معمولی طاقتیں بخشتے ہیں۔ سوئے ہوئے لوگوں کو جگادیتے ہیں اور مستوں کو ہشیار کرتے ہیں اور بہروں کے کان کھولتے ہیں اور مُردوں میں زندگی کی رُوح پھونکتے ہیں اور اُن کو جو قبروں میں ہیں باہر نکال لاتے ہیں۔ تب لوگ یکدفعہ آنکھیں کھولنے لگتے ہیں اور ان کے دلوں پر وہ باتیں کھلنے لگتی ہیں جو پہلے مخفی تھیں۔ اور درحقیقت یہ فرشتے اس خلیفۃ اللہ سے الگ نہیں ہوتے۔ اُسی کے چہرہ کا نور اور اُسی کی ہمت کے آثار جلیّہ ہوتے ہیں جو اپنی قوتِ مقناطیسی سے ہر ایک مناسبت رکھنے والے کو اپنی طرف کھینچتے ہیں خواہ وہ جسمانی طور پر نزدیک ہو یا دُور ہو اور خواہ آشنا ہو یا بکلّی بیگانہ اور نام تک بے خبر ہو۔ غرض اس زمانہ میں جو کچھ نیکی کی طرف حرکتیں ہوتی ہیں اور راستی کے قبول کرنے کے لئے جوش پیدا ہوتے ہیں خواہ وہ جوش ایشیائی لوگوں میں پیدا ہوں یا یورپ کے باشندوں میں یا امریکہ کے رہنے والوں میں وہ درحقیقت انہیں فرشتوں کی تحریک سے جو اس خلیفۃ اللہ کے ساتھ اُترتے ہیں ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ یہ الٰہی قانون ہے جس میں کبھی تبدیلی نہیں پاؤ گے اور بہت صاف اور سریع الفہم ہے اور تمہاری بدقسمتی ہے اگر تم اس پر غور نہ کرو‘‘۔

(’فتح اسلام‘ روحانی خزائن جلد سوم۔ حاشیہ صفحہ 10 تا 13)

خلافت کے متعلق

..........................خلفائے احمدیت کے ارشادات..........................

’’خلیفہ بنانا اللہ تعالیٰ کا ہی کام ہے‘‘

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے ارشادات

’’چونکہ خلافت کا انتخاب عقل انسانی کا کام نہیں عقل نہیں تجویز کرسکتی کہ کس کے قویٰ قوی ہیں کس میں قوت انسانیت کامل طور پر رکھی گئی ہے اسلئے جناب الٰہی نے خود فیصلہ کردیا ہے کہ’’ وعد اللہ الذین امنوامنکم وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض ‘‘خلیفہ بنانا اللہ تعالیٰ کا ہی کام ہے‘‘

(حقائق الفرقان جلد سوم صفحہ 255)

’’خلافت کیسری کی دُکان کا سوڈا واٹر نہیں، تم اس بکھیڑے میں کچھ فائدہ نہیں اُٹھا سکتے، نہ تم کو کسی نے خلیفہ بنانا ہے۔ اور نہ میری زندگی میں کوئی اور بن سکتا ہے۔ پس جب میں مرجاؤں گا تو پھر وہی کھڑا ہوگا جس کو خدا چاہے گا اور خدا اس کو آپ کھڑا کردے گا۔‘‘ (بدر 4 جولائی 1912)

تنظیم اور وحدت

’’آداب سیکھو، کیونکہ یہی تمہارے لئے بابرکت راہ ہے تم اس حبل اللہ کو اب مضبوط پکڑلو۔ یہ بھی خدا ہی کی رسی ہے جس نے تمہارے متفرق اجزاء کو اکٹھا کردیا ہے پس اسے مضبوط پکڑے رکھو۔‘‘ (بدر یکم فروری ۱۹۱۲ء)

’’تم شکر کرو کہ ایک شخص کے ذریعہ تمہاری جماعت کا شیرازہ قائم ہے۔ اتفاق بڑی نعمت ہے اور یہ مشکل سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ خدا کا فضل ہے کہ تم کو ایسا شخص دیدیا جو شیرازہ ء وحدت قائم رکھے جاتا ہے۔‘‘ (بدر ۲۴ راگست ۱۹۱۱ء)۔

’’بم کے گولے اور زلزلہ سے بھی زیادہ خوفناک بات یہ ہے کہ تم میں وحدت نہ ہو‘‘۔ (بدر ۱ اکتوبر ۱۹۰۹ء)

’’اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے جس کو حقدار سمجھا خلیفہ بنا دیا۔ جو اس کی مخالفت کرتا ہے وہ جھوٹا اور فاسق ہے۔ فرشتے بن کر اطاعت و فرمانبرداری کرو۔ ابلیس نہ بنو‘‘۔ (بدر ۴ رجولائی ۱۹۱۲ء)

’’خدا تعالیٰ نے پھر اپنے فضل سے مسلمانوں کو دوبارہ زندہ کرنے کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جماعت احمدیہ میں خلافت قائم کی ہے‘‘

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے ارشادات

’’اس لئے میں اپنی جماعت سے کہتا ہوں کہ تمہارا کام یہ ہے کہ تم ہمیشہ اپنے آپ کو خلافت سے وابستہ رکھو اور خلافت کے قیام کیلئے قربانیاں کرتے چلے جاؤ۔ اگر تم ایسا کرو گے تو خلافت تم میں ہمیشہ قائم رہے گی۔ خلافت تمہارے ہاتھ میں خدا تعالیٰ نے دی ہی اس لئے ہے تا وہ کہہ سکے کہ میں نے اُسے تمہارے ہاتھ میں دیا تھا اگر تم چاہتے تو یہ چیز تم میں قائم رہتی اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو اسے الہامی طور پر بھی قائم کرسکتا تھا مگر اُس نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ اس نے یہ کہا کہ اگر تم خلافت کو قائم رکھنا چاہو گے تو میں بھی اُسے قائم رکھوں گا گویا اس نے تمہارے منہ سے کہلوانا ہے کہ تم خلافت چاہتے ہو یا نہیں چاہتے۔ یا خلافت کے انتخاب میں اہلیت مدنظر نہ رکھو تو تم اس نعمت کو کھو بیٹھو گے۔ پس مسلمانوں کی تباہی کے اسباب پر غور کرو اور اپنے آپ کا موت کا شکار ہونے سے بچاؤ۔ تمہاری عقلیں تیز ہونی چاہئیں۔ اور تمہارے حوصلے بلند ہونے چاہئیں تم وہ چٹان نہ بنو جو دریا کے رخ کو پھیر دیتی ہے بلکہ تمہارا کام یہ ہے کہ تم وہ چینل بن جاؤ جو پانی کو آسانی سے گزارتی ہے تم ایک ٹنل ہو۔ جس کا کام یہ کہ وہ فیضان الٰہی جو رسول کریم ﷺ کے ذریعہ حاصل ہوا اسے آگے چلاتا چلا جائے۔ اگر تم ایسا کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے تو تم ایک ایسی قوم بن جاؤ گے جو کبھی نہیں مرے گی اور اگر تم اس فیضان الٰہی کے راستے میں روک بن گئے اس کے راستے میں پتھر بن کر کھڑے ہوگئے تو وہ تمہاری قوم کی تباہی کا وقت ہوگا۔ پھر تمہاری عمر کبھی لمبی نہیں ہوگی اور تم اسی طرح مرجاؤ گے جس طرح پہلی قومیں مریں‘‘۔ (تفسیر کبیر جلد نمبر 5 صفحہ 120-119)

’’تم خوب یاد رکھو کہ تمہاری ترقیات خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں اور جس دن تم نے اس کو نہ سمجھا اور اسے قائم نہ رکھا وہی دن تمہاری ہلاکت اور تباہی کا دن ہوگا لیکن اگر تم اس کی حقیقت کو سمجھتے رہو گے اور اسے قائم رکھو گے تو اگر ساری دنیا مل کر بھی تمہیں ہلاک کرنا چاہے گی تو نہیں کرسکے گی...... بے شک افراد مریں گے مشکلات آئیں گی۔ تکالیف پہنچیں گی مگر جماعت کبھی تباہ نہ ہوگی بلکہ دن بدن بڑھے گی اس وقت تم میں سے کسی کا مرنا ایسا ہی ہوگا جیسا کہ مشہور ہے کہ اگر ایک دیو کٹتا ہے تو ہزاروں پیدا ہوجاتے ہیں تم میں سے اگر ایک مارا جائے تو اس کے بجائے ہزاروں اس کے خون کے قطروں سے پیدا ہوجائیں گے‘‘ (درس القرآن صفحہ 73)

’’خلافت کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ جس وقت خلیفہ کے منہ سے کوئی لفظ نکلے اس وقت سب سکیموں اور سب تجویزوں اور سب تدبیروں کو پھینک کر رکھ دیا جائے اور سمجھ لیا جائے کہ اب وہی سکیم یا وہی تجویز اور وہی تدبیر مفید ہے جس کا خلیفہ وقت کی طرف سے حکم ملا ہے۔ جب تک یہ روح جماعت میں پیدا نہ ہو اس وقت تک سب خطبات رائگاں تمام سکیمیں باطل اور تمام تدبیریں ناکام ہیں‘‘ (خطبہ جمعہ 24 جنوری 1936 الفضل 31 جنوری 1936)

قدرت ثانیہ کا امتیازی نظام

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ نے نظام خلافت کے سات اصولی امتیازات بیان فرمائے ہیں۔

اول: انتخاب۔ خلافت انتخابی ہے مگر انتخاب کے طریق کو جماعت مومنین پر چھوڑا گیا ہے۔

دوم: شریعت۔ خلیفہ شریعت کا پابند ہے اور گویا اوپر کی جانب سے ایک دباؤ ہے۔

سوم: شوریٰ۔ تمام اہم امور میں مشورہ لینا اور جہاں تک ہوسکے اس کے ماتحت چلنا بھی ضروری ہے یہ کہ گویا نیچے کی طرف سے دباؤ ہے۔

چہارم: اندرونی اخلاقی دباؤ۔ خلیفہ کے مذہبی رہنما ہونے کی وجہ سے اس کا وجود بھی اس پر نگران ہے اور دماغی اور شعوری دباؤ اسے صراطِ مستقیم پر قائم رکھتا ہے۔

پنجم۔ مساوات۔ خلیفہ انسانی حقوق میں اپنے تمام متبعین کے مساوی ہے۔

ششم: عصمتِ صغریٰ۔ خلیفہ موئد من اللہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے مدد اور نصرت سے نوازتا ہے اور دشمنوں پر فتح دیتا ہے۔

ہفتم: وہ سیاست سے بالاتر ہوتا ہے، اس کا کسی پارٹی سے کوئی تعلق نہیں ہوتا اور انصاف سے فیصلے کرتا ہے۔ (الفرقان جولائی ۱۹۵۷ء صفحہ ۲)

قبولیت دعا کی نعمت

’’تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا ہے اور تمہاری محبت رکھنے والا اور تمہارے دکھ کو اپنا دکھ سمجھنے والا تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا اور تمہارے لئے خدا کے حضور دُعائیں کرنے والا ہے.. تمہارا اسے فکر ہے، درد ہے اور وہ تمہارے لئے اپنے مولیٰ کے حضور دُعائیں کرنے والا ہے..... تمہارا اسے فکر ہے درد ہے اور وہ تمہارے لئے اپنے مولیٰ کے حضور تڑپتا رہتا ہے۔‘‘ (برکاتِ خلافت)

عہد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ۲۴ رفروری ۱۹۶۰ء کو جلسہ سالانہ کے موقع پر جماعت کے تمام افراد کو کھڑا کرکے ان سے یہ عہد لیا تھا کہ

’’ہم نظامِ خلافت کی حفاظت اور اس کے استحکام کے لئے آخر دم تک جدوجہد کرتے رہیں گے اور اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی تلقین کرتے رہیں گے تا کہ قیامت تک خلافتِ احمدیہ محفوظ چلی جائے اور قیامت تک سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوتی رہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرانے لگے۔‘‘ (الفضل ۱۶ رفروری ۱۹۶۰ء)

’’درحقیقت خلافت اسلام کی ان برکات کے تسلسل کا نام ہے جو مہدی موعود علیہ السلام دوبارہ دنیا میں لائے تھے‘‘

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے ارشادات

’’ہمارا یہی عقیدہ ہے کہ خلیفہ اللہ تعالیٰ ہی بناتا ہے اگر بندوں پر اس کو چھوڑا جائے تو جو بھی بندوں کی نگاہ میں افضل ہوتا اسے ہی وہ اپنا خلیفہ بنا لیتے لیکن خلیفہ خود اللہ تعالیٰ بناتا ہے اور اس کے انتخاب میں کوئی نقصان نہیں وہ اپنے ایک کمزور بندے کو چنتا ہے جسے وہ بہت حقیر سمجھتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ اس کو چن کر اس پر اپنی عظمت اور جلال کا ایک جلوہ کرتا ہے اور جو کچھ وہ تھا اور جو کچھ اس کا تھا اس میں سے وہ کچھ بھی باقی نہیں رہنے دیتا اور خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے سامنے کلی طور فنا اور بے نفسی کا لبادہ وہ پہن لیتا ہے‘‘ (الفضل 17 مارچ 1967)

’’درحقیقت خلیفہ کسی دنیاوی انجمن کا سربراہ نہیں ہوتا۔ اُس کا انتخاب خدا خود کرتا ہے اور وہ خدا کے ہاتھ میں ایک آلہ کی طرح ہوتا ہے۔ اس کے ذریعہ آسمانی مقصد اور آسمانی اسکیم کی دنیا میں نمائندگی ہوتی ہے۔ یاد رکھو! احمدیت کوئی انسانوں کی از خود بنائی ہوئی کلب نہیں ہے یہ ایک جماعت ہے اور جماعت بھی ایسی جس کی بنیاد اللہ تعالیٰ نے خود رکھی ہے اللہ تعالیٰ ہمیشہ انکی رہنمائی کرتا رہے گا اور اللہ تعالیٰ ہی حقیقتاً تمام روشنی کا منبع ہے۔ اس جماعت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ

نے آنحضرت ﷺ اور قرآن کی عظمت اور شان کو دوبارہ قائم کرنے کا فیصلہ فرمایا ہے۔ یہی جماعت انسانیت کی امیدوں کا مرجع اور اس کی درخشندہ مستقبل کی ضامن ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کی دوسری تجلی اگرچہ خلیفۃ المہدی المعہو دتو نہیں ہوتا۔ لیکن وہ المہدی المعہو د کا جانشین ضرور ہوتا ہے۔ اس کا آنا اس وقت ہوتا ہے جب مسیح الموعود المہدی المعہو د کا وصال ہو جائے یہ بات تو واضح ہے کہ مہدی علیہ السلام جسمانی طور پر ہمیشہ تو اس دنیا میں نہیں رہ سکتے تھے۔ لیکن خلافت رہ سکتی ہے اور انشاء اللہ ہمیشہ قائم رہے گی درحقیقت خلافت اسلام کی ان برکات کے تسلسل کا نام ہے جو مہدی موعودؑ دوبارہ دنیا میں لائے تھے"۔ (خطبہ فرمودہ 17 اپریل 1970 بمقام لیگوس۔ نائجیریا)

" آنحضرت ﷺ کے عظیم روحانی فرزند اور آپ کے حقیقی جانشین حضرت مسیح موعودؑ نے بارہا فرمایا کہ ناکامی میرے خمیر میں نہیں ہے۔ خلافت احمدیہ بھی چونکہ قدرت ثانیہ ہے اور آپ کا ظل ہے اور آپ کی نیابت میں آپ کے مشن کی تکمیل کی ضامن ہے اس لئے آپ کے خلفاء کے خمیر میں بھی ناکامی نہ تھی اور نہ ہے...... تاریخ شاہد ہے کہ 1914ء سے لیکر 1967ء تک وہ شاندار کام ہوئے اور اسلام کو وہ شاندار ترقیات نصیب ہوئیں کہ قرون اولیٰ کی یاد تازہ ہوگئی۔ پھر حضرت مصلح موعودؓ کا جب وصال ہوا تو بعض لوگوں نے سمجھا کہ بس اب خلافت احمدیہ باہمی نزاع کی نظر ہو کر رہ جائے گی۔ مگر یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور حضرت مصلح موعودؓ کے حسن تربیت کا نتیجہ تھا کہ خلافت ثالثہ کا انتخاب ایسے پرامن طریق پر عمل میں آیا کہ دشمنوں کی ساری اُمیدوں پر پانی پھر گیا" (الفضل 17 اگست 1971)

انبیاء کے خلفاء کا انتخاب عمر بھر کیلئے ہوتا ہے

" از روئے لغت لفظِ خلیفہ ایسے شخص پر بولا جاتا ہے جو دُوسرے کا قائم مقام ہو کر اسی کے کام کرنے والا ہو۔ اسلامی اصطلاح میں خلیفہ کی تعریف یوں کی جاسکتی ہے " خدا تعالیٰ کا مقرر کردہ امام جو اس کے نبی کا قائم مقام ہو کر نبی ہی کے کام کو کرنے والا ہو۔ جس کا فیصلہ دینی معاملات میں آخری فیصلہ سمجھا جائے۔ جو شریعت کو قائم کرنے والا، احکام شریعت کا اجراء کرنے والا مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کرنے والا۔ اور اس بات کی نگہداشت رکھنے والا ہو، کہ مسلمان اسلامی صراطِ مستقیم سے نہ بھٹکیں۔"

قرآن وحدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب نظامِ خلافت پر تفصیلی روشنی ڈالتی ہیں۔ اس تفصیل میں جانا اس وقت میرا مقصد نہیں۔ میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ خلیفہ کا تقرر کسی محدود زمانہ کے لئے نہیں ہوتا۔ یہ تقرر زندگی بھر کیلئے ہوتا ہے مندرجہ ذیل دلائل سے اس نظریئے کی تائید ہوتی ہے۔

منصب خلافت کیلئے موزون ترین ہستی کا انتخاب اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ یہ امر آیت استخلاف کے جملہ لَیستخلفنهم فی الارض کما استخلف الذین من قبلهم (سورہ نور آیت ۵۵) سے عیاں ہے کیونکہ لیستخلفنهم کا فاعل اللہ تعالیٰ ہے اور وہ خود اس بات کا ذمہ دار ہے کہ جب تک مومنوں کی جماعت بحیثیت مجموعی اپنے ایمان پر قائم رہے گی اور اسی کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالے گی۔ اللہ تعالیٰ ان میں نبی کا خلیفہ بناتا رہے گا اور اس انتخاب کو اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے ہاتھ میں رکھے گا جس طرح اس سے قبل اس نے بنی اسرائیل میں انبیاء کے انتخاب کو اپنے ہاتھ میں رکھا تھا۔

مسند احمد بن حنبل میں ہے کہ ایک دفعہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے فرمایا " ان الله عزوجل مقمصک قمیصاً فلا تخلعه (جلد ۶ صفحہ ۷۵) حضرت نبی کریمؐ نے اس حدیث میں حضرت عثمانؓ کو نصیحت فرمائی تھی کہ جب تیرے زمانہ خلافت میں ایک فتنہ بپا ہوگا اور بعض بیوقوف تجھ سے مطالبہ کریں گے کہ تو اپنے خلعت خلافت کو کسی اور کے حق میں اُتار دے۔ تو اُس وقت یاد رکھنا کہ خلیفہ کا انتخاب خدا کے ہاتھ میں ہے۔ اور جو خلعت خدا نے تجھے دیا ہے اسے لوگوں کے کہنے پر اتارنا ٹھیک نہیں۔ اس حدیث نبوی میں بھی مذکورہ بالا قرآنی اصل کی تفسیر بیان کی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ اسی اصول کی تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یوں فرماتے ہیں۔

" آنحضرت صلعم نے کیوں اپنے بعد خلیفہ مقرر نہ کیا۔ اس میں بھی یہی بھید تھا کہ آپؐ کو خوب معلوم تھا کہ اللہ تعالیٰ خود ایک خلیفہ مقرر فرمادے گا کیونکہ یہ خدا ہی کا کام ہے اور خدا کے انتخاب میں نقص نہیں" (الحکم ۱۴ اپریل ۱۹۰۸ء)

پس اگر یہ صحیح ہے کہ خلیفۃ النبی کا انتخاب خود خدا فرماتا ہے جیسا کہ قرآن کریم کی ایک آیت۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک اقتباس سے ثابت کیا گیا ہے تو پھر یہ بھی یہ عیاں ہے کہ جو قمیص خدا پہنائے اُسے بندے نہیں اُتار سکتے۔ اگر ہم یہ تسلیم نہ کریں تو پھر یا تو ہمیں یہ ماننا پڑے گا کہ اللہ تعالیٰ نے وقت انتخاب غلطی سے کسی نااہل کو اپنے نبی کا خلیفہ بنا دیا۔ اور اب ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم خدا تعالیٰ غلطی کی تصحیح کریں (والعیاذ باللہ) اور یا ہمیں تسلیم کرنا پڑے گا کہ گو وقت انتخاب منتخب خلیفہ اس عہدہ کا اہل تھا مگر ایک عرصہ گذر جانے کے بعد اب وہ اس کا اہل نہیں رہا۔ اس لئے اسے اسکے منصب خلافت سے اتار کر اب کوئی نیا انتخاب ہونا چاہئے۔ اندریں صورت یہ لازم آتا ہے کہ ہم یا تو وقتِ انتخاب اللہ تعالیٰ صفتِ علیم وخبیر سے عاری مانیں کہ وہ جانتا ہی نہ تھا کہ یہ شخص کسی وقت خلافت کا اہل نہیں رہے گا۔ یا ہم اس وقت جب خلیفہ وقت ہماری نظروں میں منصب خلافت کا اہل نہیں رہا، اللہ تعالیٰ کو صفت قدرت سے خالی سمجھیں کہ اس کا منتخب کردہ خلیفہ اپنے منصب کا اہل نہیں رہا۔ تاہم وہ اُسے عہدہ خلافت سے علیحدہ نہیں کر سکتا۔ اور اپنے مومن بندوں کے گروہ کو فتنہ میں ڈال رہا ہے (والعیاذ باللہ) جب یہ ساری صورتیں کسی نہ کسی خرابی کو مستلزم ہیں تو ماننا پڑے گا کہ یہ صورتیں غلط ہیں۔ اور درست مسئلہ یہی ہے کہ خدا کا مقرر کردہ خلیفہ ساری زندگی تک اس منصب پر سرفراز رہتا ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ جو شخص خلیفۃ النبی کے انتخاب کو اپنا انتخاب سمجھتا ہے وہ تعلیم قرآنی احکام اسلامی سے بے بہرہ ہے۔ اور جو یہ خیال کرتا ہے کہ جب بھی کوئی گروہ کھڑا ہو کر خلیفۂ وقت کو معزول کرنا چاہے۔ ہمیں اُس کی آواز پر لبیک کہنی چاہئے۔ اس میں صرف ایمان ہی کی کمی نہیں عقل کی بھی کمی ہے۔ کہ اسلام میں ایسے فتنہ کا دروازہ کھولتا ہے جسے ہماری عقل بھی صحیح تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں"

(ماخوذ از فرقان مارچ 1942ء)

" آئندہ انشاء اللہ خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ نہیں ہوگا۔ جماعت اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہے کوئی بدخواہ اب خلافت کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا"

حضرت خلیفة المسیح الرابع رحمہ اللہ کے ارشادات

" آپ یاد رکھیں اگر خلیفۃ المسیح سے آپ کی بیعت سچی ہے اگر خلیفۃ المسیح پر آپ کا اعتماد ہے آپ جانتے ہیں کہ وہ خدا کی طرف سے ہے اور آج دنیا میں سب سے زیادہ خدا کی نمائندگی کا اس کو حق حاصل ہے تو پھر اپنے فیصلوں اور اپنی آراء کو اس کی رائے پر اس کے فیصلے پر کبھی ترجیح نہ دیں۔ اگر آپ نے کبھی ترجیح دی تو حبل اللہ سے آپ کا ہاتھ چھوٹ جائے گا اور قرآن کریم کی یہ آیت واعتصموا بحبل الله جمیعاً آپ کو حفاظت کی کوئی ضمانت نہیں دے گی آپ مشورہ دیتے ہیں اور مشورہ میں تقویٰ ضروری ہے اور بسا اوقات ایک ناتجربہ کار آدمی تقویٰ پر مبنی مشورہ بھی دیتا ہے اور وہ مشورہ قابل قبول نہیں ہوتا۔ اس لئے آخری فیصلہ دین میں نبی اور نبی کے بعد خلیفہ کے ہاتھ میں رکھا گیا ہے" (بحوالہ احمدیہ گزٹ امریکہ صفحہ 54 سن 1983)

" میں آئندہ آنے والے خلیفہ کو خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تم بھی حوصلے رکھنا اور میری طرح ہمت اور صبر کے مظاہرے کرنا اور دنیا کی کسی طاقت سے خوف نہیں کھانا وہ خدا جو ادنیٰ مخالفتوں کو مٹانے والا خدا ہے وہ آئندہ آنے والی زیادہ قوی مخالفتوں کو بھی چکنا چور کر کے رکھ دے گا اور دنیا سے ان کے نشان مٹا دے گا جماعت احمدیہ نے بہرحال فتح کے بعد ایک فتح کی منزل میں داخل ہونا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس تقدیر کو بہرحال بدل نہیں سکتی"۔ (خطبہ بر موقعہ پہلا یوروپین اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ فرمودہ 29 جولائی 1983)

" ذات باری کی رضا کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کے یہ بڑے عجیب نمونے ہیں ربوہ کی ایک ایک گلی گواہ ہے بڑے سے بڑا ابتلا آیا اور گزر گیا اور جماعت کو کوئی زخم نہیں پہنچ سکا اور جماعت بڑی قوت سے خلافت کے اتحاد پر قائم رہی...... یہ وہ آخری بڑے سے بڑا ابتلاء تھا جس کا جماعت نے بڑی کامیابی کے ساتھ مقابلہ کیا۔

آئندہ انشاء اللہ خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔ جماعت اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہے کوئی بدخواہ اب خلافت کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا اور جماعت اس شان سے ترقی کرے گی خدا کا یہ وعدہ پورا ہوگا کہ کم از کم ایک ہزار سال تک جماعت میں خلافت قائم رہے گی۔ (خلاصہ خطبہ 18 جون 1982)

" خلافت احمدیہ کی طاقت کا راز دو باتوں میں نظر آتا ہے ایک خلیفہ وقت کے اپنے تقویٰ اور ایک جماعت احمدیہ کے مجموعی تقویٰ میں جماعت کا جتنا تقویٰ من حیث الجماعت بڑھے گا احمدیت میں اتنی ہی زیادہ عظمت اور قوت پیدا ہوگی خلیفہ وقت ذاتی تقویٰ میں جتنا ترقی کرے گا اتنی ہی اچھی قیادت اور سیادت جماعت کو نصیب ہوگی یہ دونوں چیزیں بیک وقت ایک ہی شکل میں ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر ترقی کرتی ہیں"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25 جون 1982)

" سارا عالم اسلام مل کر زور لگا لے اور خلیفہ بنا کر دکھا دے وہ نہیں بنا سکتے کیونکہ خلیفہ کا تعلق خدا کی پسند سے ہے"
(الفضل انٹرنیشنل ۲ اپریل ۱۹۹۳)

" دور خلافت آپ کی نسل در نسل اور بے شمار نسلوں تک چلے جانا ہے انشاء اللہ تعالیٰ بشرطیکہ آپ میں نیکی اور تقویٰ قائم رہے"

حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات

" یاد رکھیں وہ سچے وعدوں والا خدا ہے۔ وہ آج بھی اپنے پیارے مسیح کی اس پیاری جماعت پر ہاتھ رکھے ہوئے ہے۔ وہ ہمیں کبھی نہیں چھوڑے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا۔ وہ آج بھی اپنے مسیح سے کئے ہوئے وعدوں کو اسی طرح پورا کر رہا ہے جس طرح وہ پہلی خلافتوں میں کرتا رہا ہے۔ وہ آج بھی اسی طرح اپنی رحمتوں اور فضلوں سے نواز رہا ہے جس طرح وہ پہلے نوازتا رہا ہے اور انشاء اللہ نوازتا رہے گا، پس ضرورت ہے تو اس بات کی کہ کہیں کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل نہ کر کے خود ٹھوکر نہ کھا جائے اپنی عاقبت خراب نہ کر لے۔ پس دُعائیں کرتے ہوئے اور اس کی طرف جھکتے ہوئے اور اس کا فضل مانگتے ہوئے ہمیشہ اس کے آستانہ پر پڑے رہیں اور اس مضبوط کڑے کو ہاتھ میں ڈالے رکھیں تو پھر کوئی بھی آپ کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 354)

" یہ قدرت ثانیہ یا خلافت کا نظام اب انشاء اللہ قائم رہنا ہے اور اس کا آنحضرت ﷺ کے خلفاء کے زمانہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اگر یہ مطلب لیا جائے کہ وہ تیس سال تھی تو وہ تیس سالہ دور آپؐ کی پیشگوئی کے

مطابق تھا۔اور یہ دائمی دور بھی آپؐ کی ہی پیشگوئی کے مطابق ہے۔قیامت کے وقت تک کیا ہونا ہے یہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے لیکن یہ بتادوں کہ یہ دور خلافت آپ کی نسل در نسل اور بے شمار نسلوں تک چلتے جانا ہے انشاء اللہ تعالیٰ بشرطیکہ آپ میں نیکی اور تقویٰ قائم رہے''۔ (خطبہ جمعہ 27 مئی 2005ء)

''قدرت ثانیہ خدا کی طرف سے ایک بڑا انعام ہے جس کا مقصد قوم کو متحد کرنا اور تفرقہ سے محفوظ رکھنا ہے یہ وہ لڑی ہے جس میں جماعت موتیوں کے مانند پروئی ہوئی ہے اگر موتی بکھرے ہوں تو نہ تو محفوظ ہوتے ہیں اور نہ ہی خوبصورت معلوم ہوتے ہیں ایک لڑی میں پروئے ہوئے موتی ہی خوبصورت اور محفوظ ہوتے ہیں اگر قدرت ثانیہ نہ ہو تو دین کبھی ترقی نہیں کرسکتا۔پس اس قدرت کے ساتھ کامل اخلاص اور محبت اور وفا اور عقیدت کا تعلق رکھیں اور خلافت کی اطاعت کے جذبہ کو دائمی بنائیں اور اس کے ساتھ محبت کے جذبے کو اس قدر بڑھائیں کہ اس محبت کے بالمقابل دوسرے تمام رشتے کم تر نظر آئیں۔امام سے وابستگی میں ہی سب برکتیں ہیں اور وہی آپ کیلئے ہر قسم کی فتنوں اور ابتلاؤں کے مقابلہ کیلئے ایک ڈھال ہے چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جس طرح وہی شاخ پھل لاسکتی ہے جو درخت کے ساتھ ہو وہ کٹی ہوئی شاخ پھل پیدا نہیں کرسکتی جو درخت سے جدا ہو اس طرح وہی شخص اسلام کا مفید کام کرسکتا ہے جو اپنے آپ کو امام سے وابستہ رکھتا ہے اگر کوئی شخص امام کے ساتھ اپنے آپ کو وابستہ نہ رکھے تو خواہ وہ دنیا بھر کے علوم جانتا ہو وہ اتنا بھی کام نہیں کرسکے گا جتنا بکری کا بکروٹا'' پس اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دنیا پر غالب آنا ہے تو میری آپ کو یہی نصیحت ہے اور میرا یہی پیغام ہے کہ آپ خلافت سے وابستہ ہو جائیں اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ہماری ساری ترقیات کا دارومدار خلافت سے وابستگی میں ہی پنہاں ہے اللہ آپ سب کا حامی و ناصر ہو آپ کو خلافت احمدیہ سے کامل وفا اور وابستگی کی توفیق عطا فرمائے''

☆......'' ہمارا رب کتنا پیارا رب ہے جس نے اس زمانہ میں حضرت مسیح الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دنیا کی اصلاح اور آنحضرت ﷺ کی شریعت کو دنیا میں قائم کرنے کیلئے مبعوث فرمایا اور اس عظیم مقصد کو مستقل طور پر جاری رکھنے کیلئے ایک ایسی قدرت ثانیہ کا وعدہ فرمایا جو دائمی اور قیامت تک جاری رہنے والی ہے اور ہر خلیفہ کی وفات پر دوسرے خلیفہ کے ذریعہ مومنوں کے خوف کی حالت کو امن میں بدلنے والا ہے''

(خصوصی پیغام لندن 11 مئی 2003 مطبوعہ بدر 20/27 مئی 2005ء)

''ایک مضبوط کڑا آپ کے ہاتھ میں ہے جس کا ٹوٹنا ممکن نہیں''

''یاد رکھیں کہ دینی اور روحانی نظام چونکہ اللہ کی طرف سے اس کے رسولوں کے ذریعہ اس دنیا میں قائم ہوتے ہیں اس لئے بہر حال انہی اصولوں کے مطابق چلنا ہوگا جو خدا تعالیٰ نے ہمیں بتائے ہیں اور نبی کے ذریعہ، انبیاء کے ذریعہ پہنچے اور اسلام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ یہ نظام ہم تک پہنچا۔اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے احمدیوں پر کہ نہ صرف ہادی کامل ﷺ کی امت میں شامل ہونے کی توفیق ملی بلکہ اس زمانے میں مسیح موعود اور مہدی کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق بھی اس نے عطا فرمائی جس میں ایک نظام قائم ہے، ایک نظام خلافت قائم ہے، ایک مضبوط کڑا آپ کے ہاتھ میں ہے جس کا ٹوٹنا ممکن نہیں۔لیکن یاد رکھیں کہ یہ کڑا تو ٹوٹنے والا نہیں لیکن اگر آپ نے اپنے ہاتھ اگر ذرا ڈھیلے کئے تو آپ کے ٹوٹنے کے امکان پیدا ہو سکتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس سے بچائے۔اس لئے اس حکم کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو اور نظام جماعت سے چمٹے رہو کیونکہ اب اس کے بغیر آپ کی بقا نہیں''۔(خطاب ۲۲ اگست ۲۰۰۳ء)

''جماعت احمدیہ میں خلافت کی اطاعت اور نظام جماعت کی اطاعت پر جو اس قدر زور دیا جاتا ہے یہ اس لئے ہے کہ جماعتی نظام کو چلانے کے لئے یک رنگی پیدا ہونی ضروری ہے اور اس زمانے کے لئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلان ہے کہ مسیح موعودؑ کے آنے کے بعد جو خلافت قائم ہونی ہے وہ عَلٰی مِنْهَاجِ النُّبُوَّة ہونی ہے اور وہ دائمی خلافت ہے اور جس کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا کہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔پھر آپ نے فرمایا کہ:'' خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں۔ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔''

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۹)

پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اس دائمی قدرت کے ساتھ وابستہ رہنے کے لئے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت سے جُڑے رہنے اور خلافت سے وابستہ رہنے کے لئے، اطاعت کے وہ معیار قائم کرنے کی ضرورت ہے جو اعلیٰ درجہ کے ہوں جن سے باہر نکلنے کا کسی احمدی کے دل میں خیال تک پیدا نہ ہو۔بہت سارے مقام آسکتے ہیں جب نظام جماعت کے خلاف شکوے پیدا ہوں۔ہر ایک کی اپنی سوچ اور خیال ہوتا ہے اور کسی بھی معاملے میں آراء مختلف ہوسکتی ہیں، کسی کام کرنے کے طریق سے اختلاف ہوسکتا ہے۔

لیکن نظام جماعت اور نظام خلافت کی مضبوطی کے لئے جماعتی نظام کے فیصلہ کو یا امیر کے فیصلہ کو تسلیم کرنا اس لئے ضروری ہوتا ہے کہ خلیفہ وقت نے اس فیصلے پر صاد کیا ہوتا ہے یا امیر کو اختیار دیا ہوتا ہے کہ تم میری طرف سے فیصلہ کردو۔اگر کسی کے دل میں یہ خیال ہو کہ یہ فیصلہ غلط ہے اور اس سے جماعتی مفاد کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے تو خلیفہ وقت کو اطلاع کرنا کافی ہے۔پھر خلیفۂ وقت جانے اور اس کا کام جانے۔اللہ تعالیٰ نے اس کو ذمہ دار اور نگران بنایا ہے اور جب خلیفہ، خلافت کے مقام پر اپنی مرضی سے نہیں آتا بلکہ خدا تعالیٰ کی ذات اس کو اس مقام پر اس منصب پر فائز کرتی ہے تو پھر خدا تعالیٰ اس کے کسی غلط فیصلے کے خود ہی بہتر نتائج پیدا فرما دے گا۔کیونکہ اس کا وعدہ ہے کہ خلافت کی وجہ سے مومنوں کی خوف کی حالت کو امن میں بدل دے گا۔مومنوں کا کام صرف یہ ہے کہ اللہ کی عبادت کریں، اس کے احکامات کی بجا آوری کریں اور اس کے رسول کے حکموں کی پیروی کرنے کی کوشش کریں اور کیونکہ خلیفہ نبی کے جاری کردہ نظام کی بجا آوری کی جماعت کو تلقین کرتا ہے اور شریعت کے احکامات کو لاگو کرنے کی کوشش کرتا ہے اس لئے اس کی اطاعت بھی کرو اور اس کے بنائے ہوئے نظام کی اطاعت بھی کرو۔اور افراد جماعت کی یہ کامل اطاعت اور خلیفۂ وقت کے اللہ کے آگے جھکتے ہوئے، اس سے مدد مانگتے ہوئے کئے گئے فیصلوں میں اللہ تعالیٰ اپنی جماعت کے ایمان کو مضبوط کرنے کے لئے اور اپنے بنائے ہوئے خلیفہ کو دنیا کے سامنے رُسوا ہونے سے بچانے کے لئے برکت ڈال دے گا۔کمزوریوں کی پردہ پوشی فرما دے گا اور اپنے فضل سے بہتر نتائج پیدا فرمائے گا اور من حیث الجماعت اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کو ہمیشہ بڑے نقصان سے بچالیتا ہے اور یہی ہم نے اب تک اللہ تعالیٰ کا جماعت سے اور خلافت احمدیہ سے سلوک دیکھا ہے اور دیکھتے آئے ہیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۹/جون ۲۰۰۶ء)

جس قدر آپ کا خلیفۂ وقت سے ذاتی تعلق ہوگا اسی قدر آپ دینی و دنیاوی حسنات سے حصہ پائیں گے

پیغام بر موقع سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت منعقدہ 8، 9، 10 ستمبر 2006

اس موقع پر مَیں آپ کو خلافت سے وابستگی اور اطاعت کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔آج دنیا سخت بدامنی کا شکار ہے۔مسلمان مسلمان سے لڑ رہا ہے مختلف فرقوں میں تقسیم ہو کر وہ ایک دوسرے کے خلاف نفرتوں کا شکار ہیں۔ایک ہی کلمہ پڑھنے والے، ایک ہی نبی کی طرف منسوب ہونے والے، ایک دوسرے کے خلاف محاذ آراء ہیں۔قرآن کریم اور احادیث کے خزانے موجود ہونے کے باوجود آج مسلمان اس قیادت کی پہچان سے محروم ہیں جو خدا نے انہیں ایک ہاتھ پر جمع کرنے کے لئے مامور فرمائی ہے۔آپ خوش نصیب ہیں کہ آپ کو حضرت امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کے صدقے نظام خلافت سے وابستگی کی توفیق عطا ہوئی ہے جو خدا کے فضل سے دائمی ہے۔جس قدر آپ کا خلیفۂ وقت سے ذاتی تعلق ہوگا اسی قدر آپ دینی و دنیاوی حسنات سے حصہ پائیں گے۔آپ کے آپس کے تعلقات میں بھی بہتری آئے گی۔معاشرے میں بھی امن کی فضا قائم ہوگی اس لئے عافیت کے اس حصار سے فیض پانے کے لئے آپ سب کو خلافت سے اپنے تعلق کو مضبوط سے مضبوط تر کرنا ہوگا۔غلبۂ اسلام اور امنِ عالم کے لئے دعائیں کرنا ہوں گی اپنے اطاعت کے معیار کو بلند کرنا ہوگا اور اپنے عہدیداروں کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے خلافت کے دست و بازو اور خلیفۂ وقت کے لئے سلطانِ نصیر بننا ہوگا۔

اطاعت کا مضمون بہت اہم ہے۔آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف موقعوں پر اس کی اہمیت اور افادیت بیان فرمائی ہے ایک موقعہ پر آپ نے فرمایا کہ'' جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔''

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس مضمون پر خوب روشنی ڈالی ہے آپ فرماتے ہیں:

''اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نُور اور رُوح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے۔مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو، اور یہی مشکل امر ہے۔اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کرنا ضروری ہوتا ہے۔''

پھر فرماتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ توحید کو پسند فرماتا ہے اور یہ وحدت قائم نہیں ہوسکتی جب تک اطاعت نہ کی جاوے۔''

پس اپنے اطاعت کے معیار بلند کریں ہر سطح پر اپنی اطاعت کو سمجھیں۔عہدیداران اپنے سے بالا عہدیداران کی اطاعت کریں۔احباب جماعت اپنے عہدیداران کی اطاعت کریں اور سب مل کر خلافت سے سچے تعلق اور اطاعت کا اعلیٰ نمونہ دکھائیں۔یاد رکھیں کہ آج خلافت احمدیہ ہی ہے جس کے ذریعہ غلبۂ اسلام ہوگا۔اسی سے حقیقی توحید کا درس ملے گا اور اسی کے ذریعہ سے عالمی وحدت کا قیام عمل میں آئے گا۔اللہ آپ سب کو اور آپ کی آئندہ نسلوں کو خلافت کی لڑی میں پروئے رکھے اور اطاعت کے اعلیٰ نمونے قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔اللہ آپ سب کے ساتھ ہو۔آمین۔

☆☆☆

خطبہ جمعہ

خلافت کے ساتھ عبادت کا بڑا تعلق ہے

تمکنت حاصل کرنے اور نظام خلافت سے فیض پانے کے لئے سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ نماز قائم کرو۔

ہر احمدی کو یہ بات اپنے ذہن میں اچھی طرح بٹھالینی چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اس انعام کا، جو خلافت کی صورت میں جاری ہے، فائدہ تب اٹھاسکیں گے جب اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہوں گے۔

ہمیشہ یادرکھیں کہ افراد جماعت اور خلیفۂ وقت کا دوطرفہ تعلق اس وقت زیادہ مضبوط ہوگا جب عبادتوں کی طرف توجہ رہے گی۔

دوسری بات نمازوں کے ساتھ مالی قربانی کی طرف توجہ ہے۔خلافت کا نظام بھی اطاعت رسول کی ایک کڑی ہے۔ جماعت میں زکوٰۃ کا نظام رائج ہے اور جن پر زکوٰۃ فرض ہے ان کو ادا کرنی چاہئے۔

خلافت نبوّت کے سلسلہ کی ایک کڑی ہے،خلفاء کے مقرر کردہ چندے اور تحریکات اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم کے مطابق ہیں اس لئے ان کی ادائیگی کی طرف توجہ ہونی چاہئے۔

سؤر کے گوشت کے پکانے یا بیچنے یا براہ راست اس کے کاروبار میں ملوّث لوگوں سے چندہ نہیں لیا جائے گا۔

افریقن ممالک میں نائجیریا میں جماعت کے ہر شعبہ میں ترقی نظر آرہی ہے۔اللہ کرے یہ پاک تبدیلی ان میں بڑھتی چلی جائے۔ دوسرے افریقن ممالک اور غریب ممالک کو بھی احمدیت کے اونچے معیاروں کی طرف توجہ کرنے کی تاکید۔

چوہدری حبیب اللہ صاحب سیال کی شہادت اور قریشی محمود الحسن صاحب کی وفات پر مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایده الله تعالیٰ بنصره العزیز-فرمودہ 13/اپریل 2007ء بمطابق 13/شہادت 1386 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَاللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ-الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ (الانفال:3-4)

اللہ تعالیٰ نے مومن کی یہ نشانی بتائی ہے کہ جب بھی خدا تعالیٰ کے حوالے سے ان کے سامنے کوئی بات رکھی جائے،کوئی نصیحت کی جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔اس نصیحت کا ان پر اثر ہوتا ہے اور یہ نصیحت ان کے ایمان میں اضافے کا باعث بنتی ہے،بعض دفعہ ذاتی مصروفیات، ذاتی مسائل یا کئی دوسری وجوہات کی وجہ سے ایک مومن اللہ تعالیٰ کے دیئے گئے احکامات پر پوری طرح توجہ نہیں دے سکتا۔انسانی فطری کمزوریاں غالب آجاتی ہیں۔بعض دفعہ شیطان سستیاں پیدا کر دیتا ہے۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے وقتاً فوقتاً یاددہانی کرانے کا اور نصیحت کرنے کا ارشاد فرمایا ہے تا کہ جو حقیقی مومن ہے اس کو اپنی کمزوریوں کی طرف توجہ پیدا ہو۔اگر حقیقی عذر ہیں تب بھی اللہ تعالیٰ کے حضور جھک کر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے ان کو دور کرنے کے لئے دعا کرے۔اگر خود ساختہ بہانے ہیں تو نصیحت اور یاددہانی اس کو جھنجوڑنے اور ہوشیار کرنے کے لئے کافی ہو جائے اور اُسے ہوشیار کرے کہ دیکھو جس رستے پہ تم چل رہے ہو یہ غلط راستہ ہے، شیطان کی گود میں گر رہے ہو،بعض حکموں پر عمل نہ کرنے کے لئے شیطان تمہیں بہکا رہا ہے تو یاد رکھو اصل پناہ گاہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے اور تمہاری ضروریات کو پوری کرنے والی اور اپنے بندوں سے پیار کرنے والی بھی خدا تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور ہستی نہیں ہے۔پس ہر حالت میں،تنگی میں، آسائش میں،عسر میں، یسر میں، مجبوری میں یا سہولت میں اگر کسی پر توکل کیا جاسکتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔پس جب حقیقی مومن کو اس خدا کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے تو یہ بات اسے ایمان میں بڑھاتی ہے اور ظاہر ہے جب ایمان میں بڑھے گا، جب احساس پیدا ہوگا کہ او ہو! ہم دنیاوی مصروفیات اور خود ساختہ مجبوریوں کی وجہ سے خدا تعالیٰ کی بجائے دنیاوی سہاروں پر توکل کرنے لگ گئے تھے تو پھر وہ اپنے حقیقی اور اصل سہارے کی طرف لوٹے گا اور تمام تر توکل اس واحد و یگانہ پر ہوگا جو ربّ ہے، رحمٰن ہے، رحیم ہے، اپنے بندوں کی ضروریات پوری کرتا ہے۔ان کی دعاؤں کو سنتا ہے، مالک یوم الدین ہے، اپنے بندوں کے نیک اعمال کی جزا دیتا ہے، اپنی راہ میں کئے گئے ہر فعل اور ہر عمل کا بہترین بدلہ دیتا ہے۔یہی ایک مومن کی نشانی ہوتی ہے۔

یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں، ان میں بھی اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ ایمان میں بڑھنے والوں اور

اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے والوں کی دو بڑی واضح نشانیاں ہیں۔ ایک تو نماز قائم کرتے ہیں، دوسرے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ مال میں سے اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ گویا یہ دو بنیادی چیزیں ہیں جو مومن کے ایمان اور توکل علی اللہ کو بڑھاتی ہیں۔

نمازوں کے ساتھ مالی قربانی کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اور بھی کئی جگہ بیان فرمایا ہے۔ قرآن کریم کی ابتدا میں، سورۃ بقرہ کے شروع میں ہر متقی کی یہ نشانی بتائی ہے کہ نماز قائم کرتا ہے اور اس مال میں سے جو خدا نے اسے دیا ہے اس کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ اس طرح جیسا کہ میں نے کہا بے شمار جگہ نمازوں اور مالی قربانی کو یکجا کیا گیا ہے تا کہ ایک مومن روح اور نفس کی پاکیزگی کے سامان پیدا کرے۔ ایک جگہ اس مضمون کو اس طرح بیان فرمایا ہے۔

قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ یَوْمٌ لَّا بَیْعٌ فِیْہِ وَلَا خِلٰلٌ (ابراہیم :32)۔

تُو میرے ان بندوں سے کہہ دے جو ایمان لائے ہیں کہ وہ نماز کو قائم کریں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں سے مخفی طور پر بھی اور اعلانیہ طور پر بھی خرچ کریں، پیشتر اس کے کہ وہ دن آ جائے جس میں کوئی خرید و فروخت نہیں ہوگی اور نہ کوئی دوستی کام آئے گی۔

پس جو جزا سزا کے دن پر یقین رکھتے ہیں، جن کو اس بات کا مکمل فہم و ادراک ہے کہ اللہ تعالیٰ مالک یوم الدین ہے وہ یاد رکھیں کہ نمازیں اور خدا تعالیٰ کی راہ میں کی گئی قربانیاں ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک انسان کی بچت کے سامان کرنے والی ہوں گی۔ اس کے علاوہ نہ کوئی تجارت کام آئے گی، نہ مال کا زیادہ ہونا کام آئے گا۔ نہ خدا تعالیٰ یہ پوچھے گا کہ کتنا بینک بیلنس چھوڑا ہے۔ نہ یہ پوچھے گا کہ تمہارے دوست کون کون سے بڑے لوگ تھے۔ نہ یہ دنیاوی دوستیاں کسی قسم کے بچت کے سامان کر سکتی ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر حقیقی مومن ہو تو ان دو چیزوں کی طرف بہت توجہ دو۔ یہ نمازیں اور قربانیاں ظاہراً بھی ہوں اور چھپ کر بھی ہوں۔ چھپ کر کی گئی عبادتیں اور قربانیاں ایمان میں مزید مضبوطی کا باعث بنیں گی اور پہلے سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے والی ہوں گی اور ظاہراً کی گئی قربانیاں، نہ اس لئے کہ بڑائی ظاہر ہو بلکہ اس لئے کہ دوسروں کو بھی تحریک ہو، یہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے والی ہوتی ہیں، کیونکہ یہ نیک نیتی سے کی گئی ہوتی ہیں۔ پس ہر احمدی کو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان کر اپنے آپ کو مومنین کی جماعت میں شامل سمجھتا ہے ان دو امور کی طرف خاص طور پر بہت توجہ دینی چاہئے۔ پہلی چیز نماز کا اہتمام، باقاعدگی سے ادائیگی ہے۔ حتی الوسع باجماعت نماز ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ پھر ان نمازوں کو نوافل کے ساتھ سجایا بھی جائے۔

آنحضرت ﷺ سے ایک روایت ہے آپؐ نے فرمایا کہ بَیْنَ الْکُفْرِ وَالْاِیْمَانِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ۔ (ترمذی کتاب الایمان باما جاء فی ترک الصلوٰۃ) کہ کفر اور صلوٰۃ کے درمیان فرق کرنے والی چیز ترک نماز ہے۔ پس اس بات کو معمولی نہیں سمجھنا چاہئے۔ صرف اتنا نہیں کہ تارک نماز، نماز کو چھوڑنے والا یا نمازوں میں کمزوری دکھانے والا، کمزور ایمان والا ہے۔ بلکہ آپؐ نے فرمایا کہ کفر اور ایمان میں فرق کرنے والی چیز ترک نماز ہے۔ پھر اس بات کا صحابہ کو اس قدر خیال تھا کیونکہ آنحضرت ﷺ نے اپنے صحابہ میں یہ بات راسخ فرمادی تھی، ان کو اس بات پر بڑا پکا کر دیا تھا۔ اور ان کو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کا اس درجہ احساس دلا دیا تھا کہ روایت میں آتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن شقیق عُقَیْلی روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ نماز کے علاوہ کسی عمل کو بھی ترک کرنا کفر نہ سمجھتے تھے۔

(ترمذی ابواب الایمان باب ما جاء فی ترک الصلوٰۃ)

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا، کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے؟ آپؐ نے فرمایا: وقت پر نماز پڑھنا۔ میں نے عرض کی اس کے بعد کون سا؟ آپؐ نے فرمایا: ماں باپ سے نیک سلوک کرنا۔ پھر میں نے عرض کی کہ اس کے بعد کون سا؟ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لئے پوری پوری کوشش کرنا۔ (بخاری کتاب الجہاد باب فضل الجہاد و السیر)

پھر ایک روایت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ کامیاب ہو گیا اور اس نے نجات پائی۔ اگر یہ حساب خراب ہوا تو وہ ناکام ہو گیا اور گھاٹے میں رہا۔ اگر اس کے فرضوں میں کوئی کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا دیکھو میرے بندے کے کچھ نوافل بھی ہیں؟ اگر نوافل ہوئے تو فرضوں کی کمی نوافل کے ذریعہ پوری کر دی جائے گی۔ اسی طرح اس کے باقی اعمال کا معائنہ ہوگا اور ان کا جائزہ لیا جائے گا۔ (ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ان اوّل مایحاسب بہ العبد)

پس یہ جو اللہ تعالیٰ نے سِرًّا ابھی عبادت اور قربانی کی طرف توجہ دلائی ہے یہ نوافل ہی ہیں۔ بعض دفعہ بعض مصروفیات کی وجہ سے نمازیں آگے پیچھے ہو جاتی ہیں یا پورے خشوع سے ادا نہیں کی جا سکتیں تو فرمایا کہ نوافل کی ادائیگی کرو وہ اس کمی کو پوری کر دے گی۔

نماز باجماعت کے ضمن میں ہی ایک اہم بات یہ ہے کہ مسجد میں آ کے ہم نماز پڑھتے ہیں تو مسجد کے کچھ آداب ہیں جسے ہر مسجد میں آنے والے کو یاد رکھنا چاہیئے۔ نماز باجماعت جب کھڑی ہوتی ہے تو آداب میں سے ایک بنیادی چیز صفوں کو سیدھا رکھنا ہے اور اس کو آنحضرت ﷺ نے بڑی اہمیت دی ہے کیونکہ اس سے ایک وحدت کی شکل پیدا ہوتی ہے۔

حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں آنحضرت ﷺ نمازوں کی صفوں کو سیدھا کرنے کے لئے ہمارے کندھوں پر ہاتھ رکھتے اور فرماتے صفیں سیدھی بناؤ اور آگے پیچھے نہ ہو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف بھر جائے گا۔ میرے قریب زیادہ علم والے سمجھدار لوگ کھڑے ہوں پھر وہ لوگ جو رتبے میں ان سے قریب ہوں۔ پھر وہ لوگ جو ان سے قریب ہوں۔ (مسلم کتاب الصلوٰۃ باب لتسویۃ الصفوف)۔ تو صفیں سیدھی کرنے کی بڑی اہمیت ہے۔ آپس میں تعلقات کے لئے بھی اور ایک ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے کے لئے بھی۔

صفیں سیدھی کرنے کے ضمن میں یہاں میں آج عورتوں کو بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں، یہ عمومی شکایت عورتوں کی طرف سے آتی ہے، یہاں بھی اور مختلف ممالک میں جب بھی میں دورے پر جاؤں عموماً عورتیں جمعہ پر اور جمعہ کے علاوہ بھی مسجد میں بعض دفعہ نماز پڑھنے آ جاتی ہیں۔ لیکن شکایت یہ ہوتی ہے کہ عورتیں صفیں سیدھی نہیں رکھتیں اور لجنہ کی انتظامیہ بھی اس طرف کوئی توجہ نہیں دیتی۔ بلکہ بعض دفعہ دیکھنے میں آیا ہے کہ عہدیداران خود بھی ٹیڑھی میڑھی صفوں میں کھڑی ہوتی ہیں، بیچ میں فاصلہ ہوتا ہے، خاص طور پر جلسے کے دنوں میں یا کسی مارکی وغیرہ میں اگر صفیں بن رہی ہوں۔ بلکہ بعض دفعہ جب یہاں ہال میں عورتیں نمازیں پڑھتی ہیں تو یہاں بھی اب عموماً یہ شکایت ہوتی ہے کہ بعض بیمار اور بڑی عمر کی عورتیں کرسیاں صفوں کے بیچ میں رکھ کر بیٹھ جاتی ہیں۔ کرسی پر بیٹھنے والیاں جن کو مجبوری ہے وہ یا تو ایک طرف کرسی رکھا کریں یا جس طرح یہاں انتظام ہے کہ پیچھے کرسیاں رکھی جاتی ہیں۔ کیونکہ جیسا کہ ہم نے دیکھا کہ نماز کے آداب میں سے صفوں کو سیدھا رکھنا انتہائی ضروری چیز ہے اور آنحضرت ﷺ اس بات کا بڑا اہتمام فرماتے تھے۔

پھر یہ بھی یاد رکھیں کہ خطبہ جمعہ بھی نماز کا حصہ ہے۔ بعض عورتیں اور بچیاں جو شاید سکولوں میں چھٹیوں کی وجہ سے آجکل مسجد میں آ جاتی ہیں لگتا ہے کہ وہ نماز کی بجائے اس نیت سے اس میں آتی ہیں کہ سہیلیوں اور دوستوں سے ملاقات ہو جائے گی اور یہ جو مَیں نے کہا ہے کہ ملاقات ہو جائے گی تو وہ اس غرض سے اس میں آتی ہیں۔ یہ مَیں بدظنی نہیں کر رہا بلکہ بعضوں کے عمل اس بات کا ثبوت ہیں۔ مثلاً گزشتہ جمعہ کی یہاں کی رپورٹ مجھے ملی کہ بعض بچیاں خطبہ کے دوران اپنے اپنے موبائل پر یا تو ٹیکسٹ میسیجز (Text Messages) بھیج رہی تھیں اور یا باتیں کر رہی تھیں اور اس طرح دوسروں کا خطبہ جمعہ بھی خراب کر رہی تھیں جو وہ سن نہیں سکیں۔ یہی شکایت بعض چھوٹے بچوں کے بارے میں آتی ہے۔ آجکل ہر ایک کو ماں باپ نے موبائل پکڑا دیئے ہیں۔ حکم تو یہ ہے کہ اگر خطبہ کے دوران کوئی بات کرے اور اسے روکنا ہو تو ہاتھ کے اشارے سے روکو کیونکہ خطبہ بھی نماز کا حصہ ہے۔ یہ بظاہر چھوٹی باتیں ہیں لیکن بڑی اہمیت کی حامل ہیں اس لئے ان کا خیال رکھنا چاہئے۔ اگر کسی نے اتنی ضروری پیغام رسانی کرنی ہے یا فون کرنا ہے کہ جمعہ کے تقدّس کا بھی احساس نہیں اور مسجد کے تقدّس کا بھی احساس نہیں تو پھر گھر بیٹھنا چاہئے، دوسروں کو ڈسٹرب نہیں کرنا چاہئے۔ عورتوں کا گھر میں نماز پڑھنا اس بات سے زیادہ بہتر ہے کہ مسجد آ کر دوسروں کی نمازیں خراب کی جائیں۔ نماز باجماعت کا اصل مقصد دلوں کی کجی دور کرنا اور آپس میں محبت پیدا کرنا ہے، اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک ہو کر جھکنا ہے تا کہ ایک ہو کر واحد خدا کے فضلوں کو جذب کرنے والے ہوں، نہ کہ دلوں میں نفرتیں بڑھیں اور دوسروں کی تکلیف کا باعث بنیں۔ پس یاد رکھیں جہاں ایک مومن کے لئے نماز کا قیام انتہائی اہم ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والا ہے وہاں مسجد کا تقدس بھی بڑا اہم ہے۔

نمازوں کے حوالے سے ہی مَیں ایک اور بات کہنا چاہتا ہوں ہمیشہ یاد رکھیں کہ خلافت کے ساتھ عبادت کا بڑا تعلق ہے۔ اور عبادت کیا ہے؟ نماز ہی ہے۔ جہاں مومنوں سے دلوں کی تسکین اور خلافت کا وعدہ ہے وہاں ساتھ ہی اگلی آیت میں اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ کا بھی حکم ہے۔ پس تمکنت حاصل کرنے اور نظام خلافت سے فیض پانے کے لئے سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ نماز قائم کرو، کیونکہ عبادت اور نماز ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والی ہوگی۔ ورنہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اس انعام کے بعد اگر تم میرے شکر گزار بنتے ہوئے میری عبادت کی طرف توجہ نہیں دو گے تو نافرمانوں میں سے ہو گے۔ پھر شکر گزاری نہیں ناشکر گزاری ہوگی اور نافرمانوں کے لئے خلافت کا وعدہ نہیں ہے بلکہ مومنوں کے لئے ہے۔ پس یہ انتباہ ہے ہر اس شخص کے لئے جو اپنی نمازوں کی طرف توجہ نہیں دیتا کہ نظام خلافت کے فیض تم تک نہیں پہنچیں گے۔ اگر نظام خلافت سے فیض پانا ہے تو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل کرو کہ یَعْبُدُوْنَنِیْ یعنی میری عبادت کرو۔ اس پر عمل کرنا ہوگا۔ پس ہر احمدی کو یہ بات اپنے ذہن میں اچھی طرح بٹھا لینی چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اس انعام کا، جو خلافت کی صورت میں جاری ہے، فائدہ تب اٹھا سکیں گے جب اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہوں گے۔

گزشتہ دنوں پاکستان سے آنے والے کسی شخص نے مجھے لکھا کہ میں ربوہ گیا تھا وہاں فجر اور عشاء پر

مسجدوں میں حاضری بہت کم لگی۔ یہ وہاں والوں کے لئے لمحہ فکریہ بھی ہے۔ ربوہ تو ایک نمونہ ہے اور گزشتہ چند سالوں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس طرف بہت توجہ ہوگئی تھی۔ آنے جانے والوں کی بھی بڑی رپورٹس آتی تھیں کہ ربوہ میں مسجدوں کی حاضری بڑھ گئی ہے بلکہ بازاروں میں بھی کاروبار کے اوقات میں دکانیں بند کرکے نمازیں ہوا کرتی تھیں۔ گو کہ مجھے اس شخص کی بات پر اتنا یقین تو نہیں آیا۔ مَیں تو ربوہ کے بارے میں حسن ظن ہی رکھتا ہوں لیکن اگر اس میں سستی پیدا ہو رہی ہے تو وہاں کے رہنے والوں کو اس طرف خود توجہ کرنی چاہئے۔ ایک کوشش جو آپ نے کی تھی، نیکیوں کو اختیار کرنے کا جو ایک قدم بڑھایا تھا وہ قدم اب آگے بڑھتا چلا جانا چاہئے۔ اللہ کرے کہ میرا حسن ظن ہمیشہ قائم رہے۔

اسی طرح عمومی طور پر پاکستان میں بھی اور دنیا کی ہر جماعت میں جہاں جہاں بھی احمدی آباد ہیں، نمازوں کے قیام کی خاص طور پر کوشش کریں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ افراد جماعت اور خلیفۂ وقت کا دوطرفہ تعلق اُس وقت زیادہ مضبوط ہوگا جب عبادتوں کی طرف توجہ رہے گی۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو پاک نمونے پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نمازوں کی اہمیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: ’’نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں ہے۔ کیونکہ اس میں حمد الٰہی ہے، استغفار ہے اور درود شریف۔ تمام وظائف اور اوراد کا مجموعہ‘‘ یعنی تمام قسم کے ورد اسی میں ہیں ’’یہی نماز ہے۔ اور اس سے ہر ایک قسم کے غم وہم دور ہوتے ہیں اور مشکلات حل ہوتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کو اگر ذرا بھی غم پہنچتا تو آپؐ نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے اور اسی لئے فرمایا ہے اَلَا بِذِکْرِاللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْب (الرعد:29)۔ اطمینان، سکینت قلب کے لئے نماز سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ نہیں۔ لوگوں نے قسم قسم کے ورد اور وظیفے اپنی طرف سے بنا کر لوگوں کو گمراہی میں ڈال رکھا ہے اور ایک نئی شریعت آنحضرت ﷺ کی شریعت کے مقابل پر بنا دی ہوئی ہے۔ مجھ پر تو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ مَیں نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے مگر میں دیکھتا ہوں اور حیرت سے دیکھتا ہوں کہ انہوں نے خود شریعت بنائی ہے اور نبی بنے ہوئے ہیں اور دنیا کو گمراہ کر رہے ہیں۔ ان وظائف اور اوراد میں دنیا کو ایسا ڈالا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی شریعت اور احکام کو بھی چھوڑ بیٹھے ہیں۔ بعض لوگ دیکھے جاتے ہیں کہ اپنے معمول اور اوراد میں ایسے منہمک ہوتے ہیں کہ نمازوں کا بھی لحاظ نہیں رکھتے۔ میں نے مولوی صاحب سے سنا ہے (حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول کے بارے میں فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے سنا ہے) کہ بعض گدی نشین شاکت مت والوں کے منتر اپنے وظیفوں میں پڑھتے ہیں۔ میرے نزدیک سب وظیفوں سے بہتر وظیفہ نماز ہی ہے۔ نماز ہی کو سنوار سنوار کر پڑھنا چاہئے اور سمجھ سمجھ کر پڑھو اور مسنون دعاؤں کے بعد اپنے لئے اپنی زبان میں بھی دعائیں کرو اس سے تمہیں اطمینان قلب حاصل ہوگا اور سب مشکلات خدا تعالیٰ چاہے گا تو اسی سے حل ہو جائیں گی۔ نماز یاد الٰہی کا ذریعہ ہے اسی لئے فرمایا ہے اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ۔

(الحکم جلد 7 نمبر 20 مورخہ 31/ مئی 1903ء صفحہ 9)

دوسری بات جیسا کہ مَیں نے پہلے ذکر کیا ہے نمازوں کے ساتھ مالی قربانیوں کی طرف توجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے عموماً احمدی مالی قربانی کی طرف توجہ دیتے ہیں۔ لیکن اس میں بھی یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ جو قربانیاں کرنے والے ہیں بار بار ہر مالی قربانی میں وہی لوگ حصہ ڈالتے چلے جاتے ہیں۔ لیکن ایک طبقہ جن کی کشائش بہت زیادہ ہے، جن کی استطاعت زیادہ ہے، وہ اس کے مطابق اپنے چندوں کی ادائیگی نہیں کرتے۔ میں نے نماز کے سلسلے میں ذکر کیا تھا کہ جہاں اللہ تعالیٰ خلافت کے ذریعہ تمکنت عطا کرنے کا وعدہ فرماتا ہے، وہاں اسے اپنی عبادت سے مشروط کرتا ہے اور اگلی آیت میں عبادت کی وضاحت کی کہ نماز کو قائم کرنے والے لوگ ہوں گے۔ لیکن جہاں یہ ذکر ہے کہ نماز کو قائم کرنے والے ہوں گے وہ صرف نماز کے بارے میں ہی نہیں فرمایا، بلکہ ساتھ ہی فرمایا کہ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃ کہ زکوٰۃ ادا کرو۔ زکوٰۃ اور مالی قربانی بھی استحکام خلافت اور تمہارے اس انعام پانے کا ذریعہ ہے۔ اور پھر آگے فرمایا وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْن اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔ ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ رسول ﷺ کی اطاعت کرتے ہوئے اس کے مسیح و مہدی کو مانا جس کے ساتھ آنحضرت ﷺ نے خلافت کی دائمی خوشخبری فرمائی تھی۔

پس خلافت کا نظام بھی اطاعت رسول کی ایک کڑی ہے اور اس دور میں اگر دین کی ضروریات کے لئے مالی تحریکات کی جاتی ہیں جو اگر زکوٰۃ سے پوری نہ ہوسکیں تو یہ عین اللہ اور رسول کی منشاء کے مطابق ہے۔ خود رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں زکوٰۃ سے بڑھ کر جو اخراجات ہوتے تھے ان کے لئے چندہ لیا جاتا تھا۔ یہ ٹھیک ہے کہ زکوٰۃ کی اپنی ایک اہمیت ہے۔ قرآن کریم میں اس کا ذکر آتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی بہت سی ضروریات کے لئے مالی قربانی کا بھی ذکر آتا ہے۔ اس لئے ایک تو میں یہ واضح کرنا چاہتا تھا کہ جماعت میں بعض لوگوں کا خیال ہے کہ زکوٰۃ کا نظام رائج نہیں اور ہم اس طرف توجہ نہیں دیتے۔ جماعت میں زکوٰۃ کا نظام رائج ہے اور جن پر زکوٰۃ فرض ہے ان کو ادا کرنی چاہئے۔ بعض منافق طبع یا کمزور لوگ یا لاعلم کہنا چاہئے، بعض دفعہ ایسے بھی ہوتے ہیں جو بعض ذہنوں میں یہ سوال ڈالتے ہیں اور نئے شامل ہونے والے احمدی اس سے بعض دفعہ ٹھوکر بھی کھاتے ہیں کہ جماعت چندے کے اسلامی طریق کو رائج کرنے کی بجائے اپنا نظام چلاتی ہے۔ ایک تو زکوٰۃ ہر ایک پر فرض نہیں ہے، اس کی کچھ شرائط ہیں جن کے ساتھ یہ فرض ہے اور دوسرے اس کی شرح اتنی کم ہے کہ آجکل کی ضروریات یہ پوری نہیں کرسکتی۔ اور جیسا کہ میں نے کہا کہ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں بھی زائد ضروریات کو پورا کرنے کے لئے، زکوٰۃ کے علاوہ زائد چندے لئے جاتے تھے۔ زکوٰۃ کی اہمیت اور فرضیت سے کسی کو انکار نہیں۔ اس لئے جن پر زکوٰۃ فرض ہے، ان کو میں توجہ دلاتا ہوں کہ زکوٰۃ دینی لازمی ہے وہ ضرور دیا کریں اور خاص طور پر عورتوں پر تو یہ فرض ہے جو زیور بنا کر رکھتی ہیں۔ سونے پر زکوٰۃ فرض ہے۔ دوسرے جیسا کہ میں نے کہا کہ خلافت نبوت کے سلسلے کی ایک کڑی ہے اور اس زمانے میں خلافت علی منہاج النبوۃ کی پیشگوئی ہے۔ اس لئے خلفاء کے مقرر کردہ چندے اور تحریکات اللہ تعالیٰ اور رسول کے حکم کے مطابق ہیں اس لئے ان کی ادائیگی کی طرف توجہ ہونی چاہئے۔ بعض لوگوں کو شرح پر اعتراض ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں شرح نہیں تھی، بعد میں مقرر کی گئی تو ضرورت کے مطابق مقرر کی گئی۔

پس خلافت کے ساتھ وابستہ ہوکر جہاں قیام نماز ہوگا، زکوٰۃ کی ادائیگی ہوگی، نمونے ہوں گے جس سے دین کی تمکنت قائم ہو، وہاں اللہ اور رسول کے حکموں پر عمل کرکے ایک مومن اللہ تعالیٰ کے رحم کا وارث بھی بن رہا ہوگا۔ ان دنوں میں بعض جماعتوں کو اپنے چندہ عام کے بجٹ پورے کرنے کی فکر ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ پریشانی کا اظہار کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا جماعت پر ہمیشہ فضل رہا ہے اور افراد جماعت کو قربانی کے جذبے سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ توفیق ملتی رہی ہے کہ وہ اپنی اس ذمہ داری کو احسن رنگ میں پورا کرنے والے بنے رہے اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احباب جماعت نے اپنی ذمہ داری کو احسن رنگ میں پورا کرتے ہوئے عہدیداران کی پریشانیوں کو غلط ثابت کیا ہے۔ اس سال بھی انشاء اللہ تعالیٰ ایسا ہی ہوگا۔ اس کی تو مجھے فکر نہیں ہے لیکن جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے کہ ایک طبقہ ایسا ہے جو اپنے اس فرض کی طرف صحیح طور پر توجہ نہیں دیتا۔ وہ سمجھتے ہیں کہ پوری شرح سے چندہ دینے سے ان کی آمد میں کمی آجائے گی۔ یہ خدا تعالیٰ پر بدظنّی ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تمہارا ایمان مضبوط ہے اور تقویٰ کی راہوں پر چلنے والے ہو اور عبادت کی طرف توجہ دینے والے ہو تو اللہ تعالیٰ پر یہ بدظنی نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی تمہارے لئے رزق کی راہیں کھولنے والا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارے میں فرماتے ہیں کہ: ’’جو خدا کے آگے تقویٰ اختیار کرتا ہے، خدا اس کے لئے ہر ایک تنگی اور تکلیف سے نکلنے کی راہ بتا دیتا ہے اور فرمایا وَیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبْ وہ متقی کو ایسی راہ سے رزق دیتا ہے جہاں سے رزق آنے کا خیال وگمان بھی نہیں ہوتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے وعدے ہیں، وعدوں کو سچا کرنے میں خدا سے بڑھ کر کون ہے۔ پس خدا پر ایمان لاؤ، خدا سے ڈرنے والے ہرگز ضائع نہیں ہوتے۔ یَجْعَلْ لَہُ مَخْرَجًا ایک وسیع بشارت ہے، تم تقویٰ اختیار کرو خدا تمہارا کفیل ہوگا۔ اس کا جو وعدہ ہے وہ سب پورا کردے گا‘‘۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام تفسیر سورۃ الطلاق جلد چہارم صفحہ 402)

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم جو کام کر رہے ہیں وہ جائز ہیں یا ناجائز ہیں، ان کو چھوڑنا بڑا مشکل ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کو رازق نہیں سمجھتے۔ کچھ عرصہ ہوا میں نے کہا تھا کہ جو لوگ سؤر کے گوشت پکانے یا بیچنے یا براہ راست اس کے کاروبار میں ملوث ہیں، اس سے منسلک ہیں، وہ یہ کام نہ کریں یا اگر کرنا ہے تو پھر ایسے لوگوں سے چندہ نہیں لیا جائے گا۔ جس پر جرمنی کی جماعت نے ماشاء اللہ بڑی سختی سے عمل کیا ہے۔ باقی جگہ دوسرے ملکوں میں بھی یہ ہونا چاہئے۔ لیکن مجھے بعض لوگوں نے جو ایسی جگہوں پر کام کرتے تھے لکھا کہ ہماری تو روزی ماری جائے گی، یہ ہو جائے گا اور وہ ہو جائے گا۔ تو میں نے کہا جو بھی ہوگا اگر براہ راست اس کام میں ملوث ہو تو پھر تم سے چندہ نہیں لیا جائے گا۔ تم نے یہ روزی کھانی ہے تو کھاؤ، اللہ کے مال میں اس کا حصہ نہیں ڈالا جائے گا۔ اگر تمہاری اضطراری کیفیت ہے تو اپنے پر لاگو کرلو، اس کو استعمال کرلو لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت پر کوئی ایسی اضطراری کیفیت نہیں ہے۔ اللہ جماعت کی ضروریات کو پوری کرتا ہے اور ہمیشہ کرتا چلا جائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ میں انشاء اللہ کمی نہیں آنے دوں گا۔ حسب ضرورت انشاء اللہ جس طرح ضرورت ہوتی ہے اللہ پوری فرماتا ہے تو جماعت کو بھی میری اس بات سے بڑی فکر تھی کہ بہت سارے لوگوں سے اس طرح چندہ لینا بند ہو جائے گا۔ لیکن اب مجھے سیکرٹری صاحب مال نے وہاں سے لکھا ہے کہ اس دفعہ جو بجٹ آئے ہیں وہ اتنے اضافے کے ساتھ آئے ہیں کہ وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے، پہلے کبھی اتنا اضافہ ہوا ہی نہیں۔ تو یہ ہے اللہ تعالیٰ کا وعدہ کہ وَیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبْ۔ پس اللہ تعالیٰ دے گا اور وہم وگمان سے بڑھ کر دے گا اور دیتا ہے لیکن تقویٰ پر قائم رہنے کی ضرورت ہے۔ عمومی طور پر دنیا میں ہر جگہ چندہ عام میں اضافہ ہو رہا ہے اور یہی مدّ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے اخراجات پورے کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

لیکن افریقن ممالک کو میں توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ ان میں جس طرح اس طرف توجہ پیدا ہونی چاہئے تھی، توجہ پیدا نہیں ہو رہی۔ افریقن ممالک میں نائیجیریا میں جماعت کے ہر شعبہ میں ترقی نظر آ رہی ہے اور اسی طرح چندوں میں بھی ہے، مجھے امید ہے کہ چندہ عام کی طرف بھی ان کی توجہ ہوگی کیونکہ باقی تحریکات میں بہت زیادہ

ہے۔نائیجیریا میں عمومی طور پر ملکی ترقی میں انحطاط ہے، باوجود ان کے وسائل ہونے کے، ان کے پاس تیل کی دولت ہونے کے، کرپشن اتنی زیادہ ہے کہ وہاں ترقی نہیں ہورہی بلکہ ملک گرتا چلا جارہا ہے۔لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہی لوگ جو جماعت میں شامل ہوئے ہیں ان کے مزاج بالکل بدل گئے ہیں۔اللہ کرے یہ پاک تبدیلی ان میں بڑھتی چلی جائے اور دوسرے افریقن اور غریب ممالک کے احمدی بھی، احمدیت کے اونچے معیاروں کی طرف توجہ کرنے والے ہوں، اپنی مالی قربانیوں کی طرف توجہ کرنے والے ہوں اور یہ احساس ان میں پیدا ہو کہ ہم نے اپنے نفس کی پاکیزگی کے لئے یہ مالی قربانیاں کرنی ہیں۔ حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَان، وطن کی محبت بھی ایمان کا حصہ ہے اس پر عمل کرتے ہوئے ہر احمدی کو اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے، روحانیت میں بڑھتے چلے جانے کی کوشش کرنی چاہئے اور اعلیٰ اخلاق میں بڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے، قربانیوں میں ترقی کرتے چلے جانے کی کوشش کرنی چاہئے۔امیر ملکوں کے احمدی بھی اور غریب ملکوں کے احمدی بھی، اس بات پر عمل کرتے ہوئے کہ وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے جہاں اپنے ہم وطنوں کے لئے دعائیں کریں، وہاں یہ کوشش بھی کریں کہ ان میں بھی اخلاقی اور روحانی تبدیلیاں پیدا کرنے والے ہوں تا کہ اپنے اپنے ملکوں میں ایک انقلاب لا سکیں۔

پس ہر احمدی اس بات کی طرف خاص توجہ کرے کہ اس نے اپنی نمازوں کی بھی حفاظت کرنی ہے، اپنی عبادتوں اور قربانیوں کے معیار کو بھی بلند کرنا ہے، تبھی دنیا میں حقیقی انقلاب لانے والے بن سکیں گے اور اپنے آپ کو بھی اس معیار پر لانے والے بن سکیں گے جس پر اللہ تعالیٰ ہمیں لانا چاہتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں گے۔اللہ تعالیٰ ہمیں یہ معیار حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ ثانیہ میں فرمایا:۔

ایک افسوسناک اطلاع ہے کہ جماعت کے ایک بزرگ مکرم چوہدری حبیب اللہ صاحب سیال جن کی عمر 80 سال تھی، اپنی زمینوں پر، ڈیرہ پر رہا کرتے تھے۔ان کو 8/اپریل کی صبح چند نامعلوم افراد نے شہید کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ان کا گھر نماز سنٹر تھا۔وہیں ظہر و عصر اور مغرب کی نماز ہوتی تھی۔ رات کے کسی وقت چند افراد نے ان کے گھر جا کر ان پر وار کیا، بلکہ پوسٹ مارٹم کی رپورٹ کے مطابق پہلے ان کو باندھا گیا، ٹانگیں باندھیں، ان کے ہاتھ پیچھے باندھے ہوئے تھے، تکیہ دبا کر ان کا سانس روکا گیا اس سے ان کی شہادت ہوئی۔اس کے بعد چھری کا وار بھی کیا گیا۔خون نکلا ہوا تھا۔بہر حال اگلے دن ان کی بہو جب گئیں تب پتہ لگا کہ اندر ان کی نعش پڑی تھی۔انہوں نے احمدیوں کو اطلاع دی، پولیس کو اطلاع دی گئی تو بہر حال پتہ لگ رہا ہے کہ قریب کے کچھ ایسے شر پسند لوگ ہیں جو احمدیوں کے مخالف تھے، انہوں نے ان کو شہید کیا تھا۔اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور ملک کے لوگوں کو بلکہ حکومت کو بھی عقل دے کہ جہاں ایسے قانون چل رہے ہیں جس میں کوئی انصاف نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ ان کو وہاں کے احمدیوں کے حقوق کی بھی، جو اِن کے شہری ہیں، حفاظت کرنے کی توفیق عطا کرے ورنہ اللہ تعالیٰ بھی ایک حد تک ڈھیل دیتا ہے۔

دوسری افسوسناک اطلاع ہے مکرم قریشی محمود الحسن صاحب لمبے عرصے تک نائب امیر جماعت سرگودھا رہے ہیں ان کی عمر 92 سال تھی۔یہ گزشتہ دنوں فوت ہوگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔انہوں نے بھی کافی لمبا عرصہ مختلف عہدوں پر جماعت کی خدمت کی۔سرگودھا میں رہے۔حضرت مرزا عبدالحق صاحب کے ساتھ انہوں نے کافی لمبا کام کیا ہے۔موصی تھے اور بہشتی مقبرہ میں ان کی تدفین ہوئی ہے۔اللہ تعالیٰ ان کے پسماندگان کو اور اسی طرح سیال صاحب کے پسماندگان کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ابھی نماز جمعہ کے بعد انشاء اللہ میں ہر دو کی نماز جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔

’’دوسری قدرت کا ہے زِندہ نشاں‘‘

حمدِ ربُّ العالمین کرتے چلو
گیت اُسکے شکر کے گاتے چلو
مِل گیا ہے تم کو جو جانِ جہاں
اُسکی اُلفت میں فنا ہوتے چلو
دوسری قدرت کا ہے زِندہ نشاں
دیدہ و دل فرشِ راہ کرتے چلو
حق نے بخشا ہے امیر المومنین
اُسکے قدموں پر قدم رکھتے چلو
خوف کیا جب ساتھ ہے اُسکے خدا
ڈھال کے پیچھے رہو بڑھتے چلو
ہاتھ میں لے کر علَم توحید کا
ہر طرف نکلو صدا دیتے چلو
ہر نصیحت اُسکی ہے درسِ حیات
بس سُنو اور لبیک تم کہتے چلو
ہر جُمعے ملتا ہے تم کو جامِ نو
خود پیو اوروں کو بھی دیتے چلو
مِثلِ مقناطیس ہے اُسکا وجود
دوڑ کر اُسکی طرف آتے چلو
ہر گھڑی دیتا ہے جو تم کو دُعا
رات دن تم بھی دعا دیتے چلو

(عطاء المجیب راشد۔لندن)

خلافت علیٰ منہاج النبوۃ

اہمیت وضرورت

﴿محمد عمر ناظر اصلاح و ارشادقادیان﴾

خدا تعالیٰ بنی نوع انسان کو زندگی کے صحیح تصور سے آگاہ کرنے اور اس کی اخلاقی اور روحانی رہنمائی کے لئے ہر زمانہ میں اور ہر قوم اور ہر ملک میں انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرماتا رہا ہے۔ انی جاعل فی الارض خلیفۃ کے ارشادِ الٰہی کے مطابق تمام انبیاء اور مسلین خدا تعالیٰ کے خلفاء بن کر آتے رہے ہیں۔ پھر جب یہ مامورین من اللہ دنیا میں نیکی اور تقویٰ کا بیج بوکر اور ایک روحانی جماعت کی بنیاد ڈال کر اِس جہانِ فانی سے رخصت ہو جاتے ہیں تو اُن کے بعد اُن کے مشن کی تکمیل کے لئے خدا تعالیٰ خلافت کے سلسلہ کو قائم فرماتا ہے۔ گویا کہ خلافت نبوت کا تتمہ ہوتی ہے۔ جیسا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَاکَانَتْ نَبُوَّۃٌ قَطُّ اِلَّا تَبِعَتْھَا خِلَافَـــۃٌ (کنزالعمال جلد نمبر ۳ صفحہ ۱۱۹) یعنی ہر نبوت کے بعد اس کے اتباع میں خلافت جاری ہوتی ہے۔

’’خدا تعالیٰ نے اُمّت محمدیہ میں خلافت کے بارے میں دائمی وعدہ فرمایا ہے جب تک وہ ایمان اور اعمال صالحہ میں قائم ہو۔ جس کا ذکر قرآن مجید کی سورۃ النور کی آیت استخلاف میں فرمایا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے:

تم میں سے جولوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ اُنہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا وہ میری عبادت کرینگے میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔‘‘

(سورۃ النور آیت ۵۶ ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

اِس وعدہ الٰہی کی بنیاد پر سیدنا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعد رونما ہونے والے حالات کے بارہ میں پیشگوئی فرماتے ہیں:

تکون النبوۃ فیکم ماشاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ ثم تکون خلافۃ علی منہاج النبوۃ ماشاء اللہُ ان تکونَ ثم تکون ملکا عاضًّا فتکون ماشاء اللہ ان تکون ثم یرفعھا اللہ ثم تکون ملکًا جبریۃً فیکون ماشاء اللہ ان یکون ثم یرفعھا اللہ تعالیٰ ثم تکون خلافۃ علی منہاج النبوۃ۔

(مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر)

اس ارشادنبوی میں واضح طور پر فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت علی منہاج النبوۃ کا قیام ہوگا۔ اس کے بعد سخت گیر حکومت اور پھر جبری حکومت ہوگی پھر آخرکار خلافت علی منہاج النبوۃ کا دوبارہ قیام ہوگا۔

اِس وعدہ الٰہی اور پیشگوئی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے بعد خلافت علی منہاج نبوت قائم ہوئی۔ اس کے بعد ایک عرصہ تک خلافت برائے نام جاری رہی یعنی بنواُمویہ، بنوعباسیہ، بنوعثمانیہ کے ادوار حکومت آتے رہے اِس طرح ایک رسمی خلافت کا سلسلہ جاری رہا۔ بالآخر جنگ عظیم میں اتحادیوں کے ذریعہ ترکی حکومت کا تختہ اُلٹنے کے نتیجہ میں خلافۃ المسلمین کا رسمی وجود بھی ختم ہوگیا۔

اس کے بعد مسلمانوں کے لیڈروں اور اُن کے حکمرانوں نے بہت کوشش کی کہ مسلمانوں میں اجتماعیت اور وحدت قائم کرنے کے لئے اِس خلافت ترکیہ کو از سرنو قائم کیا جائے۔ چنانچہ ہندوستان میں گاندھی جی، مولانا محمد علی صاحب اور مولانا شوکت علی صاحب کی سرکردگی میں تحریک خلافت کے نام سے مہم چلائی گئی۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی کوششیں اور تحریکیں ہوتی رہیں لیکن یہ تمام تحریکیں اور کوششیں ناکام و نامراد ہوکر رہ گئیں۔

قرآن مجید اور احادیث نبویہ سے واضح رنگ میں معلوم ہوتا ہے کہ نبوت کے بعد ہی خلافت کا قیام ہوتا ہے یعنی قیام خلافت سے قبل قیامِ نبوت کا ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آج خلافت علی منہاج نبوت کے دوسرے اور آخری دور کا آغاز زمانۂ فیج اعوج کے بعد موعود آخرالزمان حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود کے ذریعہ ہوا۔

آج روئے زمین پر پھیلے ہوئے تمام مسلم فرقوں میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں جو آیت استخلاف کے مصداق ہونے کا دعویٰ کر سکے سوائے جماعت احمدیہ کے جو آیت استخلاف کے مصداق ہونے کا دعویٰ بھی پیش کرتی ہے اور اُس میں بالفعل خلافت کا مقدس وجود بھی موجود ہے۔ پس مسلمانوں کے تمام فرقے اس نعمت عظمیٰ سے محروم اور بے نصیب ہیں۔ لیکن ختم اللہ علی قلوبھم وعلی سمعھم وعلی ابصارھم غشاوۃٌ کے مصداق مسلمانوں کے اکابرین اور رہنمایان ملّت کہلانے والوں کو اِس وعدہ الٰہی کے ایفاء کے مطابق پچھلے ایک سو سال کے لمبے عرصہ سے قائم شدہ اِس خلافت علی منہاج نبوت کو پہچاننے اور اس کے ساتھ وابستہ ہوکر اُمّت وملّت کو عذاب الٰہی اور قعر مذلّت سے نجات دلانے کی طرف کوئی توجہ نہیں اور مسلمان اب بھی ایک خلافت علی منہاج نبوت کے قیام کا خواب دیکھ رہے ہیں۔

۲۹ راگست ۱۹۹۹ء کو خاکسار کو فلسطین کے بیت المقدس اور مسجد اقصیٰ کی زیارت کی توفیق ملی۔ دونوں مقامات مقدسہ کی دیواروں اور بڑے بڑے ستونوں میں چسپاں قدم آدم اشتہارات دیکھنا نصیب ہوا۔ ان اشتہارات میں آیت استخلاف اور حدیث منہاج نبوت درج کرنے کے بعد مسلمانوں کو مخاطب کر کے یوں درج کیا گیا۔

بشائرُھا تلوحُ الآن ان شاء اللہ اقیموھا ایّھا المسلمون یعنی اس کی بشارتیں اب ظاہر ہونے والی ہیں۔ اے مسلمانو! تم اس کو قائم کرنے کی کوشش کرو۔

ایک اشتہار میں یوں مرقوم ہے:

ستقومُ دولَۃُ الْاِسلام عاجلًا اَوْ اَجلًا شاء من شاء اَبٰی من ابٰی و مکر من مکر فلا تُحرِّموا انفُسَکم معاشرَ المسلمین ثواب السّعی والعمل لاِقامَتِھا۔

یعنی’’ بہت جلد یا تھوڑی دیر بعد اسلامی حکومت ضرور قائم ہوگی کوئی چاہے یا نہ چاہے کوئی انکار کرے یا نہ کرے کوئی مکر کرے یا نہ کرے۔ لہٰذا اے مسلمانو! اس کو قائم کرنے کی کوشش وعمل کرو اور اس کے ثواب سے اپنے آپ کو محروم نہ کرو۔‘‘

حقیقت میں خدا تعالیٰ کی طرف سے قائم فرمودہ خلافت علی منہاج نبوت کی موجودگی میں ایک اور خلافت علی منہاج نبوت کی تمنّا اور اس کا انتظار کبھی پورا نہ ہونے والے خواب کے سوا اس کی کوئی حیثیت نہیں۔

قرآن مجید اور اقوال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں سے معلوم ہوتا ہے کہ خلافت علی منہاج نبوت کا یہ سلسلہ انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک جاری رہے گا اور دنیا میں رونما ہونے والا کوئی انقلاب، کوئی طاقت اِس بابرکت نظام خلافت کی راہ میں حائل نہیں ہوسکتے۔

بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال تقدیر الٰہی کے مطابق ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء کو ہوا تو وہ دن جماعت احمدیہ کے لئے بہت بڑی آزمائش کا دن تھا یہ ایسا سانحہ عظیمہ تھا کہ آنِ واحد میں دنیائے احمدیت کو رنج وغم کی عمیق تاریکی سے دوچار ہونا پڑا اور دوسری طرف مخالفوں نے یہ یقین کرلیا کہ اب اِس جماعت کا شیرازہ بکھر جائے گا اور جماعتی وحدت درہم برہم ہو جائے گی۔ اُس نازک حالت میں خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق قدرت ثانیہ یعنی خلافت کا قیام فرمایا اور ساری جماعت حضرت حکیم الامّت مولانا نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دستِ مبارک پر بیعت کرتے ہوئے ایک ہی ہاتھ پر جمع ہوگئی۔ یعنی ۲۷ رمئی ۱۹۰۸ء میں جماعت احمدیہ میں خلافت کی بنیاد رکھی گئی جس پر اب ایک صدی پوری ہورہی ہے اور اِس وقت جماعت احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ قدرت ثانیہ کے پانچویں مظہر سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد یہ ایدہ اللہ تعالیٰ کے بابرکت اور پُر نعمت سائے تلے دنیا کی آفتوں اور آزمائشوں سے محفوظ ومحصون ہے۔ فالحمدللہ علی ذالک۔

اِس طرح خدا تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول کی اس پیشگوئی کو پورا فرمایا کہ لوکان الایمان عند الثریا لنالہ رجل اورجال من ابناء الفارس کہ آخری زمانہ میں جب ایمان ثریا تک عروج کریگا تو اس وقت اہل فارس میں سے ایک شخص یا چند اشخاص کو خدا تعالیٰ مبعوث فرمائے گا۔ پھر ثریا تک پرواز کرگئے ایمان کو دنیا میں دوبارہ لاکر انسانی قلوب میں مرتسم فرمائے گا۔

اِس سلسلہ میں حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

حضرت رسول کریم صلعم نے ایک دفعہ فرمایا کہ دین جب خطرہ میں ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لئے اہل فارس میں سے کچھ افراد کو کھڑا کردیگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اُن میں سے ایک فرد تھے اور ایک فرد مَیں ہوں لیکن رجال کے ماتحت ممکن ہے کہ اہل فارس میں سے کچھ اور لوگ بھی ایسے ہوں جو دین اسلام کی عظمت قائم رکھنے اور اُس کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کے لئے کھڑے ہوں۔

(الفضل ۲۲ رستمبر ۱۹۵۰ء)

جی ہاں! اِس پیشگوئی کے مطابق سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ، حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابعؒ اہل فارس میں سے تھے۔ اسی طرح سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ الودود بھی ان ہی اہل فارس کے افراد میں سے ہیں جو از سرنو ثریا سے ایمان لاکر زمین پر قائم فرمارہے ہیں۔ اطال اللہ عمرہ وایدہ بروح القدس و نصرہ العزیز۔

خلافت کی ایک عظیم الشان برکت خدا تعالیٰ نے ولَیُمَکنَنَّ لھم دینھم الذی ارتضٰی لھم بیان فرمائی ہے یعنی دین کو تمکنت دینا اسلامی

حکومت کا خاصہ ہے۔قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ تمکنت دین سے مراد تعلیم و تربیت اور تبلیغ کا انتظام ہے۔چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے:

اَلَّـذِيْـنَ اِنْ مَّـكَّـنّٰـهُـمْ فِـي الْاَرْضِ اَقَـامُـوا الـصَّـلٰـوةَ وَاٰتَوُ الزَّكٰوةَ وَأَمَرُوآ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْ عَنِ الْمُنْكَرِ (۴۲:۲۲)

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ تمکین دین سے مراد قیام نماز ایتاء زکوۃ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے۔ یہ عظیم الشان کام ایک مضبوط نظام کے تحت سرانجام پانے کے لئے خلافت کا متقاضی ہے۔

موجودہ زمانہ میں باوجود اس کے کہ مسلمانوں کی بہت ساری تنظیمیں اور جمعیتیں ہیں حتّٰی کہ مضبوط حکومتیں بھی ہیں لیکن زمانہ کے حادثات کا مقابلہ کرنے میں سب کی سب ناکام ہیں۔ اس کے بالمقابل خلافت احمدیہ کا قیام اسلام کے عالمگیر اصول کے مطابق عمل میں آیا۔خلافت احمدیہ کے ذریعہ تبلیغ، تعلیم و تربیت کے میدان میں جو عظیم الشان اور منظّم انقلاب عالمی سطح پر رونما ہو رہا ہے اس کی تفصیل میں جانا اب ممکنات میں سے نہیں ہے۔تاہم ایک مختصر جھلک دکھائی جاتی ہے۔ خدا کے فضل سے خلافت احمدیہ کے زیر سایہ اب تک ۵۸ عالمی زبانوں میں قرآن مجید کا ترجمہ شائع ہوا۔ اب تک ۲۲ زبانوں میں تراجم مکمل ہو چکے ہیں ۱۲ تراجم تیار کروائے جارہے ہیں۔

بخاری، مسلم وغیرہ احادیث کے مجموعہ کے تراجم عنقریب شائع کئے جارہے ہیں۔ اب تک خلافت احمدیہ کے ذریعہ اکناف عالم میں ۱۵ ہزار کے قریب مساجد تعمیر ہو چکی ہیں۔ ۱۲۰ زبانوں میں منتخب قرآنی آیات، احادیث اور ملفوظات شائع ہو چکے ہیں۔ بیسیوں تعلیمی مراکز طبی، مراکز اور دیار التبلیغ اکناف عالم میں سرگرم عمل ہیں۔ جماعت احمدیہ کے ذریعہ ساری دنیا میں مختلف زبانوں میں اسلامی لٹریچر شائع ہو رہا ہے۔اِسی طرح ہر سال لاکھوں سعید روحیں اسلام کی آغوش میں پناہ لے رہی ہیں۔ خلیفۂ وقت کے خطبات اور دیگر خطابات مواصلاتی سیارے (MTA) کے ذریعہ اکناف عالم میں دیکھے اور سنے جارہے ہیں۔

آیت استخلاف میں خلافت کی ایک عظیم الشان برکت یہ بیان فرمائی گئی ہے کہ وليبدلنّهم من بعد خوفهم امنا کہ خلافت کے ذریعہ خدا تعالیٰ ہر قسم کی دہشت اور خوف کو امن میں تبدیل فرمائے گا۔

جماعت احمدیہ کی اب تک تاریخ اِس بات پر شاہد ہے کہ خلافت احمدیہ کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی طرف سے افضال و برکات موسلا دھار بارش کی طرح نازل ہوتے رہے ہیں، حالانکہ دنیا کی نگاہوں میں بالکل کمزور اور بے حقیقت سمجھی جانے والی اِس جماعت کو صفحہ ہستی سے مٹانے کے لئے مختلف قسم کی کوششیں کی جاتی رہیں مختلف قسم کے منصوبے بنائے جاتے رہے۔ لیکن یہ حقیقت کسی سے پوشیدہ نہیں کہ ان تمام مسلسل کوششوں اور کاوشوں کا نتیجہ صرف اور صرف صفر ہی رہا۔

شاہ افغانستان ہو، شاہ مصر فاروق ہو، شاہ فیصل ہو، ذوالفقار علی بھٹو ہو، جنرل ضیاء الحق ہو غرض اعلیٰ سے اعلیٰ مقتدر اور طاقتور حکمران کیوں نہ ہو، جماعت احمدیہ کے آگے صرف غلط کی طرح مٹتے چلے گئے باوجود ان عالمگیر مخالفتوں کے جماعت احمدیہ خلافت کے جھنڈے تلے اور اس کے زیر سایہ وليبدلنهم من بعد خوفهم امنًا کے وعدہ الٰہی کے مطابق فتح و ظفر کے میدان میں آگے ہی آگے قدم بڑھاتی چلی جاتی ہے۔ اس وقت خلافت خامسہ کے زیر سایہ ہر احمدی یہ محسوس کرتا ہے کہ وہ ایک مضبوط قلعہ کے درمیان اِس طرح محفوظ ہے کہ کوئی طاقت اس کا بال بھی بیکا نہیں کر سکے گی۔ آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک خطبہ کا اقتباس پیش ہے۔آپ فرماتے ہیں:

مخالف سمجھتے ہیں کہ ہم نے اُن کی (احمدیوں کی) ترقی کے سامنے بند باندھ دیئے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ جماعت کی ترقی کے نئے نئے راستے کھول رہا ہے۔ یہ بے وقوف سمجھتے ہیں کہ ریت کے بند باندھ کر طوفانی پانیوں کو روک دینگے۔ طوفانی پانیوں کے سامنے تو سیسہ پلائی ہوئی دیواریں بھی ٹکا نہیں کرتیں۔ یہ ہمارے مخالفین بیوقوفوں کی کس جنّت میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اُن کی مخالفت سے احمدی اپنے ایمان میں پہلے سے زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ پس فتح انشاء اللہ ہمارا مقدر ہے اور گذشتہ سو سال سے زائد کی جماعت کی تاریخ اِس بات کی گواہ ہے کہ جماعت کا ہر قدم ترقی کی منازل کی طرف اُٹھ رہا ہے۔ جب اللہ کی مدد اور نصرت شامل حال ہو تو دشمن کچھ بگاڑ نہیں سکتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور اللہ اپنے وعدوں کے خلاف نہیں کیا کرتا۔ شہیدوں کے خون رائیگاں نہیں جائینگے بلکہ ضرور رنگ لائیں گے۔ احمدیوں کا صرف خون ہی رنگ نہیں لاتا بلکہ مَیں اس یقین پر قائم ہوں کہ احمدیوں کو پہنچنے والی معمولی تکلیف کو بھی اللہ تعالیٰ بغیر نوازے نہیں چھوڑتا۔ ایک مسجد بند ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ دس مساجد عطا کرتا ہے ایک جماعت پر پابندی لگائی جاتی ہے تو دس جماعتیں آزادی کے ساتھ اپنے فرائض ادا کرنے والی مل جاتی ہیں.....انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب تمام مخالفین ہوا میں اُڑ جائیں گے اور مخالفت کرنے والے آپ کے سامنے جھکنے پر مجبور ہو جائیں گے....اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق احمدیت نے تو غلبہ پانا ہی پانا ہے۔اللہ تعالیٰ ہماری نالائقیوں اور ناسپاسیوں کو معاف فرماتے ہوئے محض اور محض اپنے رحم اور فضل سے ان فتوحات کے نظارے ہماری زندگیوں میں دکھائے اور ہماری روکوں کو دُور فرمائے۔''

(الفضل انٹرنیشنل لندن ۲۶ر جنوری ۲۰۰۷ء)

☆☆☆☆☆☆

نتائج تحقیقی انعامی مقالہ جات
بسلسلہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی بھارت

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے سلسلہ میں تحقیقی انعامی مقالہ جات تحریر کرنے کے مقابلہ میں شرکت کرنے کیلئے چھ طبقات انصار، خدام، لجنہ، مبلغین، معلمین اور اطفال و ناصرات کے لحاظ سے چھ عناوین مقرر کئے گئے تھے۔

کل 115 مقالے مرکز میں موصول ہوئے جو مقررہ سب کمیٹی کے سپرد بغرض چیکنگ کئے گئے۔ چنانچہ مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر سب کمیٹی نے اساتذہ کرام جامعہ احمدیہ و جامعۃ المبشرین سے موصولہ مقالہ جات چیک کروائے اور پھر مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب اور مکرم مولانا ذین الدین حامد صاحب سے ری چیکنگ کے بعد ممبران کمیٹی مکرم مولانا منیر احمد صاحب خادم۔ مکرم مولانا محمد حمید کوثر صاحب اور مکرم شیراز احمد صاحب کے ساتھ ملکر جائزہ و مشورہ کے ساتھ ہر طبقے سے اول، دوم سوم پوزیشن حاصل کرنے والوں کی جو تفصیل تیار کر کے دی ہے وہ درج ذیل ہے۔ نتائج کی رپورٹ ملاحظہ فرما کر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

''اللہ مبارک کرے''

1۔ **اراکین مجلس انصار اللہ**۔عنوان مقالہ: ''اسلامی خلافت کا تصور'' (خلافت کی اہمیت و ضرورت)

مقابلہ میں شامل مقالہ جات کی تعداد 12...... پوزیشن حاصل کرنے والے انصار:۔

(۱) مکرم ریاض احمد خان صاحب ساندھن (یوپی) بزبان ہندی 85/100 اوّل (انعامی رقم -/9000 روپے)

(۲) مکرم دلشاد صاحب عرف کلو ننگلہ گھنو (یوپی) بزبان ہندی 82/100 دوم (انعام رقم -/7000 روپے)

(۳) مکرم محمد فیروز الدین صاحب انور کولکتہ بنگال 65/100 سوم (انعامی رقم -/5000 روپے)

2۔ **اراکین مجلس خدام الاحمدیہ**۔عنوان مقالہ: ''برکات خلافت دین کے استحکام کے لحاظ سے'' (خلافت راشدہ اور خلافت احمدیہ کے دور کو ملحوظ رکھتے ہوئے)

مقابلہ میں شامل مقالہ جات کی تعداد:۔ 14...... پوزیشن حاصل کرنے والے خدام:۔

(۱) مکرم شمیم احمد صاحب غوری ابن مکرم شفیع احمد صاحب غوری قادیان 85/100 اوّل (انعامی رقم -/9000 روپے)

(۲) مکرم محمد مصور احمد صاحب ابن مکرم محمد منور احمد صاحب مرحوم حیدر آباد 75/100 دوم (انعامی رقم -/7000 روپے)

(۳) مکرم سید نعیم احمد کاشف صاحب ابن مکرم سید وسیم احمد صاحب عجب شیر قادیان 70/100 سوئم (انعامی رقم -/5000 روپے)

3۔ **ممبرات لجنہ اماء اللہ**۔عنوان مقالہ ''برکات خلافت۔خوف کو امن میں بدلنے کے لحاظ سے'' (خلافت راشدہ اور خلافت احمدیہ کے دور کو ملحوظ رکھتے ہوئے)

مقابلہ میں شامل مقالہ جات کی تعداد 30...... پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات:

(۱) مکرمہ رؤوف رومی صاحبہ بنت مکرم عبدالرحیم صاحب وی کے کوڈالی کیرالہ 86/100 اوّل (انعامی رقم -/9000 روپے)

(۲) مکرمہ صباحت پروین صاحبہ بنت مکرم محمود احمد گلبرگی صاحب یادگیر 80/100 دوم (انعامی رقم -/7000 روپے)

(۳) مکرمہ صبیحہ وسیم صاحبہ بنت مکرم سید وسیم احمد صاحب عجب شیر قادیان 79/100 سوم (انعامی رقم -/5000 روپے)

4۔ **مبلغین کرام**۔عنوان مقالہ: ''برکات خلافت اور قیام توحید''

مقابلہ میں شامل مقالہ جات کی تعداد 7...... پوزیشن حاصل کرنے والے مبلغین:۔

(۱) مکرم میر عبدالحفیظ صاحب مبلغ۔ کشن گڑھ راجستھان 75/100 اوّل (انعامی رقم -/9000 روپے)

۲۔مکرم محمد کلیم خان صاحب مبلغ بنگلور 75/100 دوم (انعامی رقم -/7000 روپے)

۳۔مکرم سید کلیم احمد صاحب عجب شیر قادیان 65/100 سوم (انعامی رقم -/5000 روپے)

5۔ **معلمین کرام**۔عنوان مقالہ: 'خلافت علیٰ منہاج نبوت کی بشارت اور خلافت احمدیہ کا قیام''

مقابلہ میں شامل مقالہ جات کی تعداد 27...... پوزیشن حاصل کرنے والے معلمین:۔

(۱) مکرم عبدالمتین عالم صاحب معلم حال مقیم بریشہ بنگال 70/100 اوّ (انعامی رقم -/9000 روپے)

(۲) مکرم مرزا انعام الکبیر صاحب معلم حال مقیم پالاکرتی آندھرا 63/100 دوم (انعامی رقم -/7000 روپے)

(۳) مکرم غلام حسن الدین صاحب بیاور راجستھان 60/100 سوم (انعامی رقم -/5000 روپے)

6۔ **اطفال و ناصرات**۔عنوان مقالہ ''تنظیموں کے لحاظ سے خلافت ثانیہ کی برکات''

مقابلہ میں شامل مقالہ جات کی تعداد: 25...... پوزیشن حاصل کرنے والی ناصرات:۔

(۱) عزیزہ فریحہ سعدی بنت مکرم محمد مصلح الدین سعدی صاحب حال حیدر آباد 75/100 اوّل (انعامی رقم -/7000 روپے)

(۲) عزیزہ خان آمنہ کنول بنت مکرم مجیب اللہ صاحب عثمان آباد مہاراشٹر 65/100 دوم (انعامی رقم -/5000 روپے)

(۳) عزیزہ خان صادقہ عنبر بنت مکرم مجیب اللہ صاحب عثمان آباد مہاراشٹر 50/100 سوم (انعامی رقم -/3000)

نوٹ:۔ اطفال الاحمدیہ کے مقالہ جات کرڈاپلی اڑیسہ سے 18 ایک یوپی سے ایک ویسٹ بنگال سے اور ایک کیرالہ سے کل 21 مقالے آئے تھے لیکن شرائط پر پورا نہ اترنے کی وجہ سے مقابلہ سے خارج کر دئے گئے۔

اللہ تعالیٰ ان انعامی مقالہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کیلئے یہ اعزاز بابرکت فرمائے اور ان کے علم و عرفان میں ترقی عطا فرمائے۔ آمین۔ انعام کی رقم جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر دی جائے گی۔

(ناظر اعلیٰ و صدر خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کمیٹی بھارت)

عالمگیر برکات خلافت

﴿محمد حمید کوثر پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان﴾

اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے سورج اور چاند کی برکت اور فائدے سے کوئی عقلمند انسان انکار نہیں کریگا، اور حقیقت بھی یہی ہے کہ اس کائنات میں موجود ہر چیز اور ہر ذرّہ سورج و چاند کی برکت سے مستفید ہو رہا ہے۔ اس کے باوجود دنیا میں بعض نابینا ایسے بھی ہیں جو سورج کے وجود اور اس کے فائدے اور برکت کے ہی منکر ہیں۔ بعض احمق ایسے ہوتے ہیں جو اپنے حجرے کے دروازے، کھڑکیاں بند کر کے بیٹھ جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ سورج ہی موجود نہیں۔ اور نہ ہی اُس کا کوئی فائدہ و برکت ہمیں محسوس ہوتی ہے۔ مادّی دنیا میں جو مقام سورج اور چاند کا ہے۔ روحانی اور مذہبی دنیا میں وہی مرتبہ نبی اور اُس کے خلفاء کا ہے اور ایسے انسانوں کی عقل پر ماتم کرنے کے سوا اور کیا کیا جاسکتا ہے جو خلافت اور اُس کی افادیت اور برکت کے ہی انکاری ہیں۔ اس میں بھی شک نہیں، اسی دنیا میں کروڑوں انسان خلافت کی برکت سے مستفید ہو رہے ہیں اور اپنے دو جہاں سنوار رہے ہیں۔

قرآن مجید کی سورۃ جمعہ کے مطابق سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کا ظہور حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام امام مہدی مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہوا اور بعثت ثانیہ کا یہ دور احیاء اسلام کے لئے انتہائی بابرکت ومفید اور نفع رساں ثابت ہو رہا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’لیکن زمانہ مسیح موعود میں جس کا دوسرا نام مہدی بھی ہے۔ تمام قوموں پر اسلام کی برکت ثابت کی جائے گی اور دکھلایا جائے گا کہ ایک اسلام ہی بابرکت مذہب ہے۔

(خطبہ الہامیہ صفحہ ۲۴ روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۲۴)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۳۰۶ھ مطابق ۱۸۸۹ء میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ اُس زمانے میں اسلام اور مسلمانوں کی حالت انحطاط وتنزل کا شکار تھی۔ اکابر امت اسی حالت سے مایوس ہو چکے تھے۔ اُن کی تحریر وتقریر سے نا امیدی جھلک رہی تھی اور وہ اس فکر میں تھے کہ کسی وقت بھی اس امت کا بیڑا تباہ ہوسکتا ہے چنانچہ علامہ الطاف حسین حالی نے ۱۲۹۶ ھجری میں اپنے اسی کرب کا اظہار کچھ اس طرح کیا:

وہ دین ہوئی بزم جہاں جس سے چراغاں
اب اُس کی مجالس میں نہ بتّی نہ دیا ہے
فریاد ہے اے کشتی امت کے نگہبان
بیڑا یہ تباہی کے قرب آن لگا ہے

اپنے تو مرثیہ لکھ رہے تھے اور بیگانے اسلام کا بیڑا غرق ہوتا دیکھ کر پھولے نہ سماتے تھے۔ چنانچہ اس زمانے کے مشہور عیسائی پادری عماد الدین نے اپنے خط شکا گو میں لکھا:

’’محمدی وغیرہ اس قدرت شکست خوردہ ہیں کہ قیامت تک سر نہ اٹھاسکیں گے۔‘‘

(خط شکا گو صفحہ ۱۹ مطبوعہ نیشنل پریس امرتسر)

نواب صدیق حسن خان صاحب (اہلحدیث کے مشہور ومعروف بزرگ) اعتراف کرتے ہیں کہ:

’’حضرت کو پورے تیرہ سو برس کچھ اوپر گزر گئے، اور اب قیامت سر پر آ گئی ہے۔ اسلام کی غربت غایت درجے کو پہنچ گئی۔ اسباب ضلالت کے، ہر طرف مہیا ہیں اور مسلمانی فقط کتاب میں رہ گئی۔‘‘

(ترجمان القرآن جلد ۳ صفحہ ۵۶۷ تالیف نواب صدیق حسن خان صاحب)

اسلام کی ایسی نازک حالت میں اللہ تعالیٰ نے اس کی نشأۃ ثانیۃ کے لئے اپنے وعدے کے مطابق حضرت مسیح موعود، امام مہدی علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور آپؑ نے مسلمانوں کو یہ نوید سنائی:

’’اے مسلمانو! اگر تم سچے دل سے حضرت خداوند تعالیٰ اور اس کے مقدس رسول علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہو اور نصرت الٰہی کے منتظر ہو تو یقیناً سمجھو کہ نصرت کا وقت آ گیا اور یہ کاروبار انسان کی طرف سے نہیں اور نہ کسی انسانی منصوبہ نے اس کی بناڈالی بلکہ یہ وہی صبح صادق ظہور پذیر ہوگئی ہے۔ جس کی پاک نوشتوں میں پہلے سے خبر دی گئی تھی۔ خدائے تعالیٰ نے بڑی ضرورت کے وقت تمہیں یاد کیا قریب تھا کہ تم کسی مہلک گڑھے میں جاپڑتے مگر اس کے باشفقت ہاتھ نے جلدی سے تمہیں اٹھا لیا۔ سو شکر کرو اور خوشی سے اچھلو، جو آج تمہاری زندگی کا دن آ گیا۔

(ازالہ اوہام جلد اوّل روحانی خزائن ج ۳ صفحہ ۱۰۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی برکت سے احیاء اسلام کا زمانہ شروع ہوا اور اصحاب بصیرت مسلمانوں کی جان میں جان آئی۔ حضورؑ نے اسّی سے زائد کتب، سینکڑوں اشتہارات اور تقاریر، خطابات و رسائل کے ذریعہ اسلام کی برکت اور اس کے فیوض کو نمایاں اور واضح کر کے دکھلا دیا۔ آپ کے بعد بھی انتشار برکات کا یہی سلسلہ آپ کے خلفاء کرام کے ذریعہ جاری ہے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے کہ جب پہاڑ سے کوئی دریا نکلتا ہے تو وہ اپنے منبع کے قریب زیادہ وسیع نہیں ہوتا مگر ڈھلان کی طرف اترنے کے ساتھ ہی وہ وسیع ہوتا جاتا ہے اُس کی فیض رسانی میں وسعت آتی جاتی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں تقریباً (چار لاکھ انسان جماعت احمدیہ میں داخل ہو چکے تھے اور احمدیت کی برکات برصغیر کے طول وعرض میں پہنچنے لگیں تھیں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے عہد میں مزید وسعت پیدا ہوئی اور متحدہ ہندوستان میں احیاء اسلام کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہونے لگا۔

۱۴؍مارچ ۱۹۱۴ء سے خلافت ثانیہ کا مبارک زمانہ شروع ہوا اور ان برکات کا دائرہ ہندوستان کی حدود کو عبور کر کے دوسرے براعظم تک پہنچنے لگا۔ جماعت احمدیہ نے بیرون ہند ان برکات کو پہنچانے کے لئے سب سے پہلے اُس ملک کو منتخب کیا، جس نے ہندوستان کے اقتدار پر تو قبضہ کر ہی لیا تھا اب اُن کی مذہبی غیرت کو بھی نابود کر دینا چاہتا تھا۔

بیرون ہند ابلاغ برکات

خلافت ثانیہ کے عہد مبارک میں حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیالؓ نے اپریل ۱۹۱۴ء میں لندن میں تبلیغ اسلام کا کام شروع کر دیا۔ پہلا شخص جو آپ کے ہاتھ پر اسلام میں داخل ہوا ایک صحافی کوریو (Mr. Corio) تھے۔ چوہدری صاحب موصوف مارچ ۱۹۱۶ء میں واپس تشریف لائے، اُس وقت قریباً ایک درجن انگریز مسلمان ہو چکے تھے۔ مشن کے اس ابتدائی دَور میں آپ کی تبلیغ زیادہ تر لیکچروں کے ذریعہ ہوئی۔ جو انہوں نے مختلف کلبوں اور سوسائٹیوں میں دیئے۔

۶؍ستمبر ۱۹۱۵ء کو حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب بی اے بی ٹی انگلستان تشریف لے گئے حضرت قاضی صاحب پورے چار سال تک وہاں اعلائے کلمۃ اللہ میں مصروف رہے۔ پہلی جنگ عظیم کی وجہ سے آپ کو کئی پریشانیوں اور تکالیف کا سامنا بھی کرنا پڑا مگر آپ نے لٹریچر اور خطوط کے ذریعہ سے اپنی کوششیں برابر جاری رکھیں۔ آپ ابھی انگلستان ہی میں تھے کہ حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ نے ۱۰؍مارچ ۱۹۱۷ء کو روانہ ہو کر اپریل ۱۹۱۷ء میں ساحل انگلستان پر قدم رکھا۔ حضرت مفتی صاحب یہاں کچھ عرصہ قیام فرمانے اور حضرت قاضی صاحب کا ہاتھ بٹانے کے بعد ۱۹۲۰ء کے شروع میں امریکہ تشریف لے گئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے حکم سے چودھری فتح محمد صاحب سیالؓ حضرت مولوی عبدالرحیم صاحبؓ نیر کے ساتھ دوبارہ ۱۵؍جولائی ۱۹۱۹ء کو عازم انگلستان ہوئے اور ۶؍اگست ۱۹۱۹ء کو لندن پہنچے۔

چوہدری صاحب نے گزشتہ تجربات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے تبلیغ کے کام میں اور زیادہ وسعت دی اور مسجد کے لئے بڑی جدو جہد کے بعد لندن کے محلّہ پٹنی ساؤتھ فیلڈ میں ایک یہودی سے زمین کا ایک قطعہ مع مکان بائیس سو تیئس پونڈ میں خرید لیا۔ یہ اگست ۱۹۲۰ء کا واقعہ ہے اسی ماہ مولوی مبارک علی صاحب بی اے بنگالی قادیان سے انگلستان کے لئے روانہ ہوئے۔ اور ۱۸؍ستمبر ۱۹۲۰ء کو لندن پہنچے۔ چند ماہ بعد حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیر سیرالیون، گولڈ کوسٹ (غانا) اور نائیجیریا مشن قائم کرنے کے بعد واپس آ کر لندن مشن کا چارج لے لیا۔ ۱۱؍مئی ۱۹۲۴ء کو جناب ملک غلام فرید صاحب ایم اے (جو دسمبر ۱۹۲۳ء میں برلن روانہ کئے گئے تھے) لندن آگئے اور حضرت نیر صاحب کے ساتھ کام کرنا شروع کر دیا۔

حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیرؓ کے دور میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ بنفس نفیس ویمبلے کانفرنس میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے اور اپنے دست مبارک سے ۱۹؍اکتوبر ۱۹۲۴ء کو مسجد فضل لندن کا سنگ بنیاد رکھا۔ حضرت اقدس کے وجود باجود سے لندن مشن کو عالمگیر شہرت حاصل ہوگئی اور لندن کی مذہبی تاریخ میں ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔ حضرت اقدس نومبر ۱۹۲۴ء کو اپنے قافلہ کے خدام نیز حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیر کو ساتھ لے کر واپس تشریف لے آئے اور مشن کے انچارج حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب (سابق رحیم بخش صاحب) درد اور ان کے نائب ملک غلام فرید صاحب ایم اے مقرر ہوئے۔

حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب درد کے تقرر کے ساتھ ہی رسالہ ’’ریویو آف ریلیجنز‘‘ قادیان کی بجائے لندن سے نکلنے لگا اور تبلیغ کے ساتھ آپ کی ادارتی ذمہ داریوں کا بھی اضافہ ہوگیا۔ مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جاچکا تھا۔ مولانا درد صاحب نے اس کی تکمیل کی طرف توجہ دی۔ چنانچہ آپ نے ۱۹۲۵ء میں چند دوستوں کے ساتھ دعائیں کیں اور مسجد کی بنیادیں کھودی گئیں اور اس کی تعمیر ایک انجینئرنگ کمپنی کو سپرد کر دی گئی۔ مسجد کی تکمیل ۱۹۲۴ء میں ہوئی اور اس کا افتتاح ۳؍اکتوبر ۱۹۲۶ء کو خان بہادر شیخ عبدالقادر صاحب بی اے بیرسٹرایٹ لاء کے ہاتھوں ہوا۔ اس موقعہ پر پہلی اذان مسجد کے مینار کے پاس مکرم ملک غلام فرید صاحب ایم اے نے دی اور مسجد کے پہلے برطانوی موذن ہونے کا شرف ایک نومسلم بلال دانیا ہاکرنٹل کو حاصل ہوا۔ جو حضرت مولانا درد کے زمانہ میں حلقہ بگوش اسلام ہوئے تھے۔ مسجد کے افتتاح پر دنیا کے اخباروں نے عموماً اور لندن پریس نے خصوصاً بڑے بڑے آرٹیکل لکھے اور چار دانگ عالم میں اسلام اور سلسلہ احمدیہ کی تبلیغی مساعی کی بہت شہرت ہوئی۔

لنڈن مشن نے انگریز نومسلموں میں کتنا عظیم انقلاب برپا کیا ہے؟ اس کا اندازہ اس سے لگ سکتا ہے کہ ایک انگریز نومسلم نے بتایا کہ ’’مجھے اسلام سے اتنی عداوت تھی کہ میں جب رات کو سوتا تھا۔ تو محمد رسول اللہ کو گالیاں دے کر سوتا تھا مگر اب کسی رات مجھے نیند نہیں آتی۔ جب تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیج دوں۔‘‘

یہ تو اسلام لانے والے انگریزوں کے قلبی تغیر اور تبدیلی کا ایک نمونہ ہے جہاں تک برطانوی مدبروں اور مفکروں کی رائے اور تاثر کا تعلق ہے وہ احمدی مبلغین کی کوششوں کے نتیجہ میں اسلام کا مستقبل مغربی ممالک میں نہایت درجہ روشن اور تابندہ قرار دے رہے ہیں چنانچہ مشہور برطانوی مدبر جارج برنارڈ شاہ (۱۹۵۶-۱۹۵۰ء) نے لکھا ہے۔

’’قرون وسطیٰ کے پادریوں نے یا تو جہالت کی وجہ سے یا تعصب کی بناء پر محمدؐ کے دین کی نہایت تاریک تصویر کھینچی تھی۔ فی الحقیقت انہیں محمد ﷺ اور اس کے مذہب سے نفرت کرنے کی ٹریننگ دی گئی تھی ان کے نزدیک محمدؐ یسوعؑ کے دشمن تھے۔ لیکن میں نے اس عظیم الشان شخصیت کا مطالعہ کیا ہے میری رائے میں وہ نہ صرف یہ کہ دشمن مسیح نہ تھے بلکہ انسانیت کے نجات دہندہ تھے۔ میرا ایمان ہے کہ اگر موجودہ زمانہ میں محمدؐ جیسا انسان دنیا کا آمر بن جائے تو وہ ہمارے زمانہ کی مشکلات کا ایسا حل تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ جس کے نتیجہ میں حقیقی مسرت اور امن حاصل ہو جائے۔ اب یورپ محمدؐ کے مذہب کے اصولوں کو سمجھنے لگا ہے اور آئندہ صدی میں یورپ اس بات کو اور زیادہ تسلیم کرے گا کہ اسلام کے اصول اس کی الجھنوں کا حل کر سکتے ہیں۔ میری

پیشگوئی کو ان حقائق کے ماتحت سمجھنا چاہئے موجودہ وقت میں بھی میری قوم اور یورپ کے کئی لوگ اسلام اختیار کر چکے ہیں اور کہا جا سکتا ہے کہ یورپ کے اسلامی بننے کا آغاز ہو چکا ہے۔"

اسی طرح مشہور مورخ پروفیسر ٹائن بی (Professor Toynbee) لکھتا ہے۔ (ترجمہ) مغرب سے ٹکراؤ کے نتیجہ میں اب اسلام میں پھر جوش پیدا ہو رہا ہے اور اس میں ایسی روحانی تحریکات جنم لے رہی ہیں۔ جو ممکن ہے آئندہ جا کر عالمگیر مذہب اور تہذیب کی بنیاد بن جائیں مثلاً احمدیہ تحریک ہے۔ (ملخص)

احمدیہ دارالتبلیغ ماریشس

خلافت ثانیہ کے دوسرے سال جماعت احمدیہ کا دوسرا بیرونی مشن ماریشس میں قائم ہوا۔ اس کی تحریک خود ماریشس سے ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے حضرت حافظ غلام محمد صاحب کو ماریشس بھجوانے کا فیصلہ فرمایا۔ چنانچہ حضرت صوفی صاحب ۲۰ر فروری ۱۹۱۵ء کو قادیان سے حیدرآباد، مدراس ہوتے ہوئے ۱۴ر مارچ ۱۹۱۵ء کو کولمبو (سری لنکا) پہنچے۔ یہاں تین ماہ قیام فرمایا اور شبانہ روز تبلیغی کوششوں کے نتیجہ میں معمر اور تعلیم یافتہ اشخاص پر مشتمل جماعت قائم کر لی۔ حضرت صوفی صاحب ۱۵ر جون ۱۹۱۵ء کو ماریشس کی بندرگاہ پورٹ لوئیس پہنچے۔ مکرم ماسٹر نور محمد صاحب نے جہاز پر آپ کا استقبال کیا اور اپنے مکان پر لے آئے، چند ماہ تک اسی مکان میں جمعہ اور اجتماعات ہوتے رہے اور یہیں سے حضرت صوفی صاحب کی تبلیغ سے احمدیت کی شعائیں تمام جزیرہ میں پھیلی شروع ہو گئیں۔ (بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ۴)

دارالتبلیغ گولڈکوسٹ غانا اور نائیجیریا کا قیام

خلافت ثانیہ کے بابرکت دور ۱۹۲۱ء میں افریقہ میں پہلے مستقل دارالتبلیغ کا قیام عمل میں آیا اور یہ تاریک براعظم اسلام و احمدیت کی برکتوں سے مستفیض ہونے لگا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ کو افریقہ میں تبلیغ کی تحریک کیسے ہوئی؟ یہ ایک نہایت ایمان افروز بات ہے جس کی تفصیل خود حضرت اقدس کے قلم سے درج کی جاتی ہے آپؓ فرماتے ہیں: "مجھے افریقہ میں تبلیغ اسلام کی ابتدائی تحریک درحقیقت اس وجہ سے ہوئی کہ میں نے ایک دفعہ حدیث میں پڑھا کہ حبشہ سے ایک شخص اٹھے گا جو عرب پر حملہ کرے گا اور مکّہ مکرمہ کو تباہ کرنے کی کوشش کرے گا۔ جب میں نے یہ حدیث پڑھی اسی وقت میرے دل میں یہ تحریک پیدا ہوئی کہ اس علاقہ کو مسلمان بنانے کی کوشش کرنی چاہئے تا کہ یہ انذاری خبر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ٹل جائے اور مکہ مکرمہ پر حملہ کا کوئی خطرہ باقی نہ رہے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہمیں بعض دفعہ منذر رویاء آتا ہے تو ہم فوراً صدقہ کرتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اگر کسی کی موت کی خبر ہمیں ہوتی ہے تو وہ صدقہ کے ذریعہ ٹل جاتی ہے اور صدقہ کے ذریعہ موت کی خبریں ٹل سکتی ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ اگر افریقہ کے لوگوں کو مسلمان بنا لیا جائے تو وہ خطرہ جس کا احادیث میں ذکر آتا ہے۔ نہ ٹل سکے۔ چنانچہ میرے دل میں بڑے زور سے تحریک پیدا ہوئی کہ افریقہ کے لوگوں کو مسلمان بنانا چاہئے۔ اسی بناء پر افریقہ میں احمدیہ مشن قائم کئے گئے ہیں بے شک خدا تعالیٰ نے بعد میں اور بھی سامان ایسے پیدا کر دیئے جن سے افریقہ میں تبلیغ اسلام کا کام زیادہ سے زیادہ مستحکم ہوتا چلا گیا مگر اصل بنیاد افریقہ کی تبلیغ کی یہی حدیث تھی کہ افریقہ سے ایک شخص اٹھے گا جو عرب پر حملہ کرے گا اور خانہ کعبہ کو گرانے کی کوشش کرے گا۔ (نعوذ باللہ) میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے اس کے فضلوں کی امید میں چاہا کہ پیشتر اس کے کہ وہ شخص پیدا ہو جس کا احادیث میں ذکر آتا ہے ہم افریقہ کو مسلمان بنا لیں اور بجائے اس کے کہ افریقہ کا کوئی شخص مکہ مکرمہ کو گرانے کا موجب بنے وہ لوگ اس کی عظمت کو قائم کرنے اور اس کی شہرت کو بڑھانے کا موجب بن جائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے افریقہ میں پہلا مشن قائم کرنے کے لئے حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر کا انتخاب فرمایا۔ جو ان دنوں لنڈن میں فریضہ تبلیغ ادا کر رہے تھے۔ چنانچہ مولانا نیر صاحب ۹ر فروری ۱۹۲۱ء کو لنڈن سے روانہ ہوئے اور ۱۹ر فروری ۱۹۲۱ء کو سیرالیون پہنچے۔ تختہ جہاز پر مسلم خیرالدین افسر تعلیم سیرالیون نے آپ کا استقبال کیا۔ ۲۰ر فروری ۱۹۲۱ء کو مسلمانوں کے مقامی مدارس اور مسجد میں آپ نے چار لیکچر دیئے۔ آخری تقریر کے بعد جو عیسائیوں کے لئے مخصوص تھی سوال و جواب بھی ہوئے ۲۱ر فروری ۱۹۲۱ء کی صبح کو آپ نے سرکاری حکام سے ملاقات کر کے مسلمانوں کی تعلیمی حالت کی طرف توجہ دلائی اور اسی روز تیسرے پہر جہاز پر سوار ہو کر ۲۸ر فروری ۱۹۲۱ء کو ساڑھے چار بجے شام گولڈ کوسٹ (غانا) کی بندرگاہ سالٹ پانڈ پر اترے اور مسٹر عبدالرحمان پیڈرو کے مکان پر قیام پذیر ہوئے۔

گولڈ کوسٹ عملاً عیسائیت کا مرکز تھا۔ جہاں شمالی اور جنوبی نائیجیریا اور وسط افریقہ کے کچھ لوگ آباد ہو گئے تھے۔ اور اصل باشندوں میں صرف فینٹی قوم مسلمان تھی جس کے چیف (امیر) کا نام مہدی تھا۔ جس رات حضرت نیر صاحب سالٹ پانڈ پہنچے اسی رات مہدی نے خواب میں دیکھا کہ میرے کمرے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں۔ چیف مہدی ۴۵ برس سے مسلمان تھے اور اس وقت سے برابر تبلیغ اسلام میں مصروف تھے انہیں یہ از حد غم تھا کہ میری آنکھیں بند ہوتے ہی کہیں اس علاقہ کے مسلمان سفید عیسائی مشنریوں کے رعب میں آ کر اسلام کو خیر باد نہ کہہ دیں۔ چیف مہدی نے جو نہایت خدا پرست بزرگ تھے کیپ کوسٹ کے ایک شامی مسلمان سے حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا پتہ معلوم کیا اور کچھ روپیہ جمع کر کے ان کو لنڈن بھجوایا تا مسلمانوں کا کوئی سفید فام مبلغ گولڈ کوسٹ آئے اور تبلیغ کا کام شروع کرے مگر دو سال تک کوئی مبلغ افریقہ کی طرف نہ بھجوایا جا سکا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ عوام میں یہاں تک سخت بدگمانی پیدا ہو گئی حتی کہ وہ کہنے لگے کہ سفید آدمی مسلمان ہی نہیں ہوتے۔ حضرت نیر صاحب نے سیرالیون اور سکنڈی سے اپنی آمد کے تار دیئے تو اسی وجہ سے ان پر بھی چنداں اعتبار نہ کیا گیا۔ البتہ آپ کے سالٹ پانڈ پہنچنے پر پہلے بعض آدمی مختلف دیہات سے خبر کی تصدیق کے لئے پہنچے۔ پھر چیف مہدی صاحب کا نقیب آپ سے آ کر ملا اور ۱۱ر مارچ ۱۹۲۱ء کو اکرافول میں فینٹی مسلمانوں کا جلسہ مقرر ہوا۔

مولانا نیر صاحب ترجمان کے ساتھ بذریعہ موٹر وہاں پہنچے چیف مہدی کے مکان کے سامنے پانچصد افراد کا مجمع تھا۔ چیف مہدی اپنے قومی لباس پہنے حلقہ امراء میں بیٹھے تھے۔ مولانا نیر صاحب کے لئے دوسری طرف میز لگایا گیا۔ آپ کا ترجمان اور ائمہ مساجد آپ کے ارد گرد تھے۔ نقیب نے عصائے منصب ہاتھ میں لے کر چیف اور اس کے ممبروں کی طرف سے خوش آمدید کہا۔ پھر خود چیف مہدی نے تقریر کی۔ کہ ۴۵ برس ہوئے میں مسلمان ہوا۔ مجھے صرف اللہ اکبر آتا تھا اور یہی میرے ساتھ کے دوسرے مسلمان جانتے تھے۔ ہوسا قوم اور لیگوس کے لوگ بعد میں آئے اور ہمیں اسلام سکھایا۔ ہم جاہل ہیں۔ اسلام کا پورا علم نہیں۔ سفید آدمی مسیحیت سکھانے آتے ہیں۔ میں بوڑھا ہوں مجھے فکر تھی کہ میرے بعد یہ مسلمان مسلمان رہیں میں خدا کا شکر کرتا ہوں کہ میری زندگی میں آپ آ گئے۔ اور اب یہ مسلمان آپ کے سپرد ہیں ان کو انگریزی و عربی پڑھائی جائے اور دین سکھایا جائے۔

اس کے بعد مولانا نیر صاحب نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری دستگیری کی اور اس جماعت سے مبلغ آیا جو زندہ اسلام پیش کرتی ہے۔ میری آنکھوں نے مسیح موعودؑ کو دیکھا۔ میرے کانوں نے اس کے مقدس منہ سے نکلے ہوئے الفاظ سنے۔ میرے ہاتھوں نے اس برگزیدہ پہلوان اسلام کے پاؤں کو چھوا۔ پس تم کو مبارک ہو کہ خدا نے تمہاری مدد کی۔ اب انشاء اللہ فینٹی مسلمانوں کی تعلیم و تربیت کا کام احمدی جماعت کرے گی۔

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ۴ صفحہ ۲۶۶)

عرب ممالک میں دارالتبلیغ

عرب ممالک میں دارالتبلیغ کھولنے کا آغاز ۱۹۲۲ء میں ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے شیخ محمود احمد صاحب عرفانی کو مصر جانے کا حکم دیا۔ آپ کو روانہ کرتے ہوئے اپنے قلم سے مندرجہ ذیل ہدایات لکھ دیں۔ جن سے آج بھی ہمارے مبلغین کرام فائدہ اٹھا سکتے ہیں:

"آپ مصر جاتے ہیں ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ سرزمین دنیا کی تباہی اور ترقی کے ساتھ ایک خاص تعلق رکھتی ہے۔ اس سرزمین سے اسلام کو بہت سا نقصان بھی پہنچا ہے اور فائدہ بھی اور آئندہ اور بھی حوادث ہیں جو اس سے تعلق رکھتے ہیں اور ہم امید کرتے ہیں کہ انجام کار وہ اسلام کے لئے مفید ہونگے۔ پس اس سرزمین میں بہت ہی ڈرتے ڈرتے قدم رکھیں اور ہر وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہیں کہ وہ آپ کا قدم ادھر ادھر پڑنے سے آپ کو محفوظ رکھے۔ آپ کا اوّل کام عربی زبان کا سیکھنا ہے اس لئے ہندوستانیوں سے رابطہ پیدا نہ کریں کیونکہ انسان غیر ملک میں اپنے اہل ملک سے جب ملتا ہے ان کی طرف بہت کھنچ جاتا ہے۔ پس جہاں تک ہو سکے عربوں سے ہی میل ملاقات رکھیں تا کہ زبان صاف ہونے کا موقع ملے اور یہ بھی احتیاط رہے کہ تعلیم یافتہ لوگوں سے تعلق ہو۔ کیونکہ جہال کی زبان بہت خراب ہوتی ہے سیاسیات میں نہ پڑیں اور نہ سیاسی لوگوں سے تعلق رکھیں۔ کیونکہ سیاسی لوگوں میں اگر تبلیغ ہوئی بھی تو ان کو اپنے راستہ سے ہٹا کر دین کی طرف لانا دگنی محنت چاہتا ہے۔ اور اس قدر کام آپ موجودہ اغراض کو پورا کرتے ہوئے نہیں کر سکتے۔

(تاریخ احمدیت جلد چہارم صفحہ ۲۸۶)

شیخ محمود عرفانی صاحب مصر تشریف لے گئے اور بہت سی سعید روحوں کو قبول احمدیت کی توفیق ملی۔ عرفانی صاحب کے علاوہ مولانا جلال الدین صاحب شمس، مولانا ابوالعطا صاحب، مولانا محمد سلیم صاحب، مولوی محمد دین صاحب فاضل اور دیگر بہت سے علماء بھی مصر تشریف لے گئے۔

جوبلی سال ۱۹۸۹ء میں خاکسار راقم الحروف (محمد حمید کوثر) کو بھی فلسطین سے قاہرہ مصر جانے اور وہاں جلسے میں تقریر کرنے اور پرانے احمدیوں سے ملاقات کا موقعہ ملا۔ الاستاذ محمد حلیمی شافعی مرحوم اُس وقت وہاں امیر جماعت تھے، اس کے بعد شام، فلسطین، لبنان، یمن، اردن، عراق وغیرہ ممالک میں مبلغین کرام نے تبلیغ شروع کی اور بڑی فعال جماعتیں قائم ہوئیں۔

قارئین کرام! خلافت ثانیہ، خلافت ثالثہ، خلافت رابعہ میں عالمگیر سطح پر برکات خلافت کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا گیا۔ امریکہ، روس، کینیڈا، آسٹریلیا، جاپان، فجی وغیرہ ممالک میں جماعت کے مبلغین کرام گئے۔ دارالتبلیغ قائم ہوئے۔ نیک متقی مخلص افراد پر مشتمل جماعتیں قائم ہوئیں۔ جن کے اختصار سے ذکر کی بھی یہاں گنجائش نہیں۔ البتہ گذشتہ سال ۲۰۰۷ء میں عالمگیر سطح پر خلافت کی برکات کا ایک مختصر جائزہ، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نصرہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب برموقع جلسہ سالانہ برطانیہ بیان فرمایا تھا، اُس کے اہم نکات درج ذیل ہیں:

☆- اب تک ۱۸۹ ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔

☆- ۲۰۰۷ء میں ۴ نئے ممالک کا اضافہ ہوا ہے۔

☆- پاکستان کے علاوہ مختلف ممالک میں ۶۵۳ نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔

☆- دنیا بھر میں امسال میں ۲۹۹ نئی مساجد جماعت کو خدا تعالیٰ نے عطا کی ہیں۔

☆- امسال ۱۸۶ نئے مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا ہے۔

☆- اسی طرح ۹۷ ممالک میں تبلیغی مراکز کی تعداد ایک ہزار آٹھ سو انہتر (۱۸۶۹) ہے۔

☆- مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کے تین چینل بڑی کامیابی کے ساتھ قرآن مجید، احادیث، کلام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اکناف عالم تک پہنچا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ دینی، علمی، روحانی، طبّی پروگرام بھی یہ چینل نشر کرتے ہیں۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ اور اہم مواقع پر خطابات، بچوں سے ملاقاتیں برکات خلافت سے مستفیض ہونے کا اہم ذریعہ ہیں۔

دُعا ہے اللہ تعالیٰ ہر فرد بشر کو برکات خلافت سے اُسی طرح متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے جیسے وہ سورج اور چاند سے مستفید ہوتا ہے۔ بلکہ اُن سے بڑھ کر۔ آمین

☆☆☆

خلافت سے فیض پانے کیلئے
عبادت الٰہی کا قیام ضروری ہے

﴿سلطان احمد ظفؔر پرنسپل جامعۃ المبشرین قادیان﴾

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو خبر دی تھی کہ آخری زمانہ میں لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آنے والا ہے جبکہ اسلام کا محض نام اور قرآن کے محض الفاظ باقی رہ جائیں گے تو اس وقت مسجدیں بظاہر آباد نظر آئیں گی لیکن ہدایت سے اور روحانیت سے خالی ہونگی ان کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہونگے کیونکہ انہیں میں سے فتنے نکلیں گے اور انہی میں لوٹ جائیں گے۔

نیز آپ نے فرمایا بنی اسرائیل کے تو ۷۲ فرقے ہوگئے تھے لیکن میری امت ۷۳ فرقوں میں بٹ جائیگی کلّہم فی النار الا واحد ایک کو چھوڑ کر باقی سب کے سب جہنمی ہونگے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کے دریافت کرنے پر کہ ناجی فرقہ کونسا ہوگا فرمایا جو میرے اور میرے صحابہ کے نقشِ قدم پر چلنے والا ہوگا۔ اور دوسری حدیث میں ہے کہ فرمایا وھی الجماعت کہ وہ فرقہ نہیں بلکہ وہ الجماعت ہوگی یعنی وہ ایک واجب الاطاعت امام اور خلیفہ کے تابع ہونے کی وجہ سے جماعت کہلائے گی اور حقیقت بھی یہی ہے کہ کوئی جماعت امام کے بغیر نہیں ہوسکتی چنانچہ ہم جانتے ہیں کہ مثلاً اگر کسی مسجد میں خواہ سینکڑوں ہزاروں لوگ بھی نماز پڑھ رہے ہوں کوئی رکوع میں ہو کوئی سجدہ میں ہو۔ یا کوئی قعدہ میں ہو یا قیام کر رہا ہو تو ایسی حالت میں کوئی خیال نہیں کرے گا کہ جماعت ہو رہی ہے لیکن اگر ایک امام کے تابع خواہ دو مقتدی ہوں اور امام جس حالت میں ہو مقتدی ان کی پوری اتباع اور پیروی کر رہے ہوں تو ہم یہی کہتے ہیں کہ جماعت ہو رہی ہے گویا الٰہی اور روحانی جماعت کے لئے ایک امام اور اس امام کی کامل اطاعت اور فرمانبرداری لازمی شرائط ہیں۔

اس حدیث میں ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بات سمجھائی ہے کہ آخری زمانہ میں جب بلند و بالا مناروں والی عالیشان مساجد بظاہر بھری ہوئی ہونگی لیکن ہدایت اور روحانیت سے خالی ہونگی تو ایسے وقت میں حضرت امام مہدی علیہ السلام اور ان کی قائم کردہ جماعت ہی صحیح معنوں میں عبادت گذار ہوگی اور رُشد و ہدایت پر فائز ہوکر روحانیت سے پُر عبادات بجا لائے گی کیونکہ وہ ایک الٰہی نظام کے تابع ہوگی۔

چنانچہ قرآن و احادیث کی پیشگوئیوں کے عین مطابق وہ آخری زمانہ یہی ہے جس کا اعتراف بڑے بڑے علماء، مفکرین اور مسلم دانشور کر چکے ہیں۔ چنانچہ نامور عالم دین مولوی سید ابوالحسن ندوی معتمد دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ اپنی کتاب قادیانیت کے صفحہ ۲۱۹ میں لکھتے ہیں۔

عالم اسلام مختلف دینی و اخلاقی بیماریوں اور کمزوریوں کا شکار تھا۔ اس کے چہرے کا سب سے بڑا داغ شرک جلی تھا جو اس کے گوشے گوشے میں پایا جاتا تھا۔ قبریں اور غیر اللہ کے نام کی صاف صاف دہائی دی جاتی تھی۔ بدعات کا گھر گھر چرچا تھا۔ خرافات اور توہمات کا دور دورہ تھا یہ صورت حالت ایک ایسے دینی مصلح اور داعی کا تقاضہ کر رہی تھی جو اسلامی معاشرہ کے اندر جاہلیت کے بد اثرات کا مقابلہ کرے اور مسلمانوں کے گھروں میں اس کا تعاقب کرے جو پوری وضاحت اور جرأت کے ساتھ توحید و سنّت کی دعوت دے اور پوری قوت کے ساتھ الَا للہ الدین الخالص کا نعرہ بلند کرے۔

الغرض ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور آپ کی بعثت کا مقصد یحی الدین و یقیم الشریعۃ بیان فرمایا چنانچہ آپ نے اعلان فرمایا۔

"یاد رکھو کہ میرے آنے کی دو غرضیں ہیں ایک یہ کہ جو غلبہ اس وقت اسلام پر دوسرے مذاہب کا ہوا ہے گویا وہ اسلام کو کھاتے جاتے ہیں اور اسلام نہایت کمزور اور یتیم بچے کی طرح ہوگیا ہے پس اس وقت خدا تعالیٰ نے مجھے بھیجا کہ تا میں ادیان باطلہ کے حملوں سے اسلام کو بچاؤں اور اسلام کے پُر زور دلائل اور صداقتوں کے ثبوت پیش کروں....دوسرا کام یہ ہے کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم نماز پڑھتے ہیں اور یہ کرتے ہیں اور وہ کرتے ہیں یہ صرف باتوں پر حساب ہے۔ اس کے لئے ضرورت ہے کہ وہ کیفیت انسان کے اندر پیدا ہو جائے جو اسلام کا مغز اور اصل ہے میں تو یہ جانتا ہوں کہ کوئی شخص مومن اور مسلمان نہیں بن سکتا جب تک ابوبکر، عمر، عثمان علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کا سا رنگ پیدا نہ ہو وہ دنیا سے محبت نہ کرتے تھے بلکہ انہوں نے اپنی زندگیاں خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کی ہوئی تھیں (ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۲۶۰)

چنانچہ سیدنا حضرت امام الزمان علیہ السلام نے ایک ایسی جماعت کی بنیاد ڈالی جس نے سچ مچ دین کو دنیا پر مقدم کر رکھا ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے ہاں ! ایسے مسلمانوں سے جو حقیقی ایمان پر قائم ہونے کے ساتھ ساتھ اعمال صالحہ بجا لاتے ہیں خلافت کا حتمی وعدہ فرمایا ہے وہاں انہیں نصیحت فرمائی گئی ہے کہ جب خلافت کا نظام جاری ہو جائے تو تمہارا فرض ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے رہے نمازیں قائم کرو اور زکوٰۃ دو۔ سورہ نور کی اس آیت استخلاف سے اگلی آیت واقیموا الصلوٰۃ وآتوا الزکوٰۃ واطیعوا الرسول لعلکم ترحمون کی تفسیر بیان کرتے ہوئے سیدنا حضرت المصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"درحقیقت اقامۃ الصلوٰۃ بھی بغیر خلیفہ کے نہیں ہو سکتی اسی طرح اطاعت رسل بھی جس کا اس آیت میں ذکر ہے خلیفہ کے بغیر نہیں ہوسکتی کیونکہ رسول کی اطاعت کی اصل غرض یہ ہوتی ہے کہ سب کو وحدت کے رشتہ میں پرو دیا جائے۔ یوں تو صحابہ بھی نمازیں پڑھتے تھے اور آج کل مسلمان بھی نمازیں پڑھتے ہیں۔ صحابہ بھی حج کرتے تھے اور آج کل کے مسلمان بھی حج کرتے ہیں۔ پھر صحابہ اور آج کل کے مسلمانوں میں فرق کیا ہے یہی ہے کہ صحابہ میں ایک نظام کے تابع ہونے کی وجہ سے اطاعت کی روح حد کمال تک پہنچی ہوئی تھی چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں جب بھی کوئی حکم دیتے صحابہ اسی وقت اس پر عمل کرنے کے لئے کھڑے ہو جاتے لیکن یہ اطاعت کی روح آج کل کے مسلمانوں میں نہیں مسلمان نمازیں بھی پڑھیں گے، روزے بھی رکھیں گے، حج بھی کریں گے مگر ان کے اندر اطاعت کا مادہ نہیں ہوگا کیونکہ اطاعت کا مادہ نظام کے بغیر پیدا نہیں ہوسکتا۔ پس جب بھی خلافت ہوگی اطاعت رسول بھی ہوگی کیونکہ اطاعت رسول یہ نہیں کہ نمازیں پڑھو یا روزے رکھو یا حج کرو یہ تو خدا کے احکام کی اطاعت ہے اطاعت رسول یہ ہے کہ جب وہ کہے کہ اب نمازوں پر زور دینے کا وقت ہے تو سب لوگ نمازوں پر زور دینا شروع کر دیں اور جب وہ کہے کہ اب زکوٰۃ اور چندوں کی ضرورت ہے تو وہ زکوٰۃ اور چندوں پر زور دینا شروع کر دیں اور جب وہ کہے کہ اب جانی قربانی کی ضرورت ہے یا وطن کو قربان کرنے کی ضرورت ہے تو وہ جانیں اور اپنے وطن قربان کرنے کے لئے کھڑے ہو جائیں۔ غرض یہ تین باتیں ایسی ہیں جو خلافت کے ساتھ لازم و ملزوم ہیں اگر خلافت نہ ہوگی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری نمازیں بھی جاتی رہیں گی، تمہاری زکوٰۃ بھی جاتی رہے گی اور تمہارے دل سے اطاعت رسول کا مادہ بھی جاتا رہے گا۔ ہماری جماعت کو چونکہ ایک نظام کے تحت رہنے کی عادت ہے اور اس کے افراد اطاعت کا مادہ اپنے اندر رکھتے ہیں اس لئے اگر ہماری جماعت کے افراد کو آج اُٹھا کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں رکھ دیا جائے تو وہ اسی طرح اطاعت کرنے لگ جائیں گے جس طرح صحابہ اطاعت کیا کرتے تھے لیکن اگر کسی غیر احمدی کو اپنی بصیرت کی آنکھ سے تم اس زمانہ میں لے جاؤ تو تمہیں قدم قدم پر ٹھوکریں کھاتا ہوا دکھائی دے گا اور وہ کہے گا ذرا ٹھہر جائیں مجھے فلاں حکم کی سمجھ نہیں آئی......اسی طرح وہ بعض باتوں کا انکار کرنے لگ جائے گا۔"

اس حقیقت کا واشگاف الفاظ میں اعتراف کرتے ہوئے مشہور کالم نویس جناب شاہد فلاحی ہفت روزہ نئی دنیا کی ۱۱؍مارچ ۱۹۹۲ء کی اشاعت میں رقمطراز ہے:

"خلافت کے بغیر نہ تو دین غالب آسکتا ہے نہ عدل و انصاف کا قیام عمل میں آسکتا ہے نہ مشرکانہ نظام کا خاتمہ ہوسکتا ہے نہ نماز کا مکمل قیام ہوسکتا ہے، نہ زکوٰۃ کا پورا نظام نافذ ہوسکتا ہے، نہ نیکی فروغ پا سکتی ہے۔ نہ بُرائی ختم ہوسکتی ہے نہ جمعہ و عیدین کا انتظام ہوسکتا ہے۔ نہ اللہ کے رسول کی پوری اطاعت ہوسکتی ہے نہ مسلمانوں کی حالت درست ہوسکتی ہے۔ حلافت کے بغیر زندگی گزارنا جاہلیت ہے بلکہ جینا درست نہیں۔ خلافت کے بغیر اسلام اپاہج، لولا لنگڑا ہے۔"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سنت رسول کی پیروی میں نماز کی اہمیت و ضرورت بیان کرتے ہوئے موجودہ زمانہ میں مسلمانوں کی اسلامی عبادات سے روگردانی اور بے توجہی اور اسلامی عقائد سے انحراف کے اسباب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں کیونکہ اس میں حمد الٰہی ہے، استغفار ہے اور درود شریف ہے۔ تمام وظائف اور اوراد کا مجموعہ یہی نماز ہے اور اس سے ہر قسم کے ہم و غم دور ہوتے ہیں اور مشکلات حل ہوتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ذرا سا بھی غم پہنچتا تو آپ نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے اسی لئے فرمایا۔ الا بذکر اللہ تطمئنُ القلوب (الرعد) اطمنان اور سکینت قلب کے لئے نماز سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ نہیں۔ لوگوں نے قسم قسم کے ورد اور وظیفے اپنی طرف سے بنا کر لوگوں کو گمراہی میں ڈال رکھا ہے اور ایک نئی شریعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے مقابل پر بنا دی ہوئی ہے۔ مجھ پر تو الزام لگایا جاتا ہے کہ میں نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے مگر میں دیکھتا ہوں اور حیرت سے دیکھتا ہوں کہ انہوں نے خود شریعت بنائی ہے اور نبی بنے ہوئے ہیں اور دنیا کو گمراہ کر رہے ہیں۔ ان وظائف اور اوراد میں دنیا کو ایسا ڈالا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی شریعت اور احکام کو بھی چھوڑ بیٹھے ہیں۔ بعض لوگ دیکھے جاتے ہیں کہ اپنے معمول اور اوراد میں ایسے منہمک ہوتے ہیں کہ نمازوں کا بھی لحاظ نہیں رکھتے۔ میں نے مولوی صاحب (حضرت مولانا نورالدینؓ) سے سنا ہے کہ بعض گدّی نشین شاکت مت والوں کے منتر اپنے وظیفوں میں پڑھتے ہیں۔ میرے نزدیک سب وظیفوں سے بہتر وظیفہ نماز ہی ہے۔ نماز کو سنوار سنوار کر پڑھنا چاہئے اور سمجھ سمجھ کر پڑھو اور مسنون دُعاؤں کے بعد اپنے لئے اپنی زبان میں بھی دُعائیں کرو اس سے تمہیں اطمنان قلب حاصل ہوگا اور سب مشکلات خدا تعالیٰ چاہے گا تو اسی سے حل ہو جائیں گی۔ نماز یاد الٰہی کا ذریعہ ہے اسی لئے فرمایا: اقم الصلوٰۃ لذکری۔

(الحکم جلد ۷ نمبر ۲۰۔ ۳۱؍مئی ۱۹۰۳ء)

اب آخر میں پانچویں رجل فارس سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک اقتباس پر اس مضمون کو ختم کیا جاتا ہے۔ حضور پُرنور فرماتے ہیں:

"نمازوں کے حوالے سے میں ایک اور بات کہنا چاہتا ہوں ہمیشہ یاد رکھیں کہ خلافت کے ساتھ عبادت کا بڑا گہرا تعلق ہے اور عبادت کیا ہے؟ نماز ہی ہے۔ جہاں مومنوں سے دلوں کی تسکین اور خلافت کا وعدہ ہے وہاں ساتھ ہی اگلی آیت میں اقیموا الصلوٰۃ کا بھی حکم ہے۔ پس تمکنت حاصل کرنے اور خلافت سے فیض پانے کے لئے سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ نماز قائم کرو کیونکہ عبادت اور نماز ہی ہے جو خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والی ہوگی ورنہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اس انعام کے بعد اگر تم شکر گزار بنتے ہوئے میری عبادت کی طرف توجہ نہیں دو گے تو نافرمانوں میں سے ہوگے پھر شکر گزاری نہیں ناشکر گزاری ہوگی اور نافرمانوں کے لئے خلافت کا وعدہ نہیں ہے بلکہ مومنوں کے لئے ہے پس یہ انتباہ ہے ہر اس شخص کے لئے جو اپنی نمازوں کی طرف توجہ نہیں دیتا کہ نظام خلافت کے فیض تم تک نہیں پہنچیں گے۔ اگر نظام خلافت سے فیض پانا ہے تو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی تعمیل کرو کہ یعبدو ننی یعنی میری عبادت کرو اس پر عمل کرنا ہوگا پس ہر احمدی کو یہ بات اپنے ذہن میں اچھی طرح بیٹھا لینی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے اس انعام کا جو خلافت کی صورت میں جاری ہے فائدہ تب اٹھا سکیں گے جب اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہونگے.....فرمایا: دنیا کی ہر مملکت میں جہاں جہاں بھی احمدی آباد ہیں نماز کے قیام کی خاص طور پر کوشش کریں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ افراد جماعت اور خلیفۂ وقت کا دو طرفہ تعلق اس وقت مضبوط ہوگا جب عبادتوں کی طرف توجہ رہے گی اللہ تعالیٰ ہر ایک کو پاک نمونہ پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆

خلافت احمدیہ کے زیر سایہ

عظیم الشان خدمت انسانیت

(محمد ایوب ساجد نائب ناظر نشرو اشاعت قادیان)

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں بیان فرماتا ہے لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ مبارک تھا کہ آپؐ نے ساری عمر مخلوق خدا کی خدمت میں بسر فرمائی۔ آپؐ ہمیشہ بیواؤں، یتیموں، محتاجوں اور بیماروں اور بے کسوں کو سہارا دیا اور ان پریشان حال لوگوں کی خدمت اس طرح کی جس طرح کہ ایک مادر مہربان اپنی اولاد کی کرتی ہے۔

اسی رنگ میں رنگین ہونے کی تعلیم ہر مسلمان کو قرآن پاک دیتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام مخلوقات اللہ کی عیال ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوقات میں سے وہ شخص زیادہ پسند ہے جو اس کی عیال (مخلوق) کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اور ان کی ضروریات کا خیال رکھتا ہے۔

(مشکوۃ باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق)

امت مسلمہ بلا لحاظ مذہب و ملّت بنی نوع انسان کی خدمت بجالانے والی امت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو خیر امۃ کے فخر کے مقام پر فائز فرمایا ہے۔ اور قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کنتم خیر امۃ اخرجت للناس کہ اے مسلمانو! تم خیر امت ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں لوگوں کی خدمت اور اُن کو فائدہ پہنچانے کی غرض سے پیدا فرمایا ہے۔ مذہب اسلام کی دو عظیم کڑیاں ہیں ایک توحید کا قیام اور دوسرا مخلوق خدا کی خدمت۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمت خلق است‘‘

جب آپؑ نے خدائی منشاء سے جماعت کی بنیاد رکھی تو آپؑ نے جماعت میں داخل ہونے والے ہر فرد کے لئے ایک شرط یہ بھی مقرر فرمائی کہ

’’یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا‘‘

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے:

ترجمہ: اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی اور رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتا جو متکبر (اور) شیخی بگھارنے والا ہو۔‘‘ (سورۃ النساء آیت ۳۷)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نمونہ کے مطابق سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ہر لمحہ، ہر سانس اللہ تعالیٰ کے احکامات کی تعمیل اور خدمت انسانیت کے لئے وقف تھا۔ ایسے وقت میں آپؑ مبعوث ہوئے جبکہ ہر مذہب، ہر فرقہ، ہر تنظیم، ہر ادارہ سیاسی ہو یا مذہبی معاشی ہو یا معاشرتی ظلم و ستم کا گہوارا بنے ہوئے تھے۔ ایسے وقت میں آپؑ نے اصلاح کا علَم بلند فرمایا۔ خدمت انسانیت کے تعلق سے آپؑ نے فرمایا:

’’ہمارا یہ اصول ہے کہ کل بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ اگر ایک شخص ایک ہمسایہ ہندو کو دیکھتا ہے کہ اس کے گھر میں آگ لگ گئی ہے اور نہیں اُٹھتا کہ تا آگ بجھانے میں مدد دے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ مجھ سے نہیں ہے۔ (سراج منیر)

نیز فرمایا: ’’پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو، یاد رکھو کہ ہر شخص سے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو، ہمدردی کرو اور بلا تمیز ہر ایک سے نیکی کرو کیونکہ یہی قرآن شریف کی تعلیم ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد چہارم)

مخلوق خدا کی خدمت اور فلاح و بہبود کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک ایسی جماعت کی داغ بیل رکھی ہے جو ابتداء سے ہی مخلوق خدا کی خدمت اور خیر خواہی میں مصروف چلی آرہی ہے۔ چونکہ خلافت نبوت کا تتمہ ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ کی بنیاد جن اصولوں پر رکھی گئی ہے اُن میں سے ایک یہ بھی اصول ہے کہ بنی نوع انسان کی ہمدردی، فلاح و بہبود، ترقی، عروج کے لئے بلا کسی امتیاز اور جانبداری کے ایک لمحہ بھی ضائع نہ کیا جائے۔ ہمیشہ حق کا ساتھ دیا جائے اور خلوص نیّت سے تمام انسانیت کی خدمت بجالائی جائے۔ خلافت کے زیر سایہ عالمگیر جماعت احمدیہ دنیا کے گوشے گوشے میں منظم طور پر انفرادی رنگ میں بھی اور اجتماعی طور پر بھی خدمت انسانیت میں مصروف ہے۔ پس جہاں کہیں بھی بھوک نے انسانیت کو نڈھال کیا ہو۔ سیلاب نے تباہی مچائی ہو زلزلہ نے ویرانی ڈھائی ہو ملکی اور سیاسی تصادم نے خون بہایا ہو جہالت اور ناخواندگی نے دامن انسانیت کو چاک چاک کیا ہو، آگ اور فسادات نے قہر ڈالا ہو وہاں پر بنی نوع انسان کی خدمت کے پیش نظر خلافت احمدیہ کے پروانے والہانہ انداز میں خلافت کے زیر سایہ خدمت انسانیت میں پیش پیش نظر آئیں گے۔ اور خدمت انسانیت کی راہ میں یہ غلامانِ خلافت اپنی جانوں سے، اپنے مالوں سے، اپنے آرام سے بے پرواہ ہو کر میدان کارزار میں کود پڑتے ہیں اور دکھی انسانیت کا مداوا کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے خدمت انسانیت کے تعلق سے فرمایا:

’’ہر شخص کو اپنے اپنے محلّہ میں اپنے ہمسایوں کے متعلق اس امر کی نگرانی رکھنی چاہئے کہ کوئی شخص بھوکا تو نہیں اور اگر کسی ہمسایہ کے متعلق اسے معلوم ہو کہ وہ بھوکا ہے تو اس وقت تک اسے روٹی نہیں کھانی چاہئے جب تک وہ اس بھوکے کو نہ کھلالے۔‘‘ (الفضل ۱۱ر جون ۱۹۴۵ء)

ہمارے دل و جان سے پیارے آقا سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲ر ستمبر ۲۰۰۳ء میں مخلوق خدا کی خدمت بجا لانے کے تعلق سے جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

’’.....اگر ان کو تمہارے سے کچھ فائدہ پہنچ سکتا ہو تو ان کو ضرور فائدہ پہنچاؤ۔ اس سے اسلام کا حسین معاشرہ قائم ہوگا۔ ہمدردیٔ خلق اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو فائدہ پہنچانے کا وصف اور خوبی اپنے اندر پیدا کرلو گے اور اس خیال سے کرلو گے کہ یہ نیکی سے بڑھ کر احسان کے زمرے میں آتی ہے اور احسان تو اس نیت سے نہیں کیا جاتا کہ مجھے اس کا کوئی بدلہ ملے گا۔ احسان تو انسان خالصۃً اللہ تعالیٰ کی خاطر کرتا ہے۔ تو پھر ایسا حسین معاشرہ قائم ہو جائے گا۔‘‘

خلافت احمدیہ کا سو سالہ دور جو عظیم خدمت خلق پر محیط ہے جن کا ذکر کرنا اس مختصر مضمون میں ممکن ہی نہیں۔ خاکسار مثال کے طور پر چند ایک مثالیں بیان کرے گا جو کہ درج ذیل ہیں۔

خلافت احمدیہ اور خدمت خلق

حکیم الامت سیدنا حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت خلق سے کون واقف نہیں ہے۔ ہزاروں مریضوں کا مفت علاج فرمایا کرتے تھے بلکہ اکثر غرباء جو آپ کے پاس آتے تھے اور مفلوک الحال ہوتے تھے ان کی مالی مدد بھی فرمایا کرتے تھے۔ کبھی کسی سائل کو آپؓ نے خالی ہاتھ نہ جانے دیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو توفیق بھی عطا فرمائی تھی اس توفیق سے آپؓ نے جو غریبوں، مفلسوں، بے سہاروں، بے کسوں کی خدمت فرمائی وہ حیرت انگیز ہے۔

آپؓ کے مبارک دور میں ایک ادارہ دارالشیوخ کے نام سے قائم ہوا جس میں بوڑھوں، بے سہارا لوگوں اور لاچار افراد کو رکھ کر اُن کی خدمت کی جاتی رہی۔ ایک دارالیتامٰی بھی قائم تھا جہاں یتیموں کی فلاح و بہبود جاری تھی۔ یہ دونوں ادارے خلافت ثانیہ میں بھی قادیان میں خدمات انجام دیتے رہے۔ تاریخ احمدیت جلد ۳ صفحہ ۲۹۱ پر درج ہے کہ جنوری ۱۹۰۹ء میں خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یتامٰی اور مساکین کی اعانت کے لئے تحریک فرمائی جس کے لئے ۱۰۰ روپیہ آپؓ نے خود بھی عطا فرمایا۔

سیدنا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی افریقی قوم دنیا کی انسانیت سوز سلوک کا نشانہ بنی ہوئی تھی کئی تنظیمیں اور لوگ اس مفلوک الحال قوم کے لئے آگے آئے لیکن وہ تمام اس قوم کے لئے نقصان دہ ہی ثابت ہوئے کیونکہ وہ لوگ وہاں جا کر کمایا کرتے تھے اور افریقہ کی رقم باہر اپنے ملکوں میں خرچ کیا کرتے تھے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ نے اس مجبور و مظلوم قوم کے دکھ تکالیف، بیماریاں، درد و قلق جس میں یہ قوم مبتلا تھی دور کرنے کے لئے مختلف پروگرام شروع کئے۔ خلافت کے زیر سایہ سیدنا حضرت مصلح موعود رخلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک دور میں ہی قرآنی ہدایات کی روشنی میں جماعت احمدیہ نے اس مظلوم علاقہ میں خدمت انسانیت کا آغاز کیا۔ آپؓ کے دور خلافت میں خدمت انسانیت کے وہ وہ کام ہوئے جو دنیا کی تاریخ میں ایک اہم مقام رکھتے ہیں۔ بنی نوع انسان کے ظلموں کے خلاف آپؓ نے ہمیشہ آواز بلند فرمائی۔ آپؓ کی ان خدمات کا دائرہ صرف ہندوستان یا پاکستان تک ہی محدود نہ تھا بلکہ پوری دنیا میں آپؓ نے خدمت انسانیت کے وہ وہ کام سرانجام دیئے جن کا ذکر تاریخ میں پڑھ کر انسان حیرت میں پڑ جاتا ہے۔

دنیا بھر میں جہاں کہیں کوئی زلزلہ نے تباہی مچائی یا سیلاب نے آفت ڈالی یا ملکی ٹکراؤ سے انسانیت پر عذاب نما قہر برپا ہوا یا کسی بیماری نے ہلاکتوں کے دروازے کھول دیئے۔ سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ نے ان مصیبت زدگان کی امداد کے لئے جماعتی وفود بھجوائے اور اُن وفود نے اُن مصیبت زدگان کی ہر ممکن خدمت بجالائی۔

تقسیم ملک کے وقت جو انسانیت پر ایک عذاب نازل ہوا اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت المصلح الموعودؓ فرماتے ہیں:

’’.....دوسری طرف جو لوگ ارد گرد کے مقامات سے بھاگ بھاگ کر قادیان میں آئے ہم نے ان کی اتنی خاطر و تواضع کی کہ سارے ہندوستان میں اس کی مثال نہیں مل سکتی۔ ہم نے اپنے آدمیوں کو بھوکا رکھا اور ان کو کھانا کھلایا اور ایک دن تو ایسا آیا کہ ہم نے ساٹھ ہزار آدمیوں کو کھانا دیا۔ حالانکہ قادیان

کی کل سولہ ہزار کی آبادی تھی جس میں سے تیرہ ہزار احمدی تھے۔‘‘

مشرقی پاکستان جو کہ اب بنگلہ دیش کہلاتا ہے ۱۹۵۴ء میں سیلاب کی زد میں آیا لوگ خوراک، لباس اور رہائش سے محروم ہوگئے۔ اور بیماریوں نے آ ڈیرا ڈالا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے ان مصیبت زدگان کی ہر طرح کی مدد کی۔ جماعتی وفود وہاں بھجوائے۔

ڈھاکہ کے اخبار ملت نے اپنی ۲۸؍ستمبر ۱۹۵۴ء کی اشاعت میں لکھا:

’’...جماعت احمدیہ کے ریلیف ورک نے سیلاب زدہ لوگوں میں دس ہزار افراد کو ٹیکے لگائے اور ضروری ادویہ تقسیم کئے علاوہ ازیں یہ وفد نرسندی بازار کی صفائی کا کام بھی عوام کے ساتھ مل کر کر رہا ہے۔‘‘

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے دور مبارک میں جنگ عظیم کے بعد انفلوانزا کی وبا ظاہر ہوئی۔ اِس وباء میں بے لوث جماعتی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں:

’’.... ۱۹۱۸ء میں جنگ عظیم کا ایک نتیجہ انفلوانزا کی وبا کی صورت میں ظاہر ہوا جس نے گویا ساری دنیا میں پھیل کر اس تباہی سے بھی زیادہ تباہی مچادی جو جنگ کے میدان میں ہوئی تھی۔ ہندوستان میں بھی اس مرض کا سخت حملہ ہوا اور گو شروع میں اموات کی شرح کم تھی مگر کچھ عرصہ کے بعد اس کثرت سے موتیں ہونے لگیں کہ قیامت کا نمونہ سامنے آگیا۔ چونکہ جماعت احمدیہ کے فرائض میں ایک بات یہ بھی داخل ہے کہ وہ مخلوق کی خدمت کرے اس لئے ان ایام میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی ہدایت کے ماتحت جماعت احمدیہ نے نہایت شاندار خدمت انجام دی اور مذہب وملت کی تمیز کے بغیر ہر قوم اور طبقہ کے لوگوں کی تیمارداری اور علاج معالجہ میں نمایاں حصہ لیا۔ احمدی ڈاکٹروں اور احمدی طبیبوں نے اپنی آنریری خدمات پیش کر کے نہ صرف قادیان میں مخلوق خدا کی خدمت کا حق ادا کیا بلکہ شہر بہ شہر گاؤں بہ گاؤں پھر کر طبی امداد بہم پہنچائی اور عام والنٹیروں نے نرسنگ وغیرہ کی خدمت سرانجام دی اور غرباء کی امداد کے لئے جماعت کی طرف سے روپیہ اور خورونوش کا سامان بھی فراخ دلی کے ساتھ تقسیم کیا گیا۔‘‘

(بحوالہ سلسلہ احمدیہ صفحہ ۳۵۸-۳۵۹)

۱۹۳۴ء کے شروع میں بہار میں زلزلہ نے تباہی مچادی اس موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جماعت احمدیہ کو ہدایت فرمائی کہ وہ زلزلہ کے مصیبت زدگان کی بلا امتیاز مذہب وملت امداد کریں۔

انسانیت پر جب بھی کوئی قہر نازل ہوا جماعت احمدیہ نے بلا امتیاز مذہب وملّت انسانیت کی خدمت دامے درمے سخنے قلمے کی۔ چاہے وہ ہندوستان میں کچھ زلزلہ، اڑیسہ کا طوفان، سنامی کا قہر ہو یا زلزلہ کشمیر مظفر آباد ہو۔ یا بیرون ہندو پاک زلزلہ جاپان، ماریشس یا کسی اور جگہ تباہی آئی ہو تو آپ ملاحظہ کریں گے کہ جماعت احمدیہ کے خدام اپنے آقا خلیفۃ المسیح کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے پہلے امداد پہنچانے والوں میں نظر آئیں گے۔

بوسنین لوگوں کی مظلومیت اور بے بسی کو دیکھتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فرمایا:

’’احمدیوں کو میں اس سلسلہ میں دوبارہ یہ توجہ دلاتا ہوں کہ جو اطلاعیں مجھے مل رہی ہیں۔ اس کے مطابق ابھی تک اس قدر بے چینی کا پورا اظہار ہر جگہ نہیں ہوا۔ جو میں سمجھتا ہوں کہ ہونا چاہئے۔ جتنی زیادہ تکلیف ہے اس کا عشر عشیر بھی ابھی احمدیوں کو پتہ نہیں کہ کیا ہوگیا ہے اس لئے سارے یورپ کی جماعتیں اور مغرب کی جماعتیں جن تک میری آواز پہنچتی ہے ان کو میں توجہ دلاتا ہوں کہ خدا کے حضور آپ بری الزمہ تب ٹھہریں گے جب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل لے کر پھر بنی نوع انسان کی خدمت کریں گے ایسا دل لیکر جائیں گے جس کے اوپر خدا کے پیار کی نظریں پڑیں۔‘‘

نیز فرمایا:

’’پس آج مسلمانوں کو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کی ضرورت ہے اسی دل سے حقیقی، سچی ہمدردی کے چشمے پھوٹتے ہیں۔ ہر احمدی کو وہ دل اپنے سینے میں داخل کرنا چاہئے اور اس دل کے ساتھ بنی نوع انسان کی خدمت کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔‘‘

(خطبہ جمعہ ۲۰؍نومبر ۱۹۹۲ء)

جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے کہ افریقی مظلوم عوام کی خدمت کا سلسلہ حضرت مصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے وقت سے شروع ہوگیا تھا لیکن خلافت ثالثہ میں اس میں ایک حیرت انگیز توسیع ہوئی۔ ۱۹۷۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ مغربی افریقہ کے دورہ پر تشریف لے گئے۔ آپؒ گیمبیا میں مقیم تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے دل میں افریقی اقوام کی خدمت اور محبت کے لئے ایک زبردست تحریک پیدا فرمائی۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:

’’.....گیمبیا میں ایک دن اللہ تعالیٰ نے بڑی شدت سے میرے دل میں یہ ڈالا کہ تم کم از کم ایک لاکھ پونڈ ان ملکوں میں خرچ کرو اور اس میں اللہ تعالیٰ بہت برکت ڈالے گا۔‘‘

افریقہ کے دورہ سے واپسی پر ۱۴؍مئی کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ لندن تشریف لے گئے اور لندن میں قیام کے دوران آپؒ نے ’’نصرت جہاں ریزرو فنڈ‘‘ کا اعلان فرمایا۔ یورپ و افریقہ کے دورہ سے واپسی کے بعد پاکستان پہنچ کر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ۱۲؍جولائی ۱۹۷۰ء کے خطبہ جمعہ میں نصرت جہاں سکیم کا پس منظر اور لندن میں تحریک کے اعلان اور اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید ونصرت کا ذکر فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے نصرت جہاں سکیم کا منصوبہ بہت جلد مستحکم ہوا اور گیمبیا، غانا، سیرالیون، نائجیریا، آئیوری کوسٹ اور لائبیریا میں ہسپتال اور اسکول قائم ہوئے جو افریقی عوام کی خدمت کرنے میں شب و روز مصروف ہیں۔ ان کے نافع الناس ہونے کے ثبوت میں چند مشاہیر کی آراء پیش کرتا ہوں جماعت احمدیہ کی خدمت اور کامیابیوں سے متاثر ہوکر غانا کے صدر نے فرمایا:

’’جماعت احمدیہ اہل غانا کی جو خدمات بجا لارہی ہے حکومت اس سے اچھی طرح باخبر ہے۔ اس بناء پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم جماعت احمدیہ کے بے حد ممنون ہیں کہ اس نے اس ملک کی تعمیر و ترقی میں شریک ہوکر اہم کردار ادا کرنا ضروری سمجھا۔‘‘

(رسالہ گائیڈنس نومبر ۱۹۷۱ء)

سیرالیون مسلم کانگرس کے صدر اور ملک کے وزیر مملکت جناب مصطفیٰ سنوسی صاحب نے فرمایا:

’’میں ہمیشہ احمدیت کا مدّاح اور خیرخواہ رہا ہوں۔ بعض لوگ میری اس محبت اور عقیدت کو پسند نہیں کرتے۔ میں انہیں بتاتا ہوں کہ احمدیت ایک سچائی ہے اور سچائی کے لئے دن رات ہماری بےلوث خدمت کررہی ہے۔ (الفضل ۱۹؍اپریل ۱۹۸۰ء)

نیز فرمایا:

’’طبّ کے میدان میں جماعت احمدیہ کی خدمات آبِ زر سے لکھی جانی چاہئیں‘‘

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا:

’’نصرت جہاں سکیم کو اللہ تعالیٰ نے ایسی عظیم الشان کامیابی عطا کی ہے کہ ساری دنیا کے دماغ مل کر بھی اس کا تصوّر نہیں کرسکتے۔‘‘

(تقریر جلسہ سالانہ ۲۷؍دسمبر ۱۹۸۰ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کو خدمت انسانیت کا خیال کس قدر رہتا تھا۔ اس کے متعلق ایک واقع درج کیا جاتا ہے۔ ایک بار آپؒ بیرون ملک دورہ پر تشریف لے گئے تھے کہ مشرقی پاکستان سیلاب کی مصیبت سے دوچار ہوا۔ آپؒ نے کوپن ہیگن سے جماعت کو ارشاد فرمایا:

’’پاکستان کی سلامتی اور سیلاب زدگان کی امداد کے لئے ہر ممکن کوشش کرتے رہیں۔‘‘ (حیات ناصر)

افغانستان میں جب روس اور امریکہ کی معرکہ آرائی ہورہی تھی اور لاکھوں انسانی جانیں ضائع ہوئیں۔ ان حالات میں بڑی کثرت سے افغان مظلوم اپنا وطن چھوڑ کر پاکستان میں پناہ گزین ہوگئے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ان پناہ گزینوں کے لئے ان مہاجرین کیمپوں میں ڈسپنسری کا انتظام کروایا اور جماعت نے شدید مخالفت کے باوجود اِس خدمت کو انجام دیا۔

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے دور میں کثرت سے خدمت خلق کے راستے وسیع تر ہوتے گئے۔ آپؒ کی دوربین نگاہیں پورے عالمِ انسانیت کے مظلومین کی خدمت میں لگی ہوئی تھیں اسی غرض سے آپ کے مقدس دور میں ہیومینٹی فسٹ ادارہ خدمت خلق کے لئے قائم ہوا اور اس کو رجسٹرڈ کرایا گیا اور اس کی انتظامیہ کا مرکز لندن میں ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف ممالک میں اس ادارہ نے خدمت خلق کی بہت عمدہ خدمت بجالائی ہے اور یہ ادارہ مسلسل خدمت خلق میں مصروف العمل ہے۔ اس کی خدمت کا دائرہ پوری دنیا کے مظلومین کی خدمت بجالانے پر مامور ہے۔ عراقی اعوام کی مالی امداد کے تعلق سے حضورؒ نے فرمایا:

’’عراق جنگ کے متعلق لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ احمدیوں کو کیا کرنا چاہئے۔ تو ایک تو احمدیوں کو مالی امداد اپنی ایمنسٹی کے ذریعہ ضرور بھجوانی چاہئے کیونکہ بہت مصیبت میں لوگ مبتلا ہیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ ۴؍اپریل ۲۰۰۳ء)

جاپان میں آنے والے زلزلہ سے متعلق آپؒ نے فرمایا:

’’میں جماعت کو عمومی طور پر دعا کی تحریک کرنا چاہتا ہوں۔ جاپان کا حالیہ زلزلہ بہت ہی بھیانک اثرات کا موجب ہے‘‘۔

نیز جاپان کی جماعت احمدیہ کو مخاطب کر کے فرمایا:

’’آپ کی مالی توفیق تھوڑی ہے مگر جتنی بھی ہے دیتے چلے جائیں۔‘‘

(ارشادات بیان فرمودہ ۴-۵؍فروری ۱۹۹۵ء)

سیرالیون کے مسلم یتامیٰ و بیوگان کی خدمت کے تعلق سے فرمایا:

’’ہمارے پاس اس وقت بہت سے خدمت کے ایسے میدان خالی پڑے ہیں جہاں یتامیٰ اور بیوگان کی خدمت کو پہلے سے زیادہ بڑھانے کی ضرورت ہے۔ افریقہ میں مثلاً سیرالیون جو بکثرت مظالم ہوئے ہیں ان کے نتیجہ میں بعضوں کی ٹانگیں کاٹی گئیں... مگر میں جماعت کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں اور افریقہ کی دوسری جماعتوں کو بھی کہ یتیم اور بیوگان کا جہاں تک مسئلہ ہے تو یہ ایک عام شکایت ہوگئی ہے۔... تو جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ مسلمان ہیں، سردست اگر مسلمانوں کی ذمہ داری کرنے کی جماعت کوشش کرے تو یہ بھی اگرچہ ہماری توفیق سے بہت زیادہ کام ہے لیکن اگر محض للہ یہ کام کریں تو میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہماری توفیق بڑھاتا چلا جائے گا۔ (خطبہ جمعہ ۲۹؍جنوری ۱۹۹۹ء)

افریقہ کے فاقہ زدہ انسانیت کے تعلق سے آپؒ نے فرمایا:

’’میں نے جب عالم اسلام کے موجودہ حالات پر غور کیا تو میری توجہ افریقہ کے ان بھوکوں کی طرف مبذول ہوئی جو وسیع علاقوں میں جو کہ ملکوں میں پھیلے پڑے ہیں۔ ابی سینا میں بھی، صومالیہ میں بھی، سوڈان میں بھی، چاڈ میں بھی بہت سے ممالک میں کثرت کے ساتھ انسانیت بھوک سے مر رہی ہے۔....پس میں نے فیصلہ کیا ہے کہ دس ہزار پونڈ جو ایک بہت معمولی قطرہ ہے جماعت کی طرف سے افریقہ کے بھوک سے فاقہ کش ممالک کے لئے پیش کروں۔...‘‘

(خطبہ جمعہ ۱۸؍جنوری ۱۹۹۱ء)

غریب و نادار بچیوں کی شادی کے لئے مریم فنڈ کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

’’....میں شکر نعمت کے طور پر اپنی والدہ مرحومہ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں....اب ان کی یاد میں۔ ان کے احسان کا بدلہ اتارنے کے لئے، احسان کا بدلہ تو نہیں اتارا جا سکتا مگر ان کی روح کو ثواب پہنچانے کی خاطر، میں یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ جو بھی بیٹیاں بیاہنے والے ہیں اور غربت کی وجہ سے ان کو کچھ دے نہیں سکتے....جن کی بیٹیاں بیاہنے والی ہیں اور انہیں مدد کی ضرورت ہے۔ حسب توفیق میں اپنی طرف سے بھی کچھ ان کو پیش کرتا ہوں....اگر میرے اندر توفیق نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدا تعالیٰ کی جماعت غریب نہیں ہے۔ بہت روپیہ ہے جماعت کے پاس۔ تو انشاء اللہ جماعت کے کسی فنڈ سے ان کی مدد کر دی جائے گی مگر ان کو توفیق مل جائے گی کہ ان کی بیٹیاں خیر و خوبی کے ساتھ اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوں۔‘‘

(خطبہ جمعہ ۲۱؍فروری ۲۰۰۳ء)

ہزاروں ایسی غریب و نادار بچیوں کی امداد آج تک جماعت کے ذریعہ سے ہوتی ہے اور یہ سلسلہ امداد جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

اکتوبر ۱۹۸۲ء کو جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے مسجد سپین کا افتتاح فرمایا تو آپؒ نے اس موقعہ پر جماعت کو ایسے افراد کے تعلق سے تحریک فرمائی کہ جو بے گھر اور بے سہارا ہیں۔ چنانچہ آپؒ نے جماعت کو متوجہ فرمایا کہ خدا کے گھر کی تعمیر کے ساتھ ایسے افراد کو بھی چھت مہیا کرنے کے اقدام ہونے چاہئیں جو کہ بے گھر ہیں۔ اور اس غرض سے آپ نے ایک تحریک خدمت انسانیت کی غرض سے جماعت کے سامنے رکھی اور اس کا نام بیوت الحمد رکھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے ایسے والہانہ انداز میں اس خدمت کو انجام دیا اور دے رہی ہے کہ ربوہ اور قادیان میں ہزاروں کو گھر مل گئے اور پوری دنیا میں انسانیت کی خدمت اسی پہلو سے انجام دی جا رہی ہے۔

خلافت خامسہ کے مبارک دور میں جہاں ہمارے دل و جان سے پیارے آقا سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت کی تعلیم و تربیت، تبلیغ اسلام و احمدیت اور جماعتی ترقی کو چار چاند لگا رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اِن میدانوں میں جماعت دن دُگنی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے وہاں خدمت انسانیت کے میدان میں بھی آپ نے مظلوم انسانیت کے لئے خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے فضل و احسان کے وہ دریا بہا دیئے جو ہر طبقۂ انسان کی خدمت میں شب و روز مصروف العمل ہیں۔ انسانیت کی خدمت کی وہ تحریکات جو آپ سے پہلے خلفاء کرام نے جاری فرمائی تھیں آپ کے مبارک دور میں وہ تحریکات مزید وسعت اختیار کر چکی ہیں۔

افریقہ کے بھوکوں، فسادات کے متاثرین، سیلاب زدگان، زلزلوں کے متاثرین، تعلیم میں پچھڑے لوگوں، قحط زدگان، یتیموں، مسکینوں، بیوگان اور نادار لوگوں کے دکھوں کا مداوا کرنے میں حضور پُر نور کے غلام آپ کے ارشادات کی تعمیل میں اکناف عالم میں سرگرمِ عمل ہیں۔

خدمت انسانیت کی تحریک کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

’’....جماعتی سطح پر یہ خدمت انسانیت حسب توفیق ہو رہی ہے۔ مخلصین جماعت کی خدمت خلق کی غرض سے اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے، وہ بڑی بڑی رقوم بھی دیتے ہیں جن سے خدمت انسانیت کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے افریقہ میں بھی اور ربوہ اور قادیان میں بھی واقفین ڈاکٹر اور اساتذہ خدمت بجا لا رہے ہیں۔ لیکن میں ہر احمدی ڈاکٹر، ہر احمدی ٹیچر اور ہر احمدی وکیل اور ہر وہ احمدی جو اپنے پیشے کے لحاظ سے کسی بھی رنگ میں خدمت انسانیت کر سکتا ہے، غریبوں اور ضرورتمندوں کے کام آ سکتا ہے، ان سے یہ کہتا ہوں کہ وہ ضرور غریبوں اور ضرورت مندوں کے کام آنے کی کوشش کریں۔ تو اللہ تعالیٰ آپ کے اموال و نفوس میں پہلے سے بڑھ کر برکت عطا فرمائے گا انشاء اللہ۔ اگر آپ سب اس نیت سے یہ خدمت سرانجام دے رہے ہوں کہ ہم نے زمانے کے امام کے ساتھ ایک عہد بیعت باندھا ہے جس کو پورا کرنا ہم پر فرض ہے تو پھر دیکھیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور برکتوں کی کس قدر بارش ہوتی ہے جس کو آپ سنبھال بھی نہیں سکیں گے۔‘‘

(الفضل انٹرنیشنل ۷؍نومبر ۲۰۰۳ء)

شمالی پاکستان اور کشمیر میں زلزلہ سے متاثرین کے لئے آپ نے ارشاد فرمایا:

’’...گو کہ اس زلزلہ کے بعد سے فوری طور پر ہی افراد جماعت بھی اور جماعت احمدیہ پاکستان بھی اپنے ہم وطنوں کی جہاں تک ہمارے وسائل ہیں، مصیبت زدوں کی مدد کرنے کی کوشش کر رہی ہے لیکن میں پھر بھی ہر پاکستانی احمدی سے یہ کہتا ہوں، ان کو یہ توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ ان حالات میں جبکہ لاکھوں افراد بے گھر ہو چکے ہیں۔ کھلے آسمان تلے پڑے ہوئے ہیں حتّی المقدور ان کی مدد کریں۔ جو پاکستانی احمدی باہر کے ملکوں میں ہیں ان کو بھی بڑھ چڑھ کر لوگوں کی بحالی اور ریلیف کے کام میں حکومت پاکستان کی مدد کرنی چاہئے۔...‘‘

(خطبہ جمعہ ۱۴؍اکتوبر ۲۰۰۵ء)

ہیومینٹی فرسٹ (Humanity First) کو دنیا بھر میں فعال بنانے کی غرض سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

’’ہیومینٹی فرسٹ ایک ادارہ ہے جو باقاعدہ رجسٹرڈ ہے اور اس کی مرکزی انتظامیہ لندن میں ہے۔ لندن سے باقاعدہ مینیج (Manage) کیا جاتا ہے۔ افریقہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مرکزی ادارہ ہے۔ مختلف ممالک میں اس نے بہت کام کیا ہے۔ جرمنی کے علاوہ۔ جرمنی میں یہ اس طرح فعال نہیں ہے۔ فعال اس لئے نہیں کہ بعض معاملات میں انہوں نے زیادہ آزاد ہونے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے میں یہاں امیر صاحب کو اس کا نگران اعلیٰ بناتا ہوں اور وہ اب اپنی نگرانی میں اس کو Reorganize کریں۔ چیئرمین اور تین ممبران کمیٹی بنائیں اور پھر جس طرح باقی ممالک میں انسانیت کی خدمت کر رہے ہیں یہ بھی کریں۔ لیکن مرکزی ہدایت کے مطابق کیونکہ مرکزی رپورٹ کے مطابق بھی یہاں کی ہیومینٹی فرسٹ کی انتظامیہ کا تعاون اچھا نہیں تھا۔ بار بار توجہ دلانے پر اب بہتری آئی ہے لیکن مکمل نہیں تو یہ بھی اطاعت کی کمی ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ خلیفۂ وقت سے براہ راست رابطہ ہو جائے تو باقی نظام سے جو مرضی سلوک کرو کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ غلط تأثر ہے۔ ذہنوں سے نکال دیں اگر کوئی دقّت اور مشکل ہو کسی انتظام کو چلانے میں تو آپ خلیفۂ وقت کو بھی خط لکھ سکتے ہیں لیکن بہرحال متعلقہ امیر کو اس کی کاپی جانی چاہئے لیکن براہ راست کسی قسم کا خود قدم اُٹھانے کی اجازت نہیں ہے۔

(خطبہ جمعہ ۲۷؍اگست ۲۰۰۴ء)

دنیا میں مسلمان تعداد کے لحاظ سے دوسرے نمبر پر ہیں۔ کروڑوں کی تعداد، پچاس سے زائد ملکوں کی حکومتوں کے مالک ہیں لیکن انسانیت پر خاص طور پر مسلمانوں پر جو ظلم و تشدد ہو رہا ہے اُس بے نیاز ہی ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ مبارکہ کو بھی بھلائے بیٹھے ہیں باوجودیکہ خلفاء احمدیت ان مسلمان مشاہیر و حکمران کو متنبہ فرماتے رہے لیکن مسلمان حکومتیں تک مسلمانوں پر ظلم دیکھ کر ایسی چُپّی سادھے ہیں کہ ٹس سے مس نہیں ہو رہے۔ غیر مسلم دنیا اِن کے اس غلط کردار سے آہستہ آہستہ اسلام سے ہی بدظن ہوتی جا رہی ہے۔

پس اے احمدی جیالو! آج یہ عظیم ورثہ خلافت کے زیر سایہ ہمارے حصہ میں آیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہم سے محبت کرنے والا، ہمارے دکھ کو محسوس کرنے والا، ہمارے دکھ کو دور کرنے والا، ہمارے لئے دُعا کرنے والا باپ بھی عطا فرمایا ہے۔ آج کسی بھی کامیابی کا سہرا خلیفۂ وقت سے محبت، عقیدت اطاعت اور آپ کی غلامی میں مضمر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ تا اسوہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خدمت خلق کے تعلق سے دنیا میں اپنی پوری شان کے ساتھ زندہ ہو اور اس کی زندگی ہی اِن کروڑوں مسلمانوں کو احساس دلا سکتی ہے جو امت کے حالات سے خواب غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

وباللہ التوفیق

☆☆☆☆☆

اُمّتِ مسلمہ اور تمنائے خلافت

عبدالمومن راشد استاذ جامعہ احمدیہ قادیان

آیت استخلاف میں خدا تعالیٰ نے اس نظام کا ذکر فرمایا ہے جس کا سربراہ وہ خود ہی مقرر فرماتا ہے۔ اسی نظام کا دوسرا نام نظام خلافت ہے جو نبی کی وفات کے بعد قائم کیا جاتا ہے اور اُس وقت تک قائم رہتا ہے جب تک ایمان لانے والے اعمال صالحہ بجالاتے رہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

''اگر تم دیکھ لو کہ خدا کا خلیفہ زمین میں موجود ہے تو اس سے وابستہ ہو جاؤ۔ اگرچہ تمہارا بدن تار تار کر دیا جائے اور تمہارا مال لوٹ لیا جائے۔'' (مسند احمد بن حنبل)

چنانچہ اِس عظیم الشان نعمتِ خداوندی کی عظمت و اہمیت اور ضرورت کا احساس نہ صرف عوام الناس کو ہے بلکہ علماء امّت اور منکرین اسلام کے علاوہ مسلم حکمران بھی گاہے بگاہے اپنی تحریروں اور تقریروں میں اظہار کرتے رہتے ہیں اور دل کی گہرائیوں سے قیام خلافت کی تمنا رکھتے ہیں۔ اسی سلسلے میں چند مسلم علماء و مفکرین کی آراء ملاحظہ ہوں:

مولانا ابوالکلام آزاد فرماتے ہیں:

''تمام لوگ کسی ایک صاحب علم و عمل مسلمان پر جمع ہو جائیں اور وہ ان کا امام ہو وہ جو کچھ تعلیم دے، ایمان و صداقت کے ساتھ قبول کریں۔ قرآن و سنّت کے ماتحت جو کچھ احکام ہوں ان کی بلا چوں و چرا تعمیل و اطاعت کریں۔ سب کی زبانیں گونگی ہوں۔ صرف اُسی کی زبان گویا ہو۔ سب کے دماغ بیکار ہو جائیں صرف اسی کا دماغ کارفرما ہو۔ لوگوں کے پاس نہ زبان ہو، نہ دماغ صرف دل ہو جو قبول کرے۔ صرف ہاتھ پاؤں ہوں جو عمل کریں۔ اگر ایسا نہیں تو ایک بھیڑ ہے ایک انبوہ ہے جانوروں کا ایک جنگل ہے، کنکر پتھر کا ایک ڈھیر ہے مگر نہ تو ''جماعت'' نہ ''قوم'' نہ ''اجتماع''۔ اینٹیں ہیں مگر دیوار نہیں۔ کنکر ہیں مگر پہاڑ نہیں قطرے ہیں گردریا نہیں، کڑیاں ہیں جو ٹکڑے ٹکڑے کر دی جا سکتی ہیں۔ مگر زنجیر نہیں ہے جو بڑے بڑے جہازوں کو گرفتار کر لے سکتی ہے۔''

(مسئلہ خلافت صفحہ ۳۱۴ مطبوعہ اعتقاد پبلشنگ ہاؤس دہلی)

شاعر مشرق علامہ اقبال نے خلافت کو دوبارہ واپس لانے کی تمنا کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے:

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تنسیخ خلافت کی سزا بھگت رہے ہیں

فروری ۱۹۷۴ء میں مسلم سربراہان کی کانفرنس کے موقع پر مولانا عبدالماجد دریابادی ایڈیٹر ''صدق جدید'' نے ''خلافت کے بغیر اندھیرا'' کے عنوان کے تحت لکھا:

''اتنے تفرق اور تشتت کے باوجود کبھی بھی کسی کا ذہن اس طرف نہیں جاتا کہ عراق کا منہ کدھر، شام کا رخ کس طرف ہے، مصر کدھر اور حجاز و یمن کی منزل کونسی ہے اور لیبیا کی کونسی۔ ایک خلافت اسلامیہ آج ہوتی تو اتنی چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں میں آج مملکت اسلامیہ کیوں تقسیم در تقسیم ہوتی۔ ایک اسرائیل کے مقابل سب کی الگ الگ فوجیں کیوں لانا پڑتیں۔ ترک اور دوسرے فرمانروا آج تک تنسیخ خلافت کی سزا بھگت رہے ہیں اور خلافت کو چھوڑ کر قومیتوں کا جو افیون شیطان نے کان میں پھونک دیا وہ دماغوں سے نہیں نکلتا۔''

(صدق جدید یکم مارچ ۱۹۷۴ء)

نظام خلافت قائم نہیں کیا

پاکستان کا ایک ریٹائر جج A. R. Chengige بعنوان ''ایک ریٹائر جج ملزم کے کٹہرے میں'' کے عنوان سے لکھتا ہے:

''تم نے پاکستان کے قیام کی جدوجہد کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ سے عہد کیا تھا کہ پاکستان میں تم اپنی زندگی قرآن و سنت کے مطابق گزارو گے اور خلافت قائم کرو گے مگر پاکستان بنتے ہی تم نے اس عہد کو فراموش کر دیا اور آج تک نظام خلافت قائم نہیں کیا۔'' (نوائے وقت ۳۱؍اکتوبر ۱۹۷۷ء)

عالم اسلام خلافت سے محروم ہے

مولانا ابوالحسن ندوی نے لکھا:

''اس وقت عالم اسلام خلافت کے اس ضروری ادارے اور اس مبارک نظام سے محروم ہے۔ جس کے قیام کے مسلمان مکلّف بنائے گئے تھے اور جس سے محرومی کا جرمانہ وہ مختلف شکلوں میں ادا کر رہے ہیں۔

(تعمیر حیات لکھنؤ)

کاش خلافت علی منہاج نبوت کا نظارہ نصیب ہو جائے

لاہور سے نکلنے والے اخبار تنظیم اہل حدیث نے ۱۲؍ستمبر ۱۹۶۹ء کی اشاعت میں بہ حسرت لکھا تھا کہ اگر زندگی کے ان آخری لمحات میں ایکدفعہ پھر خلافت علی منہاج نبوت کا نظارہ نصیب ہو گیا تو ہو سکتا ہے کہ ملّت اسلامیہ کی بگڑی سنور جائے اور روٹھا ہوا خدا پھر سے من جائے اور بھنور میں گھری ہوئی ملت اسلامیہ کی ناؤ شاید کسی طرح اُس کے نرغہ سے نکل کر ساحل عافیت سے ہمکنار ہو جائے۔ ورنہ قیامت میں ہم سب سے خدا پوچھے گا کہ دنیا میں تم نے ہر ایک اقتدار کے لئے راہ ہموار کی کیا اسلام کے غلبہ کے لئے بھی کچھ کیا......؟

دور حاضر میں خلافت کی اہمیت و ضرورت پر علماء کرام اور مفکرین اسلام نہ صرف مضامین بلکہ کتابیں تک لکھ چکے ہیں اور اس امر پر سیر حاصل بحث کی ہے کہ امت محمدیہ کی مشکلات کا حل اور آپسی اتحاد و اخوت اسلامی کا موجب صرف اور صرف خلافت ہی ہے۔

ایک واجب الاطاعت امام کی ضرورت و اہمیت

ہفتہ روزہ ترجمان دہلی ۱۸؍فروری ۱۹۹۴ء کا ایک نوٹ بعنوان ''خیر اُمت سے فریاد'' سے ملاحظہ فرمائیں:

''برادران اسلام کیا آپ کو یاد بھی ہے کہ ہماری زندگی کا پروگرام کیا ہے۔ عالمگیر اسلام نے خیر الانام کی خیر الامت کا بہترین پروگرام مرتب کیا ہے۔ یہ ایسی اور قابل غور چیز ہے جس سے کسی سلیم الفطرت انسان کو جس نے بصدق دل کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ پڑھا ہے قطعاً انکار نہیں کر سکتا لیکن کیا عرض کروں۔

اس نقطہ نگاہ سے مسلم بھائیوں کے عملی کارنامے مقصد ضرورت سے کوسوں دور ہیں جاہل حضرات سے آگے گذر کر دَور حاضر کے امراء، فقرا، علماء، راہنمائے امت جن کو خداداد نعمت پر کچھ ناز بھی ہے۔ اگر ان کے رویے کو توجہ قلب سے دیکھا جائے تو وہ بھی حقیقی پروگرام کے عامل شاذ و نادر ہی نظر آئیں گے۔ کاش کہ یہ مقتدر حضرات امت محمدیہ کے راہنما صرف رضا مولا کے لئے متفق اور متحد ہو کر اسی چیز کی طرف اپنی اپنی دوڑ دھوپ کی توجہ فرماتے تو نتیجہ یہ ہوتا کہ ۲۵ کروڑ شتر بے مہار مسلمان ہند کی باگ ڈور کا ذمہ دار، سپہ سالار ایک ہوتا اور اسلام ہند کی تبلیغ و تنظیم اور بیت المال کا مرکز واحد ہوتا۔ ہندوستان میں ۲۵ کروڑ مسلمان ہی نہیں بلکہ تمام کرۂ ارض کے مسلمانوں کے وجود سے بھرپور ہوتا تبھی تو مسلمانوں کی تعلیم، تبلیغ، تنظیم بیت المال کی مرکزی حیثیت ایک خلیفۂ اسلام کے زیر سایہ ہوتی کیونکہ اس میں مسلم اور اسلام کا انتہائی عروج اور کامیابی کا راز تھا۔ غور کا مقام ہے مسلمانوں کا خدا لائق عبادت اور قانونی کتاب قرآن شریف اور قبلہ اور دین اسلام اور پیشوا خاتم النبیین نبی ایک ہو تو یہ ناممکن امر ہے کہ اسلام کی تعلیم تبلیغ تنظیم اور بیت المال کا مرکز واحد نہ ہو۔ مسلمانوں کی پراگندہ کوششیں قابل شرم ہیں۔ اب ہماری ذلّت و گمنامی کا جو حال ہے۔ اُس کا بھی سبب یہی ہے کہ ہندوستان کے موجودہ دور کے مسلمانوں نے خصوصًا امت مرحومہ کے ناخلف پیشواؤں نے قرآنی احکامات کی طرف سے روگردانی اور بے اعتنائی اختیار کی جس کا نتیجہ اظہر من الشّمس ہے۔

ہمارے پاس نہ سلطنت ہے، نہ تجارت ہے، نہ ملازمت ہے، نہ علم و عمل ہے، نہ سامان حرب ہے، نہ اتحاد وملت ہے اب بھی وقت ہے کہ خواب غفلت سے بیدار ہو جاؤ اپنی اپنی مامن مانی چھوڑ دو۔ متفق و متحد ہو کر پروگرام اسلامی کے مظہر و مترجم بن جاؤ اور خادم اسلام بن کر اعلائے کلمۃ الحق کے لئے لفظ اسلام کے نیچے جمع ہو جاؤ۔''

مولانا عنظریف شہباز ندوی صاحب اپنے مضمون ہفتہ روزہ ''نئی دنیا'' ۴؍مارچ ۱۹۹۷ء صفحہ ۲ پر خلافت کی حقانیت اور ضرورت پر زور دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

''خلافت اُس نظام کا نام ہے جسے خالق کائنات کے احکامات کے مطابق اُس کے فرمانبردار بندے چلائیں گے۔ گویا اصل حکمران خالق کائنات ہی ہے۔ قانون اور حکم بھی اُسی کا چلے گا اور فرمانبردار بندہ اُس کی نیابت اور قائمقامی کرتے ہوئے اُس نظام کو چلائے گا اس لئے وہ خلیفہ کہلاتا ہے۔

مخالفین خلافت کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ کبھی آپ نے غور کیا کہ بغیر خلافت کے کیا حدود اللہ کا نفاذ ممکن ہے۔ چور کا ہاتھ کاٹا جا سکتا ہے زانی کو سنگسار کیا جا سکتا ہے۔ شرابی کو درّے لگائے جا سکتے ہیں؟ ناپ تول میں کمی کرنے والوں کا احتساب ممکن ہے؟ اور اس سے آگے بڑھ کر پوچھتا ہوں کہ کیا ارکان اسلام خواہ نماز ہو زکوٰۃ ہو کچھ معیاری شکل میں انجام پا سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ خلافت ختم ہوئی تو زکوٰۃ کا اجتماعی نظام اور اُس کے مطلوبہ فوائد ختم نہیں ہو گئے۔ اسی طرح دشمنان اسلام کو نیست و نابود کرنے کے لئے امت کو جس مرکزیت کی ضرورت ہے کیا وہ خلافت کے علاوہ کسی اور شکل میں حاصل ہو سکتا ہے اور سب سے بڑھ کر فساد فی الارض کا خاتمہ اور عدل و انصاف کا قیام کیا کسی اجتماعی قوت کے بغیر ممکن ہے جب آپ ان پہلوؤں سے آپ غور کرینگے تو لامحالہ اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ خلافت کے بغیر اسلام ادھورا رہ جاتا ہے بلکہ نعوذ باللہ لنگڑا بن جاتا ہے اور اُس کے اپنی مکمل شکل میں جلوہ گر ہونے کے لئے خلافت علی منہاج النبوت کا قیام انتہائی ضروری ہے۔ ....خلیفہ کا انتخاب صرف صحابہ پر ہی لازم نہ تھا بلکہ قیامت تک مسلمانوں پر لازم ہے۔ چنانچہ شاہ ولی اللہؒ نے ازالہ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء میں صراحت فرمائی ہے کہ قیامت تک مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے کہ ایسے خلیفہ کا تقرر کریں جس کے اندر خلافت کی شرائط موجود ہوں۔ (صفحہ: ۳) اس وقت جتنی اسلامی تحریکات چل رہی ہیں ان میں سے کون خلافت کی منکر ہے۔ خواہ دنیا کے کسی گوشے میں وہ تحریکیں چل رہی ہوں...جمیعۃ العلماء ہند کا ابتدائی دستور اٹھا کر دیکھئے اس کے اندر صاف صاف خلافت کی بات کہی گئی ہے۔

(ہفتہ روزہ نئی دنیا ۶ تا ۱۰؍مارچ ۱۹۹۷ء)

قارئین! مختلف علماء دین دانشور مفکرین اور سرکردہ احباب کی مندرجہ بالا تحریرات و قلبی جذبات سے یہ حقیقت عیاں ہوتی ہے کہ دنیائے اسلام میں دین حق کی سربلندی، قیام شریعت اسلامیہ اور اتحاد بین المسلمین وسالک کے لئے نظام آسمانی خلافت ہی واحد ذریعہ اور بنیادی اساس ہے۔

مسلم دنیا کے انہی جذبات و افکارات کے پیش نظر مختلف مسلم ممالک میں علماء دین سربراہان مملکت اور مشائخ نے قیام خلافت کے لئے عملی اقدامات بھی اٹھاتے رہے اور اس مقدس روحانی منصب پر بزور تیر و تفنگ کبھی خود اور کبھی دوسرے کو کھڑا کرنے کی سرتوڑ کوشش کرتے رہے ہیں۔ قریبًا ۱۲۵ سالوں میں اس سلسلہ میں کی گئی مساعی کا مختصر تذکرہ ملاحظہ فرمائیں۔

سوڈان میں مہدی ہونے کا دعویٰ

۱۸۸۱ء میں سوڈان کے ایک شخص محمد احمد نے ۳۳ برس کی عمر میں مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور اپنے پیروؤں کو انصار مدینہ کا نام دیا اور تُرک و مصر اور مسلم حکومتوں کے خلاف جہاد کا نعرہ بلند کیا۔ محمد احمد کی فوج خرطوم پر قابض ہو گئی لڑائی کے دوران مصری فوج کا انگریزی کمانڈر مارا گیا۔ خرطوم کی فتح کو نام نہاد مہدی

نے معجزہ قرار دیا لیکن جلد ہی قضاء نے اٹھا لیا۔ محمد احمد نے اپنی تحریک کے پرچم پر کلمہ طیبہ مہدی خلیفہ رسول اللہ اور نصر من اللہ و فتح قریب آیت قرآنی لکھوائی تھی۔ ۱۸۸۵ء میں یہ جھنڈ انگریزوں کے ہاتھ لگا۔ اس کی تصویر کتاب میں محفوظ ہے۔ باپ کی وفات کے بعد ان کا بیٹا عبداللہ خلیفہ بنا لیکن ۱۸۹۸ء میں لارڈ کچز کی فوج سے لڑتے ہوئے مع اپنے ساتھیوں کے مارا گیا۔ اس طرح منشاء الٰہی کے خلاف مدعی مہدی اور اُس کا خود ساختہ خلیفہ کیفر کردار کو پہنچ گئے۔ اور جھوٹی مہدویت وخلافت کا خاتمہ ہوگیا۔

سرزمین حجاز میں انگریزوں کی مدد سے قیام خلافت کی کوشش مذکورہ مہدی اور اُس کے خلیفہ کا انجام ظاہر ہونے کے باوجود قیام خلافت کی کوشش جاری رہی۔ ۱۹۱۴ء میں لارڈ کچز جو مصر میں اُس وقت برطانوی ہائی کمشنر کے عہدے پر فائز تھا۔ حسین مکّہ کو اپنے ایک خط میں یقین دلاتے ہوئے لکھا: آپ کو ہی حجاز اور دوسرے عرب علاقوں کا بادشاہ بنا دیا جائے گا اور خلافت اسلامیہ کے منصب جلیلہ پر بٹھایا جائے گا۔ لارڈ کچز نے اپنے میں خط میں تحریر کیا۔ ”یہ ممکن ہے کہ ایک نجیب الطرفین عرب کو مکہ یا مدینہ کے تخت خلافت پر متمکن کیا جائے اور اس وقت جو خرابی مسلّط ہے اس کی جگہ ایک خوشگوار تبدیلی ہو۔“

برطانیہ کی سیاسی چال بازی سے شریف مکہ نے ترکوں کو حجاز و شام سے نکال کر آزادی حاصل کر لی ادھر ترکی کی پارلیمنٹ نے ۳/مارچ ۱۹۲۴ء کو خلافت عثمانیہ کا خاتمہ کر کے خلیفۃ المسلمین وحیدالدین محمد کو مالٹا جلاوطن کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی حسین شریف مکہ کی خلافت کا اعلان کر دیا گیا۔ ابھی اس خلافت پر چند ماہ ہی گزرے تھے کہ ابن سعود کی افواج نے حجاز پر قبضہ کرلیا اور شریف مکہ کی یہ حالت ہوگئی کہ ۱۴/اکتوبر ۱۹۲۴ء کو خلافت سے ہاتھ دھونے پڑے اور وطن عزیز سے بھی بھاگنا پڑا۔ کچھ دن ان کے بیٹے خلافت پر متمکن رہے لیکن انہیں بھی خلافت چھوڑ کر راہ فرار اختیار کرنی پڑی اور ملک بدر ہونا پڑا۔

سعودی عرب میں قیام خلافت کی کوشش

خاندان سعود کے تیسرے فرمانروا شاہ فیصل ۱۹۶۴ء سے ۱۹۷۵ تک برسراقتدار رہے۔ پاکستان کے وزیراعظیم ذوالفقار علی بھٹو اور یوگنڈا کے عیدی امین دونوں ہی شاہ فیصل کے مدح خواں تھے۔ ۱۹۷۲ء میں جب لاہور میں مسلم سربراہوں کی کانفرنس منعقد ہوئی تو اسی موقعہ پر عیدی امین نے تجویز پیش کی کہ شاہ فیصل کو عالم اسلام کا خلیفہ مقرر کیا جائے۔ لیکن مسلم ممالک داخلی اختلافات کی وجہ سے اس تجویز پر متفق نہ ہوسکے۔ شاہ فیصل کو ان کے ہم نام بھتیجے نے ۲۵/مارچ ۱۹۷۵ء کو گولیوں کا نشانہ بنا کر ملک عدم بھیج دیا۔ خلافت فیصل کی تائید کرنے والے ذوالفقار علی بھٹو، جنرل ضیاء الحق کے ہاتھوں تختۂ دار چڑھائے گئے اور عیدی امین جس نے نام پیش کیا تھا کو ملک سے فرار ہونا پڑا۔

مصر میں قیام خلافت کی خواہش

خاندان محمد علی کے آٹھویں بادشاہ حسین کامل کے دل میں ۱۹۱۷ء میں یہ خیال آیا کہ وہ حسین شریف مکہ کے مقابلہ میں خلافت کا زیادہ اہل ہے اور اس منصب کے حق کو بخوبی ادا کرسکتا ہے۔ مگر حکومت برطانیہ نے یہ خیال دل سے نکال دینے کا مشورہ دیا۔ مسلمان بادشاہوں کی فہم وفراست ملاحظہ ہو ایک دینی و روحانی نظام کو انگریزوں کے مشوروں سے ختم کیا جاتا ہے۔

افغانستان میں اعلان خلافت

امیر امان اللہ خان اور ان کے بھائی عنایت اللہ خدائی مار پڑنے کے بعد جب اقتدار حکومت سے محروم ہوگئے تو ایک غیر مشہور فوجی بچہ سقہ (ماشکی کا بیٹا) نے ۱۹۲۹ء میں کابل پر قبضہ کرلیا اور بڑے جوش وخروش سے امیر حبیب اللہ خان ثانی کے نام سے اپنی خلافت و حکومت کا اعلان کیا لیکن صرف نو ماہ کی خلافت کے بعد ہی اکتوبر ۱۹۲۹ء میں یہ مدعی خلافت بچہ سقہ اپنے قریبی معتبر ساتھیوں کے ہمراہ پھانسی کے انعام سے سرفراز ہوا اور اس کی جگہ نادر خان نامی جرنیل نے لے لی۔

ہندوستان و پاکستان میں تحریک خلافت

ہندوستان میں ۱۹۱۹ء میں علی برادران (شوکت علی، محمد علی) نے تحریک خلافت کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لی اور زور وشور سے تحریک چلائی۔ موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہندوؤں کے مشہور لیڈر گاندھی جی نے اس تحریک کی بھرپور تائید کی لیکن جب ترکی پارلیمنٹ نے خلافت عثمانیہ کا فاتحہ پڑھا تو ہندوستان کی تحریک خلافت بھی متاثر ہونے کے ساتھ ہی علی برادران کی کمر ٹوٹ گئی اور وہی افراد جو اس تحریک کے روح رواں تھے انہوں نے ہی شریف مکہ کی خلافت کو ناکام کرنے کے لئے ابن سعود کو اشتعال دلایا۔

پاکستان میں جنرل ضیاء الحق کو دور کی سوجھی اس نے سوچا میں کیوں اِس دوڑ میں پیچھے رہوں۔ اُس نے مملکت جمہوریہ پاکستان پر غاصبانہ قبضہ کر کے نظام مصطفیٰ کے نام پر جو ظلم وتشدد برپا کیا وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ امیر المومنین کے خطاب سے پکارنا اور لکھنا بہت پسند تھا جب لوگوں نے زیادہ ہی استعمال میں لایا تو وہ بھی یہ سمجھنے لگے کہ ہو نہ ہو میں ہی اس منصب کا مستحق ہوں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ انعام اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوتا ہے لوگوں کے دینے دلانے سے نہیں ملتا اور نہ ہی دنیاوی سیاست فراست کا اس میں دخل ہوتا ہے۔ خلافت اسلامیہ کے اس دعویدار کا حشر بھی روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ پھر اسی پاکستان میں ایک اور علمی شخصیت ڈاکٹر اسرار احمد کے دل نے بھی انگڑائی لی موصوف نے ۱۹۷۵ء میں تنظیم اسلامی کا اجراء کیا۔ ۱۹۹۱ء میں تحریک خلافت شروع کی آپ سمجھتے ہیں کہ قیام پاکستان احیائے خلافت کے لئے ہوا ہے۔ اسی دوران جب افغانستان میں طالبان کا قبضہ ہوا تو ڈاکٹر صاحب طالبانیوں کو خلافت اسلامیہ کے احیاء کا ذریعہ سمجھنے لگے۔ دیکھتے ہی دیکھتے طالبان پر زوال آیا اور وہ چھپتے چھپاتے پھرنے لگے۔ ڈاکٹر صاحب نے بھی پینترا بدلا اور انہیں بنگلہ دیش احیائے خلافت کے لئے موزوں و مناسب نظر آنے لگا۔ جونہی وہاں کامیابی کی کوئی کرن نظر نہ آئی تو فوراً ادھر اُدھر دیکھنے کے بجائے اپنے آپ کو اِس منصف کے لئے اہل وحقدار سمجھ لیا۔ اسی زعم میں ڈاکٹر صاحب نے برطانیہ کا سفر اختیار کیا کہ شاید پذیرائی ملے۔ ڈاکٹر اسرار احمد صاحب ۶۰ کتابوں اور رسالوں کے مصنف ہیں ایک ٹی وی چینل پر تفسیری پروگرام پیش کرنے کی وجہ سے بہت مشہور ہیں۔

افغانستان میں ملاّ عمر کی حکومت

ملا عمر کی حکومت افغانستان میں تھی لیکن پاکستانی اخبارات نے انہیں منصب خلافت پر بٹھایا ہوا تھا چنانچہ اخبارات نے یہاں تک لکھا کہ ملاّ عمر کبھی کبھی آنحضرت صلعم کی طرف منسوب ایک قبا پہن کر عوام کے سامنے آتے ہیں۔ اسی پر بس نہیں کیا یہاں تک لکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعض امور سلطنت میں ملاّ عمر کی راہنمائی بھی فرماتے تھے۔ پھر اخبارات ایک قدم اور آگے بڑھے اور ملاّ عمر کی حضرت عمرؓ سے مشابہت کی کہانیاں گڑنی شروع کیں۔ یہ وہی ملاّ عمر ہیں جس نے اعلان کیا تھا کہ کندھار قیامت تک سرنڈر نہیں کریگا مگر امریکیوں کے کابل پر تسلّط کے ایک ہفتہ بعد سے جان بچاتے پھر رہے ہیں۔

برطانیہ میں نظام خلافت کی کوشش

برطانیہ میں مسلمانوں کی دینی تنظیمیں اور مراکز ہیں۔ ۵/مئی ۲۰۰۵ء کے انتخابات کے موقعہ پر مسلمانوں کو مختلف تنظیموں نے انتخاب میں حصہ لینے اور ووٹ ڈالنے سے روکنے کی بھرپور کوشش کی۔ یہاں تک بھی کہا گیا کہ انتخابات میں حصہ لینے سے ووٹر دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ حزب التحریر المہاجرین خلافت مومنٹ نامی تنظیم نے مسلمانوں کو خاص طور پر سمجھایا کہ کافرانہ نظام جمہوریت سے دُور رہیں۔ صرف اور صرف نظام خلافت بحال کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔ یہ امر ذہن نشین کرانے سرتوڑ کوشش کی کہ عالم اسلام کے لئے ایک ہی خلیفہ ہونا چاہئے مگر مسلمانوں نے ان انتخابات میں خلافت مومنٹ اور دیگر مذہبی تنظیموں کی تمام اپیلوں کو مسترد کر کے بھرپور حصہ لیکر ۴ مسلم امیدواروں کو ووٹ دیکر پارلیمنٹ تک پہنچا دیا۔

غیر اعلانیہ طور پر جرمنی میں بھی ایک ایسی تنظیم خلافت اسلامیہ کے قیام کے لئے کام کررہی ہے۔
(تلخیص الفضل انٹرنیشنل ۱۰/جولائی ۲۰۰۶ء)

غور طلب امر یہ ہے کہ اگر خدا کا وعدہ برحق ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں مبنی برصداقت ہیں تو اس کے باوجود مندرجہ بالا مدعیان خلافت شان وشوکت حکومت و طاقت رعب و دبدبہ حاصل ہونے کے باوجود خلافت کا نظام قائم کرنے میں ناکام ونامراد کیوں رہے؟ سوامر واقعہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دیئے ہوئے وعدے کے موافق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے عین مطابق اپنے بندے کی بعثت کے بعد ہی خلافت کو قائم کرنا تھا۔ اس لئے خدا کے مامور کے مقابل جس کسی نے اپنے زور بازو سے نبی یا خلیفہ بننے کا دعویٰ کیا وہ خدا کی گرفت میں آکر عذاب الٰہی کا مورد بنا۔

خلافت حقہ اسلامیہ کا قیام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن شریف کی روشنی میں امت محمدیہ کو یہ خوشخبری دی تھی کہ غلبہ اسلام اور اقامتہ شریعت کے لئے امام مہدی و مسیح موعود ظاہر ہونگے بعد ازاں خلافت اسلامیہ کا قیام عمل میں آئے گا۔ اگر امام مہدی نہیں تو خلافت کا تصور بھی ممکن نہیں۔

لہٰذا آپؐ نے نہایت ہی وضاحت کے ساتھ فرمایا ہے مَا کَانَت النّبوۃ قطُّ اِلّا تبعتھا خلافۃً (کنزالعمال جلد ۶ صفحہ ۱۱۹) یعنی نبوت کے بعد خلافت لازمی ہے۔ اسی طرح آپؐ نے فرمایا ثم تکون خلافۃ علی منھاج النبوۃ ثم سکت (مشکوٰۃ باب الانذار والتحذید)۔ یعنی امت محمدیہ میں دور آخر میں خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہوگی۔

حضرت حذیفہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ جب مسلمانوں کے بہت سے فرقے ہو جائیں گے تو اُس وقت ایک فرقہ ایسا ہوگا جو جماعت کہلائے گا۔ ان کا ایک واجب الاطاعت امام ہوگا۔ اُس جماعت کو لازم پکڑنا اور ان کے ساتھ شامل ہوجانا اور جن کا کوئی امام اور جماعت نہیں وہ پراگندہ لوگ ہونگے۔ ان تمام فرقوں کو چھوڑ کر جنگل میں نکل جانا خواہ وہاں تجھے بھوکا رہ کر مرتے دم تک درخت کی جڑیں چبانی پڑیں۔
(بخاری کتاب الفتن باب کیف الامر اذالم تکن جماعۃ)

چنانچہ وعدہ الٰہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اِس زمانہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے اذن الٰہی اور منشاء خداوندی سے مہدی و مسیح ہونے کا دعویٰ فرمایا اور جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی پھر جب آپؑ کی وفات ہوئی تو خدا نے اپنی منشاء کے مطابق جماعت کو بابرکت روحانی نظام خلافت بھی عطا فرمایا۔ دنیا میں وہ واحد جماعت جماعت احمدیہ ہے۔ جو گذشتہ سوسالوں سے برکات خلافت سے مستفید ہورہی ہے اور نظام خلافت سے منسلک ہے۔ الحمدللہ جماعت احمدیہ امسال خلافت احمدیہ کے پانچویں خلیفہ کی بابرکت قیادت میں صدسالہ جوبلی منارہی ہے۔ جماعت احمدیہ کے ہر خلیفہ کے دور میں مخالفین احمدیت نے نظام خلافت کو اپنے ناپاک منصوبوں سے نقصان پہنچانے کی کوشش کی۔ خلافت احمدیہ کی صدسالہ تاریخ اس بات پر شاہد ناطق ہے کہ خلافت احمدیہ کا دشمن خواہ مختلف افراد ہوں یا تنظیم، سربراہ حکومت ہو یا جنرل، صاحب علم یا دولت مند، ان میں سے ہر ایک انی مھین من اراد اھانتک کے خدائی وعدہ کے مطابق ابدی ذلّت ورسوائی کا مورد بنے۔ فاعتبروا یااولی الابصار

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

دور خلافت کی برکات

(محمد یوسف انور استاذ جامعہ احمدیہ قادیان)

عالمگیر مسلم جماعت احمدیہ کو یہ عظیم شرف حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے حضرت مسیح موعودؑ کے وصال کے بعد اپنے وعدہ کے مطابق خلافت کی عظیم نعمت سے سرفراز کیا ہے۔ خلافت ایسا مثمر درخت ہے جو ہمیشہ سرسبز و شاداب رہتا ہے اور ہمیشہ اچھے اور پکے پھل دیتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید کی۔ سورہ ابراہیم آیت (۲۵-۲۶) میں اللہ فرماتا ہے ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِيْ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ بِاِذْنِ رَبِّهَا۔

ترجمہ: مثال بیان کرتا ہے اللہ ایک کلمہ طیبہ کی ایک شجرۂ طیبہ سے، اس کی جڑ مضبوطی سے پیوستہ ہے اور اس کی شاخیں آسمان میں ہیں۔ وہ ہر گھڑی اپنے ربّ کے حکم سے اپنا پھل دیتا ہے۔ اس ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: کہ ایسا شجرہ طیبہ ہے جس کی جڑیں زمین میں گہری پیوست ہیں اور کوئی دنیا کی طاقت اسے اکھاڑ کر پھینک نہیں سکتی۔ یہ شجرہ خبیثہ نہیں ہے کہ جس کے دل میں آئے وہ اسے اٹھا کر، اسے اکھاڑ کر ایک جگہ سے دوسری جگہ پھینک دے۔ کوئی آندھی، کوئی ہوا اس (شجرہ طیبہ) کو اپنے مقام سے ٹلا نہیں سکے گی اور شاخیں آسمان سے اپنے رب سے باتیں کر رہی ہیں اور ایسا درخت نو بہار اور سدا بہار ہے۔ ایسا عجیب ہے یہ درخت کہ ہمیشہ نو بہار رہتا ہے کبھی خزاں کا منہ نہیں دیکھتا۔ ہر آں ہر وقت اپنے رب سے پھل پاتا چلا جاتا ہے۔ اس پر کوئی خزاں کا وقت نہیں آتا اور اللہ کے حکم سے پھل پاتا ہے۔ اس میں نفس کی کوئی ملونی نہیں''۔ (خطبہ جمعہ ۱۱ جون ۱۹۸۲ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا وصال اور خلافت کمیٹی کا اجلاس

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا وصال لندن میں ہوا تو یہ خبر سنتے ہی دنیا بھر کے احمدیوں کے دلوں کی حالت دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔ ہر آنکھ اشکبار اور غمگین تھی اپنے پیارے آقا کی جدائی کی خبر اچانک سنتے ہی سب کے پیروں کے نیچے جیسے مٹی کھسک گئی ہو ایک بے چینی کا عالم تھا چنانچہ دنیا بھر سے خلافت کمیٹی کے ممبران اس موقعہ پر لندن پہنچے اور وہاں مسجد لندن میں ۲۳/اپریل کو خلافت کمیٹی کے اراکین کا اجلاس منعقد ہوا۔ مسجد کے باہر ہزاروں عشاق احمدیت و فدایان خلافت انتخاب کے نتیجہ جاننے کے لئے بے چین اور بے قرار تھے۔ اس طرح دنیا کے گوشے گوشے میں شمع احمدیت کے پروانے ایم ٹی اے پر اپنی نظریں ٹک ٹکی لگائے ہوئے تھے کہ کب ہمارے نئے منتخب آقا کا اعلان ہوگا۔

چنانچہ جوں ہی محترم عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد فضل لندن نے اعلان کیا کہ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب سلمہٗ کو اراکین مجلس انتخاب خلافت نے خلیفۃ المسیح منتخب کیا ہے تو احمدیوں کی خوشی اور اطمینان کے آثار اُن کے چہروں سے دیکھنے کے قابل تھے۔ خوشی کی انتہا نہیں تھی۔

قدرت ثانیہ کے پانچویں دور کا مبارک آغاز

اس میں شک نہیں کہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کا خلافت پر فائز ہونا تقدیر الٰہی اور خدائی منشاء کے مطابق تھا۔ آپ کی انقلاب آفرین بیعت کا نظارہ ایم ٹی اے کے ذریعہ دنیا بھر میں پہلی مرتبہ براہِ راست دکھایا گیا۔ کیونکہ اراکین خلافت کمیٹی نے جس خشوع اور خضوع وتقویٰ اور اطاعت کا مظاہرہ کیا اور اللہ کی بارگاہ میں جس سوز و گداز سے نمازیں ادا کیں اور دعائیں کیں پھر انتخاب میں حصہ لیا۔ اس کی نظیر دنیا میں کہیں نہیں مل سکتی۔

اطاعت فرمانبرداری اور خلافت کی برکت

یہ بات قابل ذکر ہے کہ خلافت خامسہ کے انتخاب کے بعد جب ہمارے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد فضل لندن سے باہر تشریف لائے تو ہزاروں بے چین اور بے قرار فرزندان، احمدیت کے عشاق جو اپنے پیارے آقا کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے کھڑے منتظر تھے جوں ہی آپ نے سب سے پہلا حکم دیا کہ آپ لوگ بیٹھ جائیں۔ آپ کا یہ فرمان کان میں پڑا ہی تھا کہ وہ جمّ غفیر آناً فاناً اس طرح بیٹھ گیا گویا کوئی اٹھا ہی نہ ہو۔

یہ نظارہ ہمیں حضرت مصلح موعودؓ کے اس فرمان کی یاد دلاتا ہے کہ وہ جماعت جو ایک انگلی کے اشارے پر بیٹھ جائے اور ایک انگلی کے اشارے پر کھڑے ہو دنیا کی کوئی اطاقت اُسے تباہ نہیں کرسکتی۔''

خلافت خامسہ کی برکات کی ابتداء انتخاب خلافت سے ہوئی۔ پہلی مرتبہ قادیان اور ربوہ سے باہر یہ انتخاب ہوا۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ دو خلافتوں کا انتخاب مرکز قادیان میں عمل میں آیا جبکہ دو خلافتوں کا انتخاب ربوہ میں عمل میں آیا۔ تاریخ احمدیت میں یہ پہلا موقعہ تھا کہ ایک مغرب ملک میں جماعت احمدیہ کو خلیفہ کا انتخاب کرنا پڑا اور یہ بھی پہلا موقعہ تھا کہ مذہبی دنیا میں یہ ساری کاروائی براہ راست ایم ٹی اے کے ذریعہ نشر ہوئی اور ساری دنیا میں احمدیوں نے ان مناظر کو دیکھا۔ اللہ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ اس عظیم اور واجب الاطاعت امامت و قیادت سے ہمیشہ متمتع اور مالا مال رہی ہے جس کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ اپنے آپ کو ایک مضبوط اور مستحکم قلعہ میں محفوظ و مامون محسوس کرتی ہے چنانچہ ہمارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وفات کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے آپؒ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

''اے جانے والے تو نے اس پیاری جماعت کو جو خوشخبری دی تھی وہ حرف بحرف پوری ہوئی اور یہ جماعت پھر بنیان مرصوص کی طرح خلافت کے قیام اور استحکام کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ فرمایا: ہم خدا کو حاضر و ناظر جان کر یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امن اور سلامتی کے پیغام کو دنیا میں پہنچانے کے لئے اور تمام دنیا کو آپ کے جھنڈے تلے جمع کرنے کے لئے اسی طرح خلافت احمدیہ کے قائم رکھنے کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار رہیں گے اور اس کے لئے ہمیشہ دُعاؤں سے بھی تیری مدد کرتے رہیں گے۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن ۲ رمئی ۲۰۰۳ء)

کیا متحد قوموں کو جس نے
مرے ہمدم یہ وہ حبل متیں ہے
چمکتا ہے جہاں نورِ محمدؐ
رُخِ اسلام کی یہ وہ جبیں ہے

آسمانی نظام خلافت حبل اللہ کے آئینہ میں

اس میں شک نہیں کہ عالم اسلام خلافت کی عظیم نعمت سے محروم اور لاوارث کی طرح ہے کیونکہ مسلمان خلافت سے منکر ہیں یہی وجہ ہے کہ وہ حبل اللہ سے باہر ہیں اُن کا خدا تعالیٰ کی ذات سے رابطہ منقطع ہو چکا ہے باوجود اس کے کہ بین الاقوامی علماء اسلام اور دیگران کے رہنما اور لیڈر اس بات پر زور دیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑیں اور اپنے اندر اتفاق اتحاد اور بھائی چارہ پیدا کریں لیکن باوجود ہر طرح کی کوشش کے ہنوز ناکامی نظر آرہی ہے۔ آج دنیا کے حالات اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ مسلمان تتر بتر ہیں اور کوئی پرسان نہیں ہے انتہائی سنگین حالات رونما ہو چکے ہیں۔ کئی مسلم ممالک میں فتنہ و فساد قتل و غارت کا سلسلہ جاری ہے۔ ساتھ ساتھ امن کی ناکام کوششیں بھی جاری ہیں۔ پریس اور میڈیا میں ان کے لیڈروں کے بیانات سننے سے تعلق رکھتے ہیں کہ کوئی ایسا مضبوط لیڈر ہونا چاہئے جس کی بات کو سب تسلیم کرلیں بلکہ بعض تو اب خلافت کی باتیں کرتے نظر آتے ہیں کہ ایک خلیفہ ہی اس کام کو سرانجام دے سکتا ہے۔ حالانکہ اب تک کئی لوگوں نے خلافت چلانے کی کوشش کی ہے لیکن ناکام ہوتے رہے ہیں کیونکہ خلیفہ خدا خود بناتا ہے جس کا وعدہ قرآن مجید میں ہے اور وہ خلیفہ اللہ کے فضل سے دنیا میں موجود ہے۔

حقیقی خلیفہ جماعت احمدیہ کو حاصل ہے

ہم ڈنکے کی چوٹ سے یہ اعلان کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے کہ اے دنیا والو! آؤ اور خلافت کی برکات کو اپنی آنکھوں سے جماعت احمدیہ پر برستے دیکھو خدا نے جماعت احمدیہ کو خلافت علی منہاج نبوت سے نوازا ہے اور اب اللہ کے فضل سے اس سال جماعت احمدیہ خلافت کی صد سالہ جوبلی بھی منا رہی ہے۔

اس سلسلے میں جماعت احمدیہ کے سربراہ امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی قیادت میں بہت سے پروگرام تشکیل دیئے گئے ہیں۔ جن پر افراد جماعت عمل پیرا ہیں۔ جماعت احمدیہ کے افراد اپنے پیارے امام کی ہر آواز پر لبیک کہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جو بھی پیغام اُن کی طرف سے آتا ہے ساری دنیا میں بسنے والے احمدی فوری طور پر من وعن اُس پر عمل کرتے ہیں یہ خلافت کی ایک بہت بڑی برکت ہے جو کہ دنیا میں کسی کو بھی حاصل نہیں ہے۔ جماعت کے لوگ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں نتیجۃً کہ جماعت کا مالی بجٹ اب کروڑوں میں پہنچ گیا ہے۔

عہد بیعت کی پابندی اور نظام سلسلہ کی اطاعت

یوں تو حضور انور خلافت کی مسند پر متمکن ہوتے ہی عالمگیر جماعت احمدیہ کو عہد بیعت کی پابندی اور نظام سلسلہ کی اطاعت پر زور دیتے رہے ہیں۔ خلافت کی برکت حاصل کرنے کے لئے یہ ایک بہت بڑا ذریعہ ہے اس سلسلہ میں آپ فرماتے ہیں:

''حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی طاعت درمعروف پر ہی بیعت لی ہے اور اب تک یہ سلسلہ شرائط بیعت کے ساتھ چل رہا ہے اس لئے یہ خیال کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ عہد بیعت تھا اب نہیں یا اب اگر اس کو توڑیں گے تو گناہ کوئی نہیں ہوگا۔ یہ خیال ذہن سے نکال دیں کیونکہ آنحضرت صلعم کی پیشگوئیوں کے مطابق ہی یہ سلسلہ قائم ہوا ہے اور اس لئے یہ اُسی کا تسلسل ہے۔''

آگے حضور نے فرمایا:

''......حضرت مسیح موعودؑ سے خدا تعالیٰ نے فرما دیا تھا۔ یہ وعدہ دیا ہوا ہے نصرت بالرعب۔ آپ کے رعب کے قائم رہنے کے لئے اللہ تعالیٰ خود بھی مدد کے سامان پیدا فرماتا رہے گا۔ خود ہی مدد کرے گا۔ پس جو لوگ جماعت میں شامل رہیں گے، جماعت کے نظام کی اطاعت کریں گے اُن کا بھی حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ چمٹے رہنے کی وجہ سے انشاء اللہ رعب قائم رہے گا۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ اطاعت میں ہی برکت ہے اور اطاعت میں ہی کامیابی ہے''۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن ۱۰ رستمبر ۲۰۰۴ء)

خلیفۂ وقت کے خطبات وخطابات بذات خود الٰہی برکات سے معمور ہوتے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خلافت کو تقریباً ۵ سال ہوگئے ہیں آپ نے اس عرصہ میں جو خطبات جمعہ اور خطابات فرمائے ہیں جماعت کے افراد اُن سے پورا استفادہ کرتے ہیں حضور پُرنور نے خدا تعالیٰ کی مختلف صفات کو احسن رنگ میں بیان فرمایا قرآن مجید کے معارف بیان فرمائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلو نہایت ہی دلکش انداز میں بیان فرمائے جس کی وجہ سے افراد جماعت کے اندر ایک نمایاں تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ حضور انور نے شرائط بیعت پر بھی نہایت ہی احسن اور دلکش پیرایہ میں خطبات جمعہ ارشاد فرمائے اور جماعت کے افراد کے سامنے بیعت کے حقیقی معنی اور اصلی مفہوم واضح فرمایا

تا کہ پُرانے اور نئے بیعت کنندگان کو ان شرائط کو سمجھنے میں آسانی ہو۔ اس میں ذرّہ بھی شک نہیں کہ امام وقت کا ہر خطبہ اور خطاب الٰہی برکات سے معمور ہوتا ہے۔

مریم فنڈ کی مستقل نوعیت

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی چٹھی VM-4244/9.4.05 میں یہ ہدایت فرمائی ’’مریم شادی فنڈ کی مد سے شادیوں کی امداد کے لئے بہت رقم خرچ ہو رہی ہے ایسے احباب جو استطاعت رکھتے ہوں انہیں تحریک کریں کہ اس مد میں ادائیگی کریں۔‘‘

(خطبہ جمعہ ۳ر جون ۲۰۰۵ء بمقام لندن)

پہلی بابرکت تحریک

طاہر فاؤنڈیشن کا قیام

فرمایا کہ: ’’سوچ کے بعد فیصلہ کیا ہے کہ ایک ادارہ ’’طاہر فاؤنڈیشن‘‘ کے نام سے قائم کیا جائے اور اس کے لئے انشاء اللہ ایک مجلس ہوگی۔ بورڈ آف ڈائریکٹر ہوگا، بیس ممبران پر مشتمل ہوگا اور اس کے ایک سب کمیٹی لندن میں ہوگی کیونکہ دنیا میں مختلف جگہوں میں پھیلے ہوئے مختلف زبانوں کے کام ہیں اور جہاں تک فنڈز کا تعلق ہے مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تینوں مرکزی انجمنیں مل کر یہ فنڈز مہیا کریں گی۔ لیکن کچھ لوگوں کی بھی خواہش ہوگی تو اس میں کوئی پابندی نہیں ہے۔...‘‘

اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے احسن رنگ میں اس وقت یہ کام زوروں پر چل رہا ہے اور اس کی برکات سے افراد جماعت متمتع ہو رہے ہیں۔

حضور انور کی دیگر اہم اور بابرکت تحریکات اس طرح سے ہیں۔

۱- احمدی ڈاکٹرز کو عارضی وقف کی تحریک
۲- کثرت سے درود پڑھنے کی تحریک
۳- بنی نوع انسان سے ہمدردی کی تحریک
۴- نومبائعین کو وقف جدید میں شمولیت کی تحریک
۵- یتامیٰ اور مساکین سے حسن سلوک کی تحریک
۶- بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلانے کی تحریک
۷- بنگلہ دیش کے حالات کے لئے دُعا کی تحریک
۸- خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کی تحریک
۹- باشرح چندوں کی ادائیگی کی تحریک
۱۰- باشرح زکوٰۃ کی ادائیگی کی تحریک
۱۱- افریقہ میں مساجد، مشن ہاؤسز، سکولوں اور ہسپتالوں کی تعمیرات کے سلسلہ میں خدمت کے لئے احمدی آرکیٹیکٹس اور انجینئرز کو آگے آنے کی تحریک
۱۲- سو مساجد تعمیر کرنے کی تحریک
۱۳- لازمی چندہ جات کی ادائیگی کی ہدایت
۱۴- جرمنی کے تمام شہروں میں کے مساجد بنانے کی تحریک
۱۵- پرتگال میں مسجد بنانے کی تحریک
۱۶- سونامی لہروں کے قہر زدگان کی امداد کی تحریک
۱۷- ریلیف فنڈ کی تحریک
۱۸- آنحضرت صلعم پر بیہودہ اعتراضات کرنے والوں کے جواب دینے کے لئے خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کی خصوصی ٹیمیں تیار کرنے کی تحریک
۱۹- صد سالہ خلافت جوبلی کے حوالے سے جماعت کو عبادات کی تحریک۔ وغیرہ

نظام وصیت کی توسیع

اور اس کی برکات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ برطانیہ ۲۰۰۴ء کے موقعہ پر اپنے اختتامی خطاب فرمودہ یکم اگست میں نظام وصیت کے اہمیت اور برکات پر روشنی ڈالتے ہوئے یہ فکر انگیز تجزیہ جماعت کے سامنے رکھا کہ ’’اب تک ۱۹۰۵ء سے لیکر آج تک صرف اڑتیس ہزار کے قریب احمدیوں نے وصیت کی ہے۔ اگلے سال انشاء اللہ وصیت کے نظام کو قائم ہوئے سو سال ہو جائیں گے۔ میری یہ خواہش ہے اور میں یہ تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ اس آسمانی نظام میں اپنی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے، اپنی نسلوں کی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے شامل ہوں، آگے آئیں اور اس ایک سال میں کم از کم ۱۵۰۰۰ نئی وصایا ہو جائیں تا کہ کم از کم پچاس ہزار وصایا تو ایسی ہوں کہ جو ہم کہہ سکیں کہ سو سال میں ہوئیں....

فرمایا: لیکن میری خواہش ہے کہ ۲۰۰۸ء میں جو خلافت قائم ہوئے انشاء اللہ سو سال ہو جائیں گے تو دنیا کے ملک میں ہر جماعت میں جو کمانے والے افراد ہیں جو چندہ دہندہ ہیں ان میں سے کم از کم پچاس فیصد تو ایسے ہوں جو حضورؑ کے اس عظیم الشان نظام میں شامل ہو چکے ہوں......

یہ بھی جماعت کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور ایک حقیر سا نذرانہ ہوگا جو جماعت خلافت کے سو سال پورے ہونے پر شکرانہ کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر رہی ہوگی۔ اختتامی خطاب،---

حضور انور کا دورہ یورپ افریقہ، ماریشس برکات کے آئینہ میں

حضور انور نے پانس سالوں میں یورپ اور افریقہ کے بہت سے ممالک کا دورہ فرمایا۔ حضور انور جہاں اور جس ملک میں بھی گئے وہاں کے احمدیوں نے والہانہ استقبال کیا اور حکام وقت اور سربراہان نے بھی پورے جذبے واحترام کے ساتھ آپ کا خیر مقدم کیا آپ کے دورے سے احمدیوں کے جذبے و خلوص اور اطاعت میں ایک نمایاں تبدیلی آئی۔ ایم ٹی اے نے جو مناظر براہِ راست یا ریکارڈ کر کے دکھائے وہ قابل دید تھے خاص طور سے افریقہ کے دور دراز احمدیوں کو اپنے اپنے آقا کی پہلی جھلک کا نظارہ دیکھتے ہی بنتا تھا سب کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو ٹپک رہے تھے اُن کے دلی جذبات احساسات کا ذکر حضور نے اپنے خطبات میں بھی فرمایا ہے غرضیکہ یہ دورے بہت ہی کامیاب اور بابرکت ثابت ہوئے۔ بہت سی سعید روحیں جماعت احمدیہ میں داخل ہوئیں اور جو کمزور تھے خدا تعالیٰ اُن کے ایمان کو مضبوطی بخشی اور بہت سے مشن ہاؤسز مساجد اور مدارس کا افتتاح فرمایا اور بنیاد رکھی۔

دورۂ ہند اور تائید و نصرت کے نشانات

عالمگیر جماعت احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان دارالامان میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد افضال الٰہیہ اور انوار روحانیہ سے پر بابرکت ماحول میں ۷۰ ہزار پروانوں کا روحانی اجتماع! حضور انور کی یہ آمد ہر لحاظ سے تاریخی تھی۔ جلسہ سالانہ کی کارروائی خطبات جمعہ اور خطبہ عید پہلی مرتبہ براہ راست ایم ٹی اے سے نشر ہوئے۔ اس جلسہ میں سولہ ممالک کے لوگ شامل ہوئے تھے۔ جتنا عرصہ حضور انور قادیان میں رہے ایسا لگتا تھا کہ گویا قادیان میں ہر روز عید ہی عید ہے۔ کیا احباب جماعت اور کیا غیر مسلم سبھی خوش تھے اور روزانہ ہی حضور انور سے ملاقاتوں کا سلسلہ جاری تھا۔ حضور انور نے گھر گھر جا کر سارے احمدیوں کا حال چال پوچھا اور ملاقات کا شرف بخشا۔ اس سے پہلے جملہ احمدی گھرانوں کو دفتر علیا میں حضور انور نے از راہ شفقت ملاقات کا موقعہ دیا تھا اس کے علاوہ غیر مسلم احباب کو بھی ملاقات کا موقعہ عطا فرمایا۔ آپ کی آمد سے روحانی اور دنیاوی لحاظ سے اہالیان قادیان کو بھرپور فائدہ ہوا ہے۔

ایم ٹی اے العربیہ 3 چینل کا اجراء

اللہ کے فضل سے آپ کے دور خلافت میں جماعت احمدیہ کو ایم ٹی اے العربیہ چینل ۳ کی ۲۴ گھنٹے کی نشریات شروع ہوئیں۔ جس کی عرب دنیا میں بہت ستائش کی گئی اور کثرت سے عرب کے لوگ استفادہ کر رہے ہیں اور جماعت احمدیہ اور اسلام کی پاکیزہ تعلیم اس کے ذریعہ سے لوگوں تک پہنچائی جا رہی ہے۔

تراجم قرآن مجید

آپ کے دور خلافت میں کثرت سے صد سالہ خلافت جوبلی کے پیش نظر قرآن مجید کے تراجم اور حضرت مسیح موعودؑ اور خلفائے کرام کی کتب کے تراجم دنیا کی مختلف زبانوں میں ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں۔

آپ کے دور خلافت میں لاکھوں سعید روحیں جماعت احمدیہ کی آغوش میں آئیں اور بہت سے وعدے جو خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے تھے آپ کے دور میں بڑی کے شان کے ساتھ پورے ہوئے اور ہم پورے ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ ان چند سالوں میں متعدد نئے ممالک میں جماعت کا قیام عمل میں آیا ۲۰۰۷ء کے لندن کے جلسہ کے موقعہ پر عالمی بیعت کی مبارک تقریب پر ۱۰۶ء ممالک کی ۳۵۶ قوموں کے دو لاکھ اکسٹھ ہزار نو صد اُنہتر افراد شامل ہوئے۔ جبکہ اس وقت تک ۱۹۰ ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔ غانا میں ۹۸ ہزار نومبائعین سے رابطے ہوئے۔ تبلیغ کے کام بھی بڑے زور سے جاری وساری ہے۔

قادیان میں اس وقت بہت سے پروجیکٹ پر کام ہو رہا ہے علاوہ ازیں ساری دنیا میں جوبلی کے پیش نظر کام بڑی تیزی سے ہو رہے ہیں۔

خلافت کے تعلق سے حضور انور کے ارشادات

یاد رکھیں وہ سچے وعدوں والا خدا ہے۔ وہ آج بھی اپنے پیارے مسیح کی اس پیاری جماعت پر ہاتھ رکھے ہوئے ہے۔ وہ ہمیں کبھی نہیں چھوڑے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا۔ وہ آج بھی اپنے مسیح سے کئے ہوئے وعدوں کو اسی طرح پورا کر رہا ہے جس طرح وہ پہلی خلافتوں میں کرتا رہا ہے۔ وہ آج بھی اسی طرح اپنی رحمتوں اور فضلوں سے نواز رہا ہے جس طرح وہ پہلے نوازتا رہا ہے اور انشاء اللہ نوازتا رہے گا۔ پس ضرورت ہے اس بات کی کہ کہیں کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل نہ کر کے خود ٹھوکر نہ کھائے۔ اپنی عاقبت خراب نہ کرے۔ پس دُعائیں کرتے ہوئے اور اُس کی طرف جھکتے ہوئے اور اس کا فضل مانگتے ہوئے ہمیشہ اس کے آستانہ پڑے رہیں اور مضبوط کڑے کو ہاتھ میں ڈالے رکھیں تو پھر کوئی بھی آپ کا بال بیکا نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے‘‘۔

(خطبات مسرور جلد ۲ صفحہ ۳۵۴)

آپ فرماتے ہیں:

’’یہ بتادوں کہ یہ دور خلافت آپؐ کی نسل در نسل اور بے شمار نسلوں تک چلتے جانا ہے انشاء اللہ تعالیٰ بشرطیکہ آپ میں نیکی اور تقویٰ قائم رہے‘‘۔

(خطبہ جمعہ ۲۷ر مئی ۲۰۰۵ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ جماعت کو خوشخبری دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

’’آئندہ انشاء اللہ خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ نہیں ہوگا جماعت اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ چکی ہے کوئی بدخواہ اب خلافت کا بال بیکا نہیں کر سکتا۔‘‘

فرمایا: ’’میں آئندہ آنے والے خلیفہ کو خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تم بھی حوصلے رکھنا اور میری طرح ہمت اور صبر کے مظاہرے کرنا اور دنیا کی کسی طاقت سے خوف نہیں کھانا وہ خدا جو ادنیٰ مخالفتوں کو مٹانے والا خدا ہے وہ آئندہ آنے والی زیادہ قوی مخالفتوں کو بھی چکنا چور کر کے رکھ دے گا اور دنیا سے ان کے نشان مٹا دے گا۔ جماعت احمدیہ نے بہر حال فتح کے بعد ایک فتح کی منزل میں داخل ہونا ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت اس تقدیر کو بہر حال بدل نہیں سکتی‘‘۔

(خطبہ بر موقعہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ ۲۹ر جولائی ۱۹۸۳ء)

مختصر یہ کہ آج جماعت احمدیہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی بابرکت قیادت میں دن دوگنی رات چوگنی ترقی پر گامزن ہے اور تائید و نصرت اور خدا کے جلوے اور نشانات کو ہم آئے دن اپنی آنکھوں سے دیکھتے چلے جا رہے ہیں۔ ہر دن جو طلوع ہوتا ہے خلافت کی برکت سے جماعت احمدیہ کے لئے وہ ایک نئی صبح اور ایک نئی شام ہوتی ہے اور برکتوں کا تو شمار ہی نہیں ہے۔ بجٹ کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے جماعت کو بہت ترقی عطا کی ہے جماعت کو روپیہ پیسے کی کوئی فکر نہیں ہے۔ جماعت کے لوگ مالی لحاظ سے بے لوث خدمت کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہم سب کو خلافت احمدیہ سے مزید وابستگی عطا کرے اور حضور پر نور کو صحت و سلامتی اور کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین

☆☆☆

خلفاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی

سیرت سے چند جھلکیاں

مبشر احمد خادم استاد جامعہ احمدیہ قادیان

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً وَنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ '' (سورۃ البقرۃ:۱۳۹)

یعنی اللہ کا رنگ پکڑو اور رنگ میں اللہ سے بہتر اور کون ہو سکتا ہے اور ہم اسی کی عبادت کرنے والے ہیں۔

اس آیت کے اصل مصداق ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ آپؐ نے مکمل طور پر اپنی ذات میں اللہ تعالیٰ کی صفات کا رنگ چڑھایا ہوا تھا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اسوہ حسنہ بنایا ہے آپ کی کامل اطاعت اور پیروی سے ہی انسان اپنے معبود حقیقی کی محبت وانعام واکرام سے حصہ پا سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو غلبہ اسلام کیلئے مبعوث فرمایا۔ آپؑ اپنے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے عشق میں فنا تھے۔ اسی طرح آپؑ اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت وفرمابرداری کرنے والے نیز اپنے آقا کے اسوہ حسنہ پر دل وجان سے عمل کرنے والے تھے آپؑ نے اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر عمل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی صفات کا رنگ اپنے اندر پیدا کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ الوصیت میں قدرت ثانیہ کی پیشگوئی فرمائی چنانچہ آپؑ کی وفات کے بعد جماعت احمدیہ میں خلافت کا بابرکت نظام شروع ہوا خلفائے احمدیت کی سیرت کا مطالعہ کرنے سے ہم پر روز روشن کی طرح یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ خلفائے احمدیت اپنے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپؐ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعودؑ کی طرح اپنی زندگیوں میں اللہ کا رنگ چڑھائے ہوئے تھے چنانچہ خلفاء احمدیت کو دیکھنے سے مومنین کو خدا یاد آتا ہے ان کی علم وحکمت کی باتیں سننے سے مومنین کے علم میں اضافہ ہوتا ہے اور ان کے پاکیزہ عمل کو دیکھ کر مومنین کے اعمال بھی حسن کے سانچے میں ڈھلتے ہیں۔

ذیل کے مضمون میں خلفائے احمدیت کی سیرت بعض حسین پہلوؤں کو قارئین کی خدمت میں پیش کرنا مقصود ہے۔

سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ:۔

حاجی الحرمین حضرت حافظ مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ 1841ء میں بھیرہ میں پیدا ہوئے۔ آپؓ کے والد صاحب کا نام حافظ غلام رسول تھا۔ آپؓ حضرت عمر فاروقؓ کی نسل سے تھے۔ آپؓ نے مارچ 1885ء میں قادیان پہنچ کر حضرت مسیح موعودؑ کی زیارت کی اور 23 مارچ 1889ء میں لدھیانہ کے مقام پر سب سے پہلے بیعت کی۔ 27 مئی 1908ء کو 67 سال کی عمر میں جماعت احمدیہ کے امام اور خلیفۃ المسیح الاوّل منتخب ہوئے۔ 13 مارچ بروز جمعہ 1914ء کو اپنے مالک حقیقی سے جاملے اور 14 مارچ کو بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

تعلق باللہ:۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں:۔

'' ایک دفعہ میں اچھے استاد کی تلاش میں وطن سے دور چلا گیا تین دن کا بھوکا تھا مگر کسی سے سوال نہیں کیا۔ میں مغرب کے وقت ایک مسجد میں چلا گیا مگر وہاں کسی نے مجھے نہیں پوچھا اور نماز پڑھ کر سب چلے گئے۔ جب میں اکیلا تھا تو مجھے باہر سے آواز آئی۔ نور الدین! نور الدین یہ کھانا آ کر جلد پکڑ لو۔ میں گیا تو ایک مجمع میں بڑا پر تکلف کھانا تھا میں نے پکڑ لیا۔ میں نے یہ بھی نہیں پوچھا کہ یہ کھانا کہاں سے آیا کیونکہ مجھے علم تھا کہ خدا تعالیٰ نے بھیجا ہے۔ میں نے خوب کھایا اور پھر برتن مسجد کی ایک دیوار کے ساتھ کھونٹی پر لٹکا دیا۔ جب میں آٹھ دس دن کے بعد واپس آیا تو وہ برتن وہیں آویزاں تھا۔ جس سے مجھے یقین ہو گیا کہ کھانا گاؤں کے کسی آدمی نے نہیں بھجوایا تھا۔ خدا تعالیٰ نے ہی بھجوایا تھا''

(حیات نور ص 24۔25)

قبولیت دعا:۔

چوہدری غلام محمد صاحب بی اے کا بیان ہے کہ:۔

'' 1909ء کے موسم برسات میں ایک دفعہ لگاتار آٹھ روز بارش ہوتی رہی۔ جس سے قادیان کے بہت سے مکانات گر گئے۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے قادیان سے باہر نئی کوٹھی تعمیر کی تھی وہ بھی گر گئی۔ آٹھویں یا نویں دن حضرت امام جماعت الاوّل نے ظہر کی نماز کے بعد فرمایا کہ میں دعا کرتا ہوں آپ سب لوگ آمین کہیں دعا کے وقت بارش بہت زور سے ہو رہی تھی۔ اس کے بعد بارش بند ہو گئی اور عصر کی نماز کے وقت آسمان بالکل صاف تھا اور دھوپ نکلی ہوئی تھی''

(حیات نور صفحہ 440-441)

عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم:۔

'' ایک دفعہ مجھے رؤیا ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی کمر پر اس طرح اٹھا رکھا ہے جس طرح چھوٹے بچوں کو مشک بناتے ہوئے اٹھاتے ہیں پھر میرے کان میں کہا: تُو ہم کو محبوب ہے''۔

(حیات نور صفحہ 519-520)

احباب جماعت سے تعلق:۔

احباب جماعت کے بارے میں ایک مرتبہ اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ:

'' میری آرزو ہے کہ میں تم میں ایسی جماعت دیکھوں جو اللہ تعالیٰ کی محبّ ہو۔ اللہ تعالیٰ کے رسول حضرت محمدؐ کی متبع ہو۔ قرآن سمجھنے والی ہو۔ میرے مولیٰ نے بلا امتحان اور بغیر مانگنے کے بھی مجھے عجیب عجیب انعامات دیئے ہیں۔ جن کو میں گن بھی نہیں سکتا۔ وہ ہمیشہ میری ضرورتوں کا آپ ہی کفیل ہوا ہے۔ وہ مجھے کھانا کھلاتا ہے اور آپ ہی کھلاتا ہے۔ وہ مجھے کپڑا پہناتا ہے اور آپ ہی پہناتا ہے وہ مجھے آرام دیتا ہے اور آپ ہی آرام دیتا ہے۔ اس نے مجھے بہت سے مکانات دیئے ہیں۔ بیوی بچے دیئے۔ مخلص اور سچے دوست دیئے''۔ (حیات نور ص 470)

سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ:۔

آپ کا نام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحبؓ ہے۔ آپؓ حضرت مسیح موعودؑ کے بیٹے ہیں۔ 12 جنوری 1889ء کو بہت ساری الٰہی بشارات کے تحت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم رضی اللہ عنہا کے بطن سے پیدا ہوئے۔ آپؓ کا دور مبارک 52 سال پر محیط تھا۔ تمام ذیلی تنظیموں کا آغاز آپؓ کے دور مبارک میں ہوا۔ آپؓ 7-8 نومبر 1965ء کی درمیانی شب اپنے مولائے حقیقی سے جاملے اور ۹ نومبر کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

تعلق باللہ:۔

حضرت شیخ غلام احمد صاحب واعظ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ:

'' ایک دفعہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ آج کی رات مسجد مبارک میں گزاروں گا اور تنہائی میں اپنے مولا سے جو چاہوں گا، مانگوں گا مگر جب میں مسجد میں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی شخص سجدے میں پڑا ہوا ہے اور الحاح سے دعا کر رہا ہے۔ اس کے اس الحاح کی وجہ سے میں نماز بھی نہ پڑھ سکا اور اس شخص کی دعا کا اثر مجھ پر بھی طاری ہو گیا اور میں بھی دعا میں محو ہو گیا اور میں نے دعا کی کہ یا الٰہی! یہ شخص تیرے حضور سے جو کچھ بھی مانگ رہا ہے وہ اس کو دے دے اور میں کھڑا کھڑا تھک گیا کہ یہ شخص سر اٹھائے تو معلوم کروں کہ کون ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ مجھ سے پہلے وہ کتنی دیر سے آئے ہوئے تھے مگر جب آپ نے سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت میاں محمود احمد صاحب ہیں۔ میں نے السلام علیکم کہا اور مصافحہ کیا اور پوچھا میاں آج اللہ تعالیٰ سے کیا کچھ لے لیا؟ آپؓ نے فرمایا کہ میں نے تو یہی مانگا ہے کہ الٰہی! مجھے میری آنکھوں سے اسلام کو زندہ کر کے دکھا اور یہ کہہ کر آپ اندر تشریف لے گئے''۔ (سوانح فضل عمر جلد اوّل ص 151)

قبولیت دعا:۔

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم مغفور تحریر فرماتے ہیں:۔

'' میرے دفتر میں ایک سکھ دوست جو قصبہ فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور کے قریب کے ایک گاؤں رائے ننگل کے رہنے والے ہیں تشریف لائے انہوں نے بتایا (میں) تقسیم ملک سے قبل ایک مرتبہ قادیان آیا جمعہ کا دن تھا اور قادیان میں بارش ہو رہی تھی حضرت صاحب (حضرت مصلح موعودؓ) جمعہ کی نماز سے فارغ ہو کر مسجد اقصیٰ سے اپنے گھر تشریف لے جانے لگے تو میں نے عرض کی کہ قادیان میں تو بارش ہو رہی ہے لیکن میرے گاؤں میں سخت گرمی ہے اور وہاں بارش نہ ہونے کے سبب فصلوں کو بہت نقصان ہو رہا ہے آپ دُعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہمارے گاؤں پر بھی بارش نازل فرمائے۔ وہ کہتے ہیں جب میں نے عرض کیا تو آپؓ نے فرمایا خدا تعالیٰ اس پر قادر ہے اور میں بھی دعا کروں گا اس کے بعد جب میں اپنے گاؤں واپس پہنچا تو وہاں بارش ہو رہی تھی اور جو فصلیں بارش نہ پڑنے کی وجہ سے تباہ ہو رہی تھیں وہ پھر ہری بھری ہو گئیں۔'' (الفضل 16 مارچ 1958ء ص 5)

عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم:۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔

'' نادان انسان ہم پر الزام لگاتا ہے کہ مسیح موعودؑ کو نبی مان کر گویا ہم آنحضرتؐ کی ہتک کرتے ہیں۔ اسے کسی کے دل کا حال کیا معلوم۔ اسے اس محبت اور پیار اور عشق کا علم کس طرح ہو جو میرے دل کے ہر گوشہ میں محمد رسول اللہ کیلئے ہے۔ وہ کیا جانے کہ محمد ﷺ کی محبت میرے اندر کس طرح سرایت کر گئی ہے وہ میری جان ہے، میرا دل ہے''

(سوانح فضل عمر جلد 5 ص 365)

سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ:۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا نام حضرت حافظ مرزا ناصر احمد ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی پہلی بیوی حضرت محمودہ بیگم صاحبہ کے بطن مبارک سے 16 نومبر 1906ء کو پیدا ہوئے۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے سب سے بڑے بیٹے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ آپؒ حافظ قرآن تھے۔ 1974ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی میں حضرت جماعت کے خلاف ہونے والے فیصلے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے دندان شکن جواب دئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ 9 نومبر 1965ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی وفات کے بعد قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر کے طور پر مسند خلافت پر متمکن ہوئے۔ جون 1982ء کو آپؒ اپنے مولائے حقیقی سے جاملے آپؒ بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔

تعلق باللہ:۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اپنے تعلق باللہ کے متعلق فرماتے ہیں۔

"میں نے کئی مرتبہ بتایا ہے کہ جب ایک موقعہ پر ظالمانہ طور پر ہمیں بھی قید میں بھیج دیا گیا۔ گرمیوں کے دن تھے اور مجھے پہلی رات اس تنگ کوٹھڑی میں رکھا گیا جس میں ہوا کا کوئی گزر نہیں تھا اور اس قسم کی کوٹھڑیوں میں ان لوگوں کو رکھا جاتا ہے جنہیں اگلے دن پھانسی پر لٹکایا جانا ہو۔ زمین پر سونا تھا۔ اوڑھنے کیلئے ایک بوسیدہ کمبل تھا اور سرہانے رکھنے کیلئے اپنی اچکن تھی۔ بڑی تکلیف تھی میں نے اس وقت دعا کی کہ اے میرے رب! میں ظلم کرکے چوری کرکے کسی کی کوئی چیز مار کر یا غصب کرکے یا کوئی اور گناہ کرکے اس کوٹھری میں نہیں پہنچا۔ میں اس جگہ اس لئے بھیجا گیا ہوں کہ جہاں تک میرا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ میں تیرے نام کو بلند کرنے والا تھا۔ میں اس جماعت میں شامل تھا جو تو نے اس لئے قائم کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دلوں میں پیدا کی جائے۔ میرے رب! مجھے یہاں آنے سے کوئی تکلیف نہیں مجھے کوئی شکوہ نہیں میں کوئی گلہ نہیں کرتا، میں خوش ہوں کہ تو نے مجھے قربانی کا ایک موقعہ دیا ہے اور میری اس تکلیف کی میری اپنی نگاہ میں بھی کوئی حقیقت اور قدر نہیں ہے لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ میں اس جگہ جہاں ہوا کا گزر نہیں سو نہیں سکوں گا۔ میں یہ دعا کر رہا تھا اور میری آنکھیں بند تھیں۔ میں بلا مبالغہ آپ کو بتاتا ہوں کہ مجھے ایسا محسوس ہوا کہ میرے نزدیک ایک ایئر کنڈیشنر لگا ہوا ہے اور اس سے ایک نہایت ٹھنڈی ہوا نکل کر پڑنی شروع ہوئی اور میں سو گیا۔ غرض ہر دُکھ کے وقت ہر مصیبت کے وقت میں جب عظیم منصوبے بنائے گئے۔ ان اوقات میں اللہ تعالیٰ کا پیار آسمان سے آیا اور اس نے ہمیں اپنے احاطہ میں لے لیا اور ہمیں تکلیفوں اور دکھوں سے بچایا اور اس لذت اور سرور کے سامان پیدا کئے کہ دنیا اس سے ناواقف ہی نہیں اس کی اہل بھی نہیں ہے"۔

(حیاتِ ناصر صفحہ173-174)

قبولیتِ دُعا:۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:۔

"مغربی افریقہ سے ایک خاتون نے مجھے لکھا کہ ہمیں شادی کئے 37 برس ہو چکے ہیں لیکن ہم اولاد کی نعمت سے محروم ہیں آپ دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے باوجود اتنی عمر گزر جانے کے بھی اولاد کی نعمت سے نوازے اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا کہ بظاہر میں عمر کے ایسے دور میں داخل ہو چکی ہوں کہ اولاد کا ہونا ناممکن نظر آتا ہے۔ میں نے اس کیلئے دُعا شروع کی اور اللہ تعالیٰ نے میری دعاؤں کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے شادی کے 40 سال بعد اس کو لڑکا عطا فرمایا۔

(الفضل 27 جولائی 1971ء ص3)

عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم:۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:۔

"پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ درود بھیجتے رہو۔ خدا تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس نبی اکرمؐ پر ہر آن اور ہر لحظہ درود اور سلام بھیج رہے ہیں۔ مظہر صفات الٰہیہ اور فرشتہ صفت بنو اور نبیؐ پر ہمیشہ درود بھیجتے رہو۔ تا اس کی برکت سے ہماری زبانوں سے حکمت و معرفت کی نہریں جاری ہوں"۔(حیات ناصر ص310)

سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ:۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا نام حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحبؒ تھا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ 10جون 1982ء کو جماعت احمدیہ کے چوتھے خلیفہ منتخب ہوئے۔ اپریل 1984ء میں آپ ہجرت فرما کر لندن تشریف لے گئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ تعالیٰ کے دور مبارک میں بے شمار ترقیات کے علاوہ MTA کی چوبیس گھنٹے کی نشریات کا آغاز بھی یکم جنوری 1996ء کو ہوا۔ 19/اپریل 2003ء کو آپؒ اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے اور لندن میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔

تعلق باللہ:۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"اتنا کامل یقین خدا تعالیٰ کی ہستی کا میرے دل میں ہے کہ میں خدا کی قسم کھا کر آپ کو کہتا ہوں کہ آج دنیا میں شاید ہی کوئی اور انسان ہو جس کو خدا تعالیٰ کی ہستی کا اپنے تجربے سے اتنا کامل یقین ہو جتنا مجھے ہے اور اس میں کوئی مبالغہ نہیں، کوئی تکبر نہیں۔ لازماً یہ بات سو فیصد درست ہے"۔

(الفضل انٹرنیشنل 15اکتوبر 1999ء)

آپؒ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں۔

"جب بھی کوئی مشکل درپیش ہو تو آپ خدا کے حضور دعا میں لگ جائیں۔ اگر آپ دعا کرنے کو اپنی عادت بنالیں تو ہر مشکل کے وقت آپ کو حیران کن طور پر خدا کی مدد ملے گی اور یہ وہ بات ہے جو میری ساری عمر کا تجربہ ہے۔ اب جبکہ میں بڑھاپے کی عمر کو پہنچ گیا ہوں تو میں یہ بتاتا ہوں کہ جب بھی ضرورت پڑی اور میں نے خدا کے حضور دعا کی تو میں کبھی ناکام نہیں ہوا۔ ہمیشہ اللہ نے میری دعا قبول کی"

(روزنامہ الفضل 15اگست 1999ء)

قبولیت دعا:۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ قبولیت دعا کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"غانین خاتون لکھتی ہیں! میری اولاد پیدائش کے دو ہفتہ کے اندر اندر فوت ہو جاتی تھی میں نے آپ کو دعا کیلئے خط لکھا اور مجھے یہ عجیب جواب ملا کہ "بچے کا نام امۃ الحی رکھنا" جو کہ بیٹی کا نام ہے۔ میں خدا تعالیٰ کی قدرت کا نشان دیکھ کر حیران رہ گئی۔ خدا نے مجھے بیٹی عطا فرمائی جس کا نام میں نے امۃ الحی رکھا۔ ایک سال ہو چکا ہے اور خدا کے فضل سے صحت مند اور ہشاش بشاش ہے"۔

(ضمیمہ خالد جولائی 1987ء صفحہ 10)

عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم:۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"حقیقت یہ ہے کہ اس ساری صورتحال میں جماعت احمدیہ کیلئے حمد اور اطمینان کا ایک پہلو بھی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی آمد تک دنیا حضرت اقدس محمد مصطفیٰؐ پر گندے حملے کیا کرتی تھی ایسے میں قادیان سے ایک پہلوان اٹھا اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں دیوانہ تھا اس نے آنحضورؐ پر ہونے والے حملوں کا اس شدت سے دفاع کیا اور دشمنان اسلام پر ایسے سخت حملے کئے کہ دشمنوں کی توجہ آپ کی طرف سے ہٹ گئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ تیر جو ہمارے آقا و مولیٰ حضرت اقدس محمد مصطفیٰؐ پر چلا کرتے تھے وہ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے سینے پر لے لئے اور اس وقت سے آج تک تمام دشمنان اسلام نے حضرت محمد مصطفیٰؐ کے متعلق خاموشی اختیار کر رکھی ہے اور سب کی توجہ ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے غلام کی طرف ہو گئی ہے۔ یہ شان ہے جماعت احمدیہ کی قربانی کی اور یہ عظمت ہے مسیح موعودؑ کے دعویٰ کی سچائی کی۔ پس ان حملوں میں بھی ہم حضرت مسیح موعودؑ پر رحمت اور درود کے گلدستے دیکھتے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ جب صدیوں کی تاریکیاں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر حملے کر رہی تھیں۔ وہ تیر جو ہمارے آقا و مولیٰ سید ولد آدم کی ذات اقدس کی طرف چلائے جاتے تھے وہ گند جو آپؐ پر اچھالا جاتا تھا۔ خدا کی قسم! خدا کی تقدیر ان چیزوں کو پھولوں اور رحمتوں اور درود اور صلوٰۃ میں تبدیل فرما دیا کرتی تھی۔ جتنی گالیاں خدا کے نام پر آپؐ کو دی گئیں اس سے لاکھوں کروڑوں گنا زیادہ رحمتیں آسمان سے آپؐ پر نازل ہوتی رہیں۔ پس مبارک ہو تمہیں جو اس مجاہد اعظم کی غلامی کا دم بھرتے ہو۔ جس نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر کئے جانے والے سارے حملوں کو اپنی چھاتی پر لے لیا اور اس بات کی قطعاً پرواہ نہیں کی کہ اس کے نتیجہ میں آپ کی ذات پر کیا گزرتی ہے"۔

(زھق الباطل خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ 5اپریل 1985ء)

سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا نام حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ہے۔ آپ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اور صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ کے ہاں 15 ستمبر 1950 کو ربوہ میں پیدا ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے حضرت مسیح موعودؑ کے پڑپوتے اور حضرت مصلح موعودؓ کے نواسے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اللہ تعالیٰ نے قدرت ثانیہ کے پانچویں مظہر کے طور پر مسند خلافت پر 22اپریل 2003ء کو متمکن فرمایا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر وصحت اور کاموں میں برکت عطا فرمائے۔ آمین۔

تعلق باللہ:۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"ہر احمدی کا جو پہلا مقصد ہونا چاہئے وہ اللہ تعالیٰ کو حاصل کرنا ہے اور اس کیلئے سب سے بنیادی چیز اس کی عبادت ہے...... پس کسی سے بھی ضرورت سے زیادہ محبت یا اپنے کسی کام میں بھی ضرورت سے زیادہ غرض ہونا، اس حد تک Involve ہو جانا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی ہوش نہ رہے یہ شرک ہے"۔

(خطبات مسرور جلد سوم صفحہ 557-559)

عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم:۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"پس یہ آگ جو ہر احمدی نے اپنے دل میں لگانی ہے اور اپنے درد کو دعاؤں میں ڈھالنا ہے لیکن اس کے لئے پھر وسیلہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی بننا ہے۔ اپنی دعاؤں کی قبولیت کے لئے اور اللہ تعالیٰ کے پیار کو کھینچنے کے لئے، دنیا کی لغویات سے بچنے کیلئے، اس قسم کے جو فتنے اُٹھتے ہیں ان سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کیلئے، آنحضرت ﷺ کی محبت کو دلوں میں سلگتا رکھنے کیلئے اپنی دنیا و آخرت سنوارنے کیلئے آنحضرت ﷺ پر بے شمار درود بھیجنا چاہئے۔ کثرت سے درود بھیجنا چاہئے۔ اس پُرفتن زمانے میں اپنے آپ کو آنحضرت ﷺ کی محبت میں ڈبوئے رکھنے کیلئے اپنی نسلوں کو احمدیت اور اسلام پر قائم رکھنے کیلئے، ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی سختی سے پابندی کرنی چاہئے"۔

(اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور خاکوں کی حقیقت صفحہ 20)

عشق قرآن:۔

’’حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

’’پس بچوں کو بھی قرآن کریم پڑھنے کی عادت ڈالیں اور خود بھی پڑھیں۔ ہر گھر سے تلاوت کی آواز آنی چاہئے۔ پھر ترجمہ پڑھنے کی کوشش بھی کریں اور سب ذیلی تنظیموں کو اس سلسلے میں کوشش کرنی چاہئے خاص طور پر انصار اللہ کو کیونکہ میرے خیال میں خلافت ثالثہ کے دور میں ان کے ذمے یہ کام لگایا گیا تھا۔ اس لئے ان کے ہاں ایک قیادت بھی اس کے لئے ہے جو تعلیم القرآن کہلاتی ہے اگر انصار اللہ پوری توجہ کردیں تو ہر گھر میں باقاعدہ قرآن کریم پڑھنے اور اس کو سمجھنے کی کلاسیں لگ سکتی ہیں‘‘۔

(خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 688-689)

احباب جماعت سے تعلق:۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو حضرت مسیح موعودؑ کی اس پیاری جماعت سے کس قدر والہانہ اور پیار و محبت سے پُر تعلق ہے اس کے متعلق ایک واقعہ پیش خدمت ہے:۔

’’ساڑھے سات بجے صبح شتابدی ایکسپریس دہلی اسٹیشن سے امرتسر کے لئے روانہ ہوئی دہلی سے امرتسر کا فاصلہ 452 کلومیٹر ہے۔ گاڑی راستہ میں مختلف سٹیشن پر رکتی ہوئی ساڑھے گیارہ بجے لدھیانہ کے احباب جماعت مرد و خواتین اور بچے اپنے پیارے آقا کے دیدار کے لئے ریلوے اسٹیشن پر آئے ہوئے تھے۔ حضور انور گاڑی کے ڈبہ کے دروازے پر تشریف لے آئے۔ صدر جماعت لدھیانہ نے حضور انور کی خدمت میں گلدستہ پیش کیا۔ مرد احباب نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور خواتین نے شرف زیارت حاصل کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کیلئے دروازہ میں کھڑے رہے۔ حضور انور کا چہرہ مبارک دیکھتے ہوئے خواتین، بچوں اور احباب نے رونا شروع کردیا خواتین اور بچیاں سسکیاں لیکر رو رہی تھیں۔

حضور انور کچھ دیر بعد اپنی نشست پر واپس تشریف لے آئے اور گاڑی کے شیشہ سے انہیں مسلسل روتے ہوئے اور سسکیاں لیتے دیکھا تو حضور انور اپنی سیٹ سے اُٹھے اور پھر دروازہ پر تشریف لے گئے عشق و محبت کا سمندر دونوں طرف موجزن تھا۔ یہ لوگ حضور انور کو دیکھتے اور روتے جاتے۔ یہ ایسا منظر تھا جو ناقابل بیان ہے اور تحریر میں نہیں لایا جاسکتا‘‘۔

(ہفت روزہ بدر قادیان 19 جنوری 2006 ص2)

روزنامہ ہندسماچار نے قادیان دارالامان میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کا ذکر کرتے ہوئے لکھا:

’’جماعت احمدیہ کے پانچویں روحانی خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد جنہیں بادشاہوں کا بادشاہ بھی کہا جاتا ہے کے آج شام قادیان پہنچنے پر زبردست استقبال کیا گیا۔ سفید شلوار قمیض گہرے رنگ کی شیروانی اور سفید پگڑی پہنے حضور کا پُرکشش روحانی چہرہ سب کے دلوں کو چھو رہا تھا۔ قادیان جو کہ جماعت احمدیہ کا عالمی مرکز ہے کی سرزمین پر جیسے ہی روحانی خلیفہ نے اپنے قدم رکھے پورا ماحول نعرۂ تکبیر اللہ اکبر کی گونج سے گونج اُٹھا۔ 181 ممالک سے کروڑوں احمدی عقیدتمندوں کے روحانی بادشاہ کے دیدار کیلئے موجود سبھی طبقہ کے لوگ اپنے جذبات کو بہتی آنکھوں سے بیان کررہے تھے۔ سڑک کے دونوں جانب سینکڑوں افراد جھنڈیاں و ہاتھ لہرا رہے تھے جس کا جواب حضور صاحب ہاتھ ہلاکر دے رہے تھے اس کے بعد آپ ٹی آئی ہائی اسکول کے میدان میں گئے جہاں کھڑی احمدیہ مستورات نے ان کا استقبال نظمیں و ترانے سنا کر کیا‘‘۔ (ہندسماچار 16 دسمبر 2005ء)

آخر پر اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں خلفاء احمدیت کی پاکیزہ سیرت کا مطالعہ کرنے اور اسے اپنی زندگی میں ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے نیز ہمیں ہمیشہ خلیفۂ وقت سے بے انتہا محبت اور پیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

☆☆☆☆☆☆

ہے صد
سالہ

خلافتِ احمدیّہ جوبلی آئو
یہ تقریب مقدّس ہے، مبارک ہو مبارک ہو

خدا کی قدرتوں کا جلوۂ نُورانی اپناؤ
جبیں اپنی محمدؐ نام سے لکھوا کے چمکاؤ
مثیلِ مصطفیٰؐ کے ہاتھ سے تقدیر جھمکاؤ
دُعاؤں سے اُسی کی چھاتیوں پر پھُول کھلواؤ
خلافت کی ردا اپنے سروں پر خوب پھیلاؤ
ہے صد سالہ خلافتِ احمدیّہ جوبلی آؤ
یہ تقریب مقدّس ہے مبارک ہو مبارک ہو

صدائے حق گرجتی پتھّروں کو کاٹ کر آئی
حِرا کی چھاتیوں پر پل کے شرفِ کیمیا پائی
پیامِ صدق و حق دُنیا کے ہر گوشے میں پھیلائی
کناروں تک جہاں کے عیسیٰؑ ثانی نے پہنچائی
خلافت سے تم آکر دُور رہنے والو مل جاؤ
ہے صدسالہ خلافتِ احمدیّہ جوبلی آؤ
یہ تقریب مقدس ہے مبارک ہو مبارک ہو

کوئی؟ معلوم جس کو ہو نہ استخلاف کی آیت
خلافت کی ہے لاثانی مسلماں کے لئے عظمت
ہو راعی سر پہ گلّے کو بکھرنے کی ہو کب نوبت؟
جماعت کو اسی کے واسطے سے حفظ کی صورت
پروئے جاؤ گے مالا میں دُر جیسے نہ کھو جاؤ
ہے صد سالہ خلافتِ احمدیّہ جوبلی آؤ
یہ تقریب مقدّس ہے مبارک ہو مبارک ہو

محمد مصطفیٰؐ کے نام کا ہی بول بالا ہو!
عقیدت سے، عمل سے دینِ احمد خوب پھیلاؤ
یقیں کی خوشبوؤں سے قلب کی وادی کو مہکاؤ
محبت کی قسم انسانیت کا نعرہ لگواؤ !
ہوا آ ساہی مُسکاتے ہوئے عالم پہ چھاجاؤ
ہے صد سالہ خلافتِ احمدیّہ جوبلی آؤ
یہ تقریبِ مقدّس ہے، مبارک ہو مبارک ہو

یہ دورِ آخریں ہے اوّلینوں سے ہے ربط اس کا
نبوت کی حقیقت سے گذرتا ہے یہی رستہ
ہے قائم اور دائم اس کا بس قُرآن سے رشتہ
وہی صورت وہی حکمت وہی اُسوہ وہی تقویٰ
وہی ہے معرکہ اُٹھو علم بردار ہو جاؤ
ہے صد سالہ خلافتِ احمدیّہ جوبلی آؤ
یہ تقریب مُقدّس ہے مبارک ہو مبارک ہو

مسیح و مہدی موعودؑ کا احسان ہے برسر
ہوئی قائم خلافت جب سے منہاجِ نبوّت پر
یہ سوواں سال ہے الحمد للہ کھُل گیا دفتر
عبادات اور دعاؤں کا سماں بندھ جائے گا گھر گھر
فضا کو نفلی روزوں سے، نمازوں سے بھی کھلواؤ
ہے صد سالہ خلافتِ احمدیّہ جوبلی آؤ
یہ تقریب مقدّس ہے مبارک ہو مبارک ہو

محبت ساتھ سب کے ہو نہیں نفرت کسی اک سے
کوئی گالی اگر دیدے دُعاؤں کا وہ تحفہ لے
زباں پر دمبدم صلِّ علیٰ کا وِرد ہو پائے
دلوں سے اے خدا ذکرِ الٰہی اب نہ چُھٹ جائے
یہی ہدیہ تشکر کا ہے ناظرؔ پیش کر جاؤ
ہے صد سالہ خلافتِ احمدیہ جوبلی آؤ
یہ تقریب مقدّس ہے، مبارک ہو مبارک ہو

مسیح موعودؑ ہیں خود صدرِ محفل نوردینؓ اوّل
بشیر الدّینؓ ہیں موعود مصلح ثانیؓ اکمل
ہیں ثالث میرزا ناصرؒ معلّم قابلِ مقبل
ہے رابعِ میرزا طاہرؒ مقدس حاملِ مشعل
ہیں خامس حضرتِ مسرور (ایدہ اللہ تعالیٰ) پرچم فتح لہراؤ
ہے صد سالہ خلافت احمدیّہ جوبلی آؤ
یہ تقریب مقدّس ہے، مبارک ہو مبارک ہو

(غلام نبی ناظرؔ یاری پورہ کشمیر)

خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی پروگراموں کے تحت

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ مغربی افریقہ

عالمگیر جماعت احمدیہ کے خلافت جوبلی پروگراموں کے تحت سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عظیم الشان قیادت میں پہلا صد سالہ خلافت جوبلی جلسہ مغربی افریقہ کے ملک گھانا میں ۱۷ اپریل 2008ء کو آپ کے افتتاحی خطاب کے ساتھ شروع ہوا۔ اس اجلاس سے خطاب فرماتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عبادات کے قیام کی طرف توجہ دلائی اور اسی تسلسل کو جاری رکھتے ہوئے اگلے روز خطبہ جمعہ میں بھی آپ نے باجماعت نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ حضور نے فرمایا کہ یہی وہ طریقہ ہے جس کے ذریعہ ہم دنیا کو اللہ تعالیٰ کے در پر جھکا سکتے ہیں۔ کسی تیر اور تلوار سے دنیا کو خدا کے در پر جھکایا نہیں جاسکتا۔ دُعائیں کریں اور دعائیں کرنے کا سب سے بہتر ذریعہ نمازیں ہیں۔ حضور نے فرمایا: جماعت خلافت جوبلی منارہی ہے۔ اس جوبلی کا مقصد صرف جلسہ کرنا، سوونیئر شائع کرنا نہیں ہے اصل مقصد ہم تب ہی حاصل کر سکتے ہیں جب ہم یہ عہد کریں کہ اس نعمت پر جو خدا نے ہم پر اتاری ہے شکرانے کے طور پر اپنے خدا سے اور زیادہ قریبی تعلق پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ حضور نے اپنے خطبہ جمعہ میں یہ بھی فرمایا کہ احمدی لڑکیاں احمدی لڑکوں سے ہی شادی کریں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ جب تک آپ اس بات کو پلّے باندھے رکھیں گے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنا ہے اس وقت تک آپ اللہ کے انعاموں سے فیض پاتے رہیں گے۔ پس خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے پر ہر احمدی یہ عہد کرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو سب سے اوّل رکھے گا۔

جلسہ سالانہ کے تیسرے روز اپنے اختتامی خطاب میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پھر سابقہ خطاب کے مضمون کو دہراتے ہوئے فرمایا کہ ہر احمدی کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں چلنے کے لئے مجاہدہ کرے۔ آپ نے فرمایا جس طرح فصل کے لئے اچھے کھیت اور اچھے بیج کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح ایک انسان صحیح راستوں کو اختیار کر کے زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرسکتا ہے۔ ہمیں اپنے قلوب کی اصلاح کرنی چاہئے، ہمیشہ اپنے رب سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہنی چاہئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میاں بیوی کے خوشگوار تعلقات کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ سختی اور ترش روئی کبھی اچھے نتائج پیدا نہیں کرسکتی۔ اسلئے خاوندوں کو اپنی پوری فیملی کے لئے ایک مثال بننا چاہئے۔ جب شام کو وہ اپنے کاموں سے اپنے گھروں کو لوٹیں تو انہیں اپنے بیویوں اور بچوں کے ساتھ نرمی اور پیار سے پیش آنا چاہئے۔ یہی وہ طریق ہے جس سے آپ کا اور آپ کے ملک کا مستقبل روشن ہوگا۔ آپ نے فرمایا: ہمیں اپنے بیوی اور بچوں سے سلوک کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونہ پر چلنا چاہئے۔ تبھی ہمارا گھر ایک جنت کا نمونہ بن سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا: اگرچہ ماؤں کے قدموں کے نیچے جنّت ہے لیکن اگر ایک عورت اپنی ذمہ داریوں کو ادا نہیں کرتی تو بجائے جنت کے اس کے قدموں سے جہنم پیدا ہوتا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے اختتامی خطاب میں اہل افریقہ اور بالخصوص گھانا کے احمدیوں کو اپنی دُعاؤں سے نوازا آپ نے فرمایا افریقہ کا ایک روشن مستقبل ہے اس لئے افریقہ کے لوگوں کو سخت محنت اور ایمانداری سے کام کرنا چاہئے۔ اپنے خطاب کے آخر میں آپ نے تمام نوع انسان کے لئے دُعا کی آپ نے فرمایا کہ آئندہ آنے والا سال ایک انقلابی سال ثابت ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنے حفظ وامان میں رکھے اور جلسہ سالانہ کے فیوض سے فیضیاب کرے۔

جلسہ سالانہ گھانا میں ۳۲ ممالک کے احباب جماعت نے شرکت کی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے گھانا دورے کے درمیان کئی اہم جگہوں کا دورہ بھی کیا۔ آپ کے اعزاز میں سینٹرل مشن میں منعقد کی جانے والی ایک تقریب میں بھی شرکت کی۔ اس تقریب میں گھانا کے وائس پریزیڈنٹ Alhaj Mahama Alia اسی طرح گھانا کے ہائی کمشنر نے شرکت فرمائی۔ یہ استقبالیہ تقریب ۲۱/اپریل صبح ساڑھے ۱۰ بجے باغ احمد گھانا میں منعقد ہوئی۔ جس میں سینکڑوں احمدی احباب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ''انی معک یا مسرور'' اور کلمہ طیبہ پڑھتے ہوئے شریک ہوئے۔

اسی روز سوا گیارہ بجے احمدیہ قبرستان گھانا میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جا کر گھانا کے پہلے احمدی حسین مہدی، اپاہ، اموسا Amosah، مینساہ Mensa اور طاہر، کویسی ہمونڈ Kwasi Hamand کی قبروں پر دُعا کروائی۔ اس کے بعد حضور نے اقراء کے قریب ریجنل ہیڈ کوارٹر میں ایک رقیم پرنٹنگ پریس کا افتتاح فرمایا۔ اس پریس میں کمپیوٹر روم، کئی دفاتر، پرنٹنگ پریس، کٹنگ بائنڈنگ مشین اور تمام سہولیات موجود ہیں۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کی یاد میں ایک پودا نصب کیا۔ اس موقع پر تمام حاضرین کلمہ طیبہ کا نہایت خوش الحانی سے ورد کر رہے تھے۔

اسی روز شام ساڑھے چھ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں ایک استقبالیہ بھی دیا گیا جس میں ملک کے وائس پریزیڈنٹ نے بھی شمولیت کی۔ انہوں نے کہا کہ اس استقبالیہ میں حضرت امیر المومنین کو خوش آمدید کہنا میرے لئے ایک بہت بڑا اعزاز ہے۔ گھانا میں احمدیہ مشن شروع سے ہی مسلمانوں اور غیر مسلمانوں میں رواداری اور محبت کے جذبات کو پھیلا رہا ہے۔ اور ہم سب یہاں مل کر رہ رہے ہیں اور یہ حضور کی رہنمائی کا ہی نتیجہ ہے۔

حضور نے اس موقعہ پر اپنے خطاب میں فرمایا: مجھے یاد ہے کہ پانچ سال پہلے محترم وائس پریزیڈنٹ صاحب گھانا، یو کے تشریف لائے تھے اور وہ میری ملاقات کے لئے مسجد فضل لندن آئے تھے۔ عام طور پر غیر احمدی مسلمان احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنا پسند نہیں کرتے لیکن آپ نے ہماری مسجد میں نماز ادا کی۔ مجھے امید ہے کہ جس طرح انہوں نے ماضی میں اپنے اچھے تعلقات رکھے ہیں ان کو وہ آئندہ بھی جاری رکھیں گے۔

۲۱/اپریل کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دو مساجد کا بھی افتتاح فرمایا۔ اسی طرح آپ نے تین تعلیمی اداروں کا بھی افتتاح فرمایا جو کہ Ekumfi T.I Ahmadiyya Sec School اور جامعہ احمدیہ گھانا جس میں ۱۵ افریقی ممالک سے ۱۰۹ طلباء زیر تعلیم ہیں اور اس کے علاوہ گھانا کی مسجد نور کا بھی افتتاح فرمایا۔ حضور نے اس موقعہ پر طلبا کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کے کندھوں پر بڑی بھاری ذمہ داری پڑنے والی ہے اگر آپ لوگ اپنے تعلیمی دور میں سخت محنت اور دُعاؤں کے عادی ہو جائیں گے تو تبھی آپ جماعت اور اپنے والدین کی امیدوں پر پورا اتر سکتے ہیں۔ آپ کو چاہئے کہ آپ اپنے علمی معیار کو بڑھائیں۔ ساتھ ہی اللہ کے ساتھ تعلق میں مضبوطی پیدا کریں۔ آپ نے طلباء کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: انہیں یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ انہیں صرف افریقہ میں ہی خدمت کا موقعہ ملے گا بلکہ انہیں دنیا کے دیگر ممالک جہاں جماعت مناسب سمجھے گی بھجوایا جا سکتا ہے۔ جامعہ احمدیہ کے پروگرام کے بعد حضور ایدہ اللہ نے بمقام Potsin احمدیہ مسجد کا افتتاح فرمایا۔ اس مقام پر سینکڑوں احمدی احباب پہلے سے ہی موجود تھے۔ حضور ایدہ اللہ نے لوائے احمدیت لہرایا اور ساتھ ہی صد سالہ جوبلی کی یاد میں ایک پودا بھی لگایا۔

☆☆☆

درخواست دعا

☆۔ خاکسار اپنی اور اپنی اولاد کی صحت وسلامتی، دینی و دنیاوی ترقی اور مرحوم شوہر محترم چوہدری عبد السلام صاحب درویش کی درجات کی بلندی کیلئے عاجزانہ درخواست دُعا کرتی ہے۔ اعانت بدر 200 روپے۔

(سلیمہ بیگم اہلیہ چوہدری عبد السلام صاحب درویش مرحوم قادیان)

☆۔ مکرم مولوی محمد ایوب ساؔجد نائب ناظر نشر واشاعت اپنی والدہ صاحبہ اور اپنے والد مرحوم مکرم عبد الخالق صاحب، سابق نمبردار کوریل کشمیر کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے اور اپنی بیوی بچوں کی صحت وسلامتی و دینی دنیاوی ترقیات کیلئے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

دُعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ محترمہ جمیلہ خاتون صاحبہ زوجہ مکرم نسیم احمد صاحب مرحوم مونگھیر کچھ عرصہ سے بیماری چلی آرہی تھیں۔ مورخہ 18.4.08 کو بروز جمعہ وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ بہت نیک، نماز وروزہ کی پابند تھیں۔ غریبوں کی مدد کرنے والی تھیں۔ مرحومہ اپنے پیچھے پانچ لڑکے اور تین لڑکیاں چھوڑ گئی ہیں۔ دُعا کریں اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور سبھی رشتہ داروں کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔ اعانت بدر 200 روپے۔ (ظفر احمد مونگھیر۔ بہار)

نمایاں کامیابی اور درخواست دُعا

مورخہ 20 اپریل 08ء کو خالصہ کالج رنجیت ایونیو امرتسر میں بی ایڈ کی ڈگری دئے جانے کی تقریب زیر صدارت جناب ڈاکٹر بنود کمار چیئرمین NRC-NCTE منعقد ہوئی جس میں سیشن 2005-06 اور 2006-07 کے دو صد بچوں کو ڈگری دی گئی۔ تقریب میں ڈاکٹر مسز سرندر پال کور ڈھلوں پرنسپل کالج اور متعدد سرکردہ علمی شخصیات نے شرکت کی۔ عزیز سید زبیر احمد ابن مکرم سید بشارت احمد صاحب جو اکیلے احمدی طالب علم تھے کو ڈگری دی۔ عزیز مزید اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کیلئے مختلف ٹیسٹ دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ہر لحاظ سے بابرکت اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ (قریشی محمد فضل اللہ)

☆...... مکرم محمد لطیف شاکر صاحب آف لندن کے انجوگرافی کے ٹیسٹ ہو رہے ہیں۔ موصوف کی صحیح تشخیص اور صحت وسلامتی درازی عمر اور دینی و دنیوی ترقیات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (سید بشارت احمد قادیان)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت 17096 :: میں عشرت خانم زوجہ سید لئیق احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 5/5/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر 41100 بذمہ خاوند۔ زیور طلائی: سیٹ ایک عدد وزن 28.570 گرام (23 کیرٹ)، 3 عدد انگوٹھیاں 10.820 گرام (23 کیرٹ)، ایک عدد سیٹ 23.630 گرام، ٹکہ ایک عدد 4.900 گرام، انگوٹھیاں 3 عدد 7.390 گرام، کڑے دو عدد 27.310 گرام، بالیاں دو جوڑی 6.740 گرام۔ کل وزن 109.380 گرام۔ (22 کیرٹ) قیمت انداز اً 95000 روپے۔ زیور نقرئی: 3 جوڑی پازیب، ایک عدد سیٹ، دو عدد کڑے۔ کل وزن 362.520 گرام۔ قیمت انداز اً 7250 گرام۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1/5/07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ سید لئیق احمد　　الامۃ عشرت خانم　　گواہ محمد انور احمد

وصیت 17097 :: میں محمد یعقوب علی نیاز ولد محمد قاسم قوم دودیکولہ پیشہ ملازمت عمر 30 سال تاریخ بیعت 1982ء ساکن تمرا پلی ڈاکخانہ تمرا پلی ضلع ورنگل صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 6/3/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3108 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم احمد جعفر خان　　العبد محمد یعقوب پاشاہ　　گواہ محمد رحیم الدین

وصیت 17098 :: میں کے ایم زینب زوجہ ایس شمس الدین قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 48 سال تاریخ بیعت 1988ء ساکن پالگھاٹ ڈاکخانہ پاتھوپریارم ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 11/8/06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر دو گرام سونا وصول شدہ۔ 4 گرام سونا موجودہ قیمت 3300 روپے۔ والدہ کی طرف سے ورثہ میں ملی رقم 37000 روپے۔ اس کے علاوہ میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی رحیم احمد　　الامۃ کے ایم زینب　　گواہ وسیم احمد صدیق

وصیت 17099 :: میں کنجو مول کے ایم اہلیہ پی ایم عبد و کنجو قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 52 سال تاریخ بیعت 1998ء ساکن پالگھاٹ ڈاکخانہ اِیڈاکرا ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 22/3/06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ والدہ کی طرف سے ورثہ میں ملی رقم 37000 روپے ہے۔ زیور طلائی: 4 گرام سونا 22 کیرٹ کا جس کی قیمت انداز اً 3300 روپے ہوگی۔ حق مہر 2 گرام سونا وصول شدہ ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایس ایم بشیر الدین　　الامۃ کے ایم کنجو مول　　گواہ وسیم احمد صدیق

وصیت 17100 :: میں انور اے ولد پی کے ابوبکر قوم احمدی مسلم پیشہ ملازمت عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن پالگھاٹ ڈاکخانہ پودو پریارم ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 28/9/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی رحیم احمد　　العبد انور اے　　گواہ وسیم احمد صدیق

وصیت 17101 :: میں یوکبیر ولد وی وی حسنیار قوم احمدی مسلم پیشہ مزدوری عمر 58 سال تاریخ بیعت 1988ء ساکن پالگھاٹ ڈاکخانہ پالگھاٹ ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 15/11/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ والدہ کی طرف سے جائیداد کا اب تک بٹوارہ نہیں ہوا۔ بٹوارہ کے بعد مرکز کو اطلاع کر دی جائے گی۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہانہ 2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایس ایم بشیر الدین　　العبد یوکبیر　　گواہ ٹی رحیم احمد

وصیت 17102 :: میں یو بشیر احمد ولد یو انور احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن محلّہ احمدیہ ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 7/5/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1/5/07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم حسیب احمد　　العبد یو بشیر احمد　　گواہ محمد انور احمد

وصیت 17103 :: میں کے ایم صفیہ زوجہ کے شمس الدین قوم احمدی مسلم پیشہ خانہ داری عمر 38 سال تاریخ بیعت 1982ء ساکن پالگھاٹ ڈاکخانہ کلّے کاڈ ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۔۔۔۔۔ وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ والدہ کی طرف سے ورثہ میں ملی رقم 37000 روپے ہے۔ زیور طلائی: 4 گرام سونا جس کی موجودہ قیمت 3300 روپے۔ حق مہر مبلغ 3000 روپے۔ اس کے علاوہ میری کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی رحیم احمد　　الامۃ کے ایم صفیہ　　گواہ وسیم احمد صدیق

وصیت 17104 :: میں کے ایم سلمٰی حبیب زوجہ او ایچ حبیب اللہ قوم احمدی مسلم پیشہ خانہ داری عمر 33 سال تاریخ بیعت 1982ء ساکن پالگھاٹ ڈاکخانہ اِیڈاکرہ ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 11/8/06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ والد صاحب مرحوم کی طرف سے ورثہ میں ملی رقم 37000 روپے۔ زیور طلائی 40 گرام جس کی موجودہ قیمت 33000 روپے ہوگی۔ حق مہر 20 گرام سونا وصول شدہ۔ میرے خاوند کی 9 سینٹ زمین مع مکان ہم دونوں کے نام رجسٹر ہے لیکن اس کا مکمل طور پر مالک میرے خاوند ہیں۔ اس کے علاوہ میری کوئی منقولہ غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس

کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی رحیم احمد　　　الامۃ کے ایم سلمیٰ حبیب　　　گواہ ایس ایم بشیر الدین

وصیت 17105:: میں سی خدیجہ رحمٰن زوجہ ٹی عبدالرحمٰن قوم احمدی مسلم پیشہ خانہ داری عمر 47 سال تاریخ بیعت 1994ء ساکن پالگھاٹ ڈاکخانہ اڈیا کرا ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 28/9/06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ والدہ حیات ہیں۔ طلائی زیور 4 گرام 22 کیرٹ موجودہ قیمت 3300 روپئے۔ حق مہر 8 گرام سونا وصول شدہ۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی رحیم احمد　　　الامۃ سی خدیجہ رحمٰن　　　گواہ وسیم احمد صدیق

وصیت 17106:: میں ٹی کے بجیلہ زوجہ سی وی عاشق احمد قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ جی اے کالج ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20/4/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی: ہار تین عدد وزن 76 گرام، بالیاں ایک جوڑی 6 گرام۔ چوڑیاں سات عدد 46 گرام۔ انگوٹھی 4 عدد وزن 5 گرام۔ کل وزن 133 گرام۔ جس کی موجودہ قیمت اندازاً 111055 روپئے ہوگی۔ حق مہر 25000 روپئے میں سے 10000 روپئے کے زیورات مذکورہ بالا زیورات میں شامل ہیں۔ باقی 15000 روپئے بذمہ خاوند ہیں۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سی وی عاشق احمد　　　الامۃ ٹی کے بجیلہ　　　گواہ ٹی احمد سعید

وصیت 17107:: میں سی وی عاشق احمد ولد سی وی محمد قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ جی اے کالج ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20/4/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 21000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی احمد سعید　　　العبد سی وی عاشق احمد　　　گواہ سی وی محمد

وصیت 17108:: میں ایم پی عبدالرزاق ولد عثمان کویا قوم احمدی پیشہ مزدوری عمر 42 سال تاریخ بیعت 1987ء ساکن کالیکٹ ڈاکخان چیوایور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 6/6/06 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ پانچ سینٹ زمین مع ایک مکان جس کی موجودہ قیمت اس وقت اندازاً 3 لاکھ روپئے ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی احمد سعید　　　العبد ایم پی عبدالرزاق　　　گواہ ڈاکٹر صلاح الدین

وصیت 17110:: میں شیخ عبداللطیف ولد شیخ ھدایت اللہ پیشہ طالب علم عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 7/5/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبدالرحیم خان　　　العبد شیخ عبداللطیف　　　گواہ محمد انور احمد

وصیت 17110:: میں نسرین بیگم بنت جے ظہور احمد قوم احمدی مسلم پیشہ خانہ داری عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن چنتہ کنٹہ ڈاکخانہ چنتہ کنٹہ ضلع محبوب نگر صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 17/12/06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبدالقادر شمس　　　الامۃ نسرین بیگم　　　گواہ شریف خان

وصیت 17111:: میں میرابانو زوجہ پی کے علی مون قوم احمدی مسلم پیشہ خانہ داری تاریخ بیعت 1996ء ساکن کوچین ڈاکخانہ فورٹ کوچی ضلع ارناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 17/3/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ایک عدد ہار 13.780 گرام، کان کی بالیاں ایک جوڑا 6.710 گرام، انگوٹھی دو عدد 3.340 گرام، حق مہر ایک تولہ سونا ہے جس میں 4.170 گرام ملا ہے۔ پازیب چاندی کا ایک جوڑی 48 گرام۔ کل قیمت 28733 روپئے ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ پی کے علی مون　　　الامۃ میرابانو　　　گواہ ٹی محمد منزل

وصیت 17112:: میں رشیدہ بیگم زوجہ منور احمد خان قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن پرانہ صدر تھانہ روڈ پوری ڈاکخانہ پوری تحصیل پوری ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9/4/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ تین تولے کے سونے کے زیور جس میں گلے کا ہار دو عدد، کان کی بالیاں ایک جوڑی، ایک عدد انگوٹھی۔ حق مہر مبلغ 8000 روپئے وایک اشرفی بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ منور احمد خان ایڈووکیٹ　　　الامۃ رشیدہ بیگم　　　گواہ سید فضل باری

وصیت 17113:: میں منور احمد خان ولد علی خان مرحوم قوم پٹھان پیشہ وکالت تاریخ پیدائش 6/3/1953 پیدائشی احمدی ساکن پرانہ صدر تھانہ روڈ ڈاکخانہ پوری ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9/4/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ اپنے گاؤں کیرنگ میں اڑھائی ایکڑ زرعی زمین ہے۔ والدین فوت ہو چکے ہیں۔ جدی جائیداد موجود ہے لیکن تاوقت اس کی تقسیم نہیں ہوئی۔ جائیداد کیرنگ میں ہے جس میں رہائشی مکان اور زرعی زمین ہے۔ میرا گزارہ آمد از وکالت ماہانہ 10000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدرانجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت

اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سید فضل باری   العبد منور احمد خان   گواہ حفیظ احمد الٰہ دین

وصیت 17114:: میں سی شہناز بنت سی حمید اللہ قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن کوڈالی ڈاکخانہ کوڈالی ضلع کنانور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/2/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ چار ہار 11 پون، کڑے ساڑھے گیارہ پون، چوڑی ایک پون، انگوٹھیاں تین عدد چھ گرام۔ کل وزن ساڑھے 23 پون چھ گرام۔ کل قیمت 145500 روپئے۔ حق مہر کا میں نے زیور خرید لیا ہے۔ لہٰذا حق مہر اس میں شامل ہے۔ نیز والدین باحیات ہیں۔ جائیداد تقسیم نہیں ہوئی۔ جائیداد کی تقسیم پر جو بھی حصہ ملے اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کر دی جائیگی۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ کے عبدالسلام   الامۃ سی شہناز   گواہ سی حمید اللہ

وصیت 17115:: میں سیدہ فرخندہ آفتاب زوجہ آفتاب عالم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن آزادنگر ڈاکخانہ آزادنگر جمشید پور ضلع سنگھ بھوم صوبہ جھارکھنڈ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2/3/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر 11000 روپئے وصول شدہ۔ زیور طلائی: کڑے آٹھ عدد، ہار دو عدد، بالیاں تین جوڑی، انگوٹھی دو عدد، چین ایک عدد۔ کل وزن 120 گرام۔ جملہ زیور 22 کیرٹ کے ہیں۔ قیمت اندازاً 102000 روپئے۔ نقرئی سیٹ ایک عدد، عطردان ایک عدد، پازیب ایک جوڑی۔ کل وزن 500 گرام۔ قیمت اندازاً 5000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از ٹیوشن ماہانہ 3500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ فرزان احمد خان   الامۃ سیدہ فرخندہ آفتاب   گواہ آفتاب عالم

وصیت 17116: میں جہاں آرہ بیگم اہلیہ صادق علی لشکر قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن مہو پاڑہ روڈ ڈاکخانہ جگلائی جمشید پور ضلع سنگھ بھوم صوبہ جھارکھنڈ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2/3/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر 2100 روپئے وصول شد۔ زیور طلائی: سیٹ ایک عدد وزن 20 گرام 22 کیرٹ قیمت اندازاً 16500 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ فرزان احمد خان   الامۃ جہاں آرہ بیگم   گواہ صدیق علی لشکر

وصیت 17117:: میں صدیق علی لشکر ولد خیرات علی لشکر قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 58 سال تاریخ بیعت ۱۹۶۴ء ساکن مہتو پاڑہ روڈ ڈاکخانہ جگلائی ضلع سنگھ بھوم صوبہ جھارکھنڈ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2/3/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جائیداد غیر منقولہ ایک عدد مکان رہائشی جگلائی جمشید پور نمبر 244/86۔ 1050 مربع فٹ جس کی قیمت اندازاً 250000 روپئے۔ ایک مکان کاہلواں قادیان میں 16 مرلہ جس کی قیمت 350000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 12000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت یکم مارچ 2007ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ فرزان احمد خان   العبد صادق علی لشکر   گواہ محمد انور احمد

وصیت 17118:: میں نیک محمد ولد شیخ رسول قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 32 سال پیدائشی احمدی ساکن ٹلکو کالونی ڈاکخانہ ٹلکو ورکس ضلع سنگھ بھوم صوبہ جھارکھنڈ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2/3/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 7000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت یکم مارچ 2007ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ فرزان احمد خان   العبد نیک محمد   گواہ محمد انور احمد

وصیت 17119:: میں سید رشید احمد ولد سید صمصام الدین مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 56 سال پیدائشی احمدی ساکن ریلوے کالونی ڈاکخانہ ٹاٹانگر ضلع سنگھ بھوم صوبہ جھارکھنڈ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 2/3/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جائیداد غیر منقولہ ایک پلاٹ نمبر 325-2E-11 بمقام کٹک رقبہ 40x50 فٹ قیمت اندازاً 60000 روپئے۔ ایک پلاٹ نمبر 2214/175 بمقام کوبھی ضلع کٹک 114 ڈسمل۔ قیمت اندازاً 30000 روپئے۔ 418 ڈسمل اراضی زرعی پیکھر اپور کٹک نمبر 80/464/91 قیمت اندازاً 70000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 10000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ یکم مارچ 07 سے نافذ کی جائے۔

گواہ فرزان احمد خان   العبد سید رشید احمد   گواہ محمد انور احمد

وصیت 17120:: میں تبسم خورشید اہلیہ خورشید احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 48 سال پیدائشی احمدی ساکن جواہر نگر ڈاکخانہ آزاد نگر ضلع سنگھ بھوم صوبہ جھارکھنڈ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4/3/07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر 1101 روپئے بذمہ خاوند۔ طلائی زیور چین ایک عدد، کان کی بالیاں ایک جوڑی، انگوٹھی ایک عدد۔ کل وزن 2 تولہ قیمت اندازاً 16000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ خورشید احمد   الامۃ تبسم خورشید   گواہ شاہد احمد

وصیت 17121:: میں شاہد احمد ولد خورشید احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن جواہر نگر ڈاکخانہ آزاد نگر ضلع سنگھ بھوم صوبہ جھارکھنڈ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4/3/07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 12000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ خورشید احمد   العبد شاہد احمد   گواہ محمد انور احمد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا کہ مَیں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دوں گا اور تیری محبت دلوں میں ڈال دوں گا، افریقہ کے اِس دَورہ میں ہم نے اس وعدہ کو ایک خاص شان سے پورا ہوتے دیکھا ہے

افریقن احمدیوں کے اخلاص ووَفا اور قُربانیوں کے ایمان اَفروز واقعات

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ ۹ مئی ۲۰۰۸ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد وتعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ گذشتہ دنوں اللہ تعالیٰ نے مجھے مغربی افریقہ کے بعض ممالک کے دورے کی توفیق عطا فرمائی یہ دورہ خلافت جوبلی پروگراموں کے تعلق سے تھا۔ اس کے کچھ پروگرام بذریعہ MTA دیکھنے والی ہر آنکھ نے دیکھے اور نظارہ کئے ہیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بارش حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت پر ہو رہی ہے۔ بعض باتیں جن کا تعلق لوگوں کے جزبات سے ہے اور جو T.V میں نہیں دیکھے جاسکتے ہیں، اس وقت اپنے دورہ کے مختصر حالات کی شکل میں بیان کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ دورہ خلافت جوبلی کے حوالے سے ہر پہلو سے نہایت کامیاب رہا۔ کئی ماہ پہلے سے احمدی احباب وخواتین اور بچوں تک نے بڑے جزباتی انداز میں تیاریاں شروع کردی تھیں اور بعض کے اس تیاری کے تعلق میں جزبات دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ کس قدر قربانی کرنے والے، پیار کرنے والے، محبت واخلاص رکھنے والے اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے لوگ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عطا فرمائے ہیں اور آج وہ مسیح موعودؑ کے خلیفہ سے بھی ویسی ہی محبت کرتے ہیں جیسی آپؑ سے کرتے ہیں۔ یہ سب دیکھ کر انسان انتہائی جزبات سے مغلوب ہوجاتا ہے اور یہ دیکھ کر انسان کا ایمان بڑھتا ہے کہ ہمارے سچے وعدوں والے خدا نے جو تمام طاقتوں کا سرچشمہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جو وعدہ فرمایا تھا کہ میں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دوں گا اور تیری محبت دلوں میں ڈال دوں گا یہ وعدہ ہر روز ایک نئی شان کے ساتھ پورا ہو رہا ہے اور ایک دنیا گواہ ہے کہ افریقہ کے اس دورہ میں ہم نے اس وعدہ کو ایک خاص شان سے پورا ہوتا دیکھا ہے۔ افریقہ کے لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام کو عزت کے ساتھ اپنے دلوں میں بٹھائے ہوئے ہیں، جب اپنے مخصوص انداز میں غلام احمد کی جے کے نعرے بلند کرتے ہیں تو یہ وعدہ ایک نئے انداز میں مومنین کے قلوب میں ارتیاش پیدا کر رہا ہوتا ہے۔ مخالفین کہتے ہیں کہ ان غریب لوگوں کو لالچ دیکر کر اپنے ساتھ شامل کیا گیا ہے۔ کیا لالچ کبھی ایسی ذاتی محبت دلوں میں پیدا کرسکتی ہے؟ کیا چہروں کی رونقیں اور آنکھوں سے محبت کی جھلک کسی دنیاوی لالچ کا نتیجہ ہوسکتی ہے؟ یہ غریب تو ایمان کی دولت سے مالا مال ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت ان کے دلوں سے کوئی نہیں نکال سکتا بلکہ اس کی وجہ سے ان کو جو خلافت احمدیہ سے محبت ہے۔ دنیا کی بڑی سے بڑی دولت اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ مجھے لگتا ہے کہ افریقہ کے احمدی اس کی روشن مثال بنتے جارہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔ انبیاء کا ساتھ دینے والے عموماً غریب اور کمزور ہوتے ہیں بڑے لوگ اس سعادت سے محروم رہ جاتے ہیں۔ ان کے دلوں میں طرح طرح کے گمان آتے ہیں اور وہ اپنی بڑائی اور مشیخت سے پیچھے رہ جاتے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ عموماً میری جماعت میں ایسے لوگ ہیں کہ کپڑا بھی ان کو مشکل سے میسر آتا ہے لیکن ان کے اندر لا انتہا محبت کے جزبات پائے جاتے ہیں۔ وہ اپنے ایمان میں ایسے پکّے اور صدق وصفا سے ایسے بھرپور ہوتے ہیں کہ اگر دنیوی لوگوں کو اس لذت کا علم ہوجائے تو اس کے بدلے میں وہ سب دینے کیلئے تیار ہوجائیں۔

فرمایا:۔ اب میں مختصراً دورے کے چند واقعات بتا دیتا ہوں۔ پہلے ہم غانا گئے غانا میں جب ہم پہنچے تو رات کا وقت تھا لیکن پھر بھی احباب کا جوش و خروش ان کی آنکھوں کی محبت قابل دید تھی۔ اگلے روز ہم باغ احمد میں چلے گئے جہاں جوبلی کا جلسہ ہوا۔ یہ چار سو ساٹھ ۴۶۰ ایکڑ پر مشتمل ہائی وے پر ایک جگہ ہے جسے احباب وخواتین نے بڑی محنت سے ملکر صاف کیا اور جلسہ کے قابل بنایا۔ جلسہ کی حاضری قریبًا ایک لاکھ سے زیادہ تھی اور یہ جگہ اس کے لئے تنگ تھی لیکن پھر بھی کسی نے اس بات کی شکایت نہیں کی۔ مرکزی طور پر لنگر چلانے کا انکا پہلا تجربہ تھا۔ الحمدللہ کہ احباب نے کھانے پینے اور رہائش کے معاملہ میں ہر طرح کے صبر اور خوشی کا مظاہرہ کیا۔ قریب کے ممالک بورکینا فاسو سے تین ہزار افراد آئے جن میں تین سو کے قریب افراد سائیکل پر 1600 کلومیٹر کا سفر طے کرکے غانا پہنچے۔ ان میں 50 سے 60 سال کے انصار بھی شامل تھے اور دو چھوٹے بچے بھی تھے جو باوجود منع کرنے کے بہت ضد کرکے کہ خلافت جوبلی جلسہ میں شامل ہونا ہے جس میں خلیفہ وقت نے شامل ہونا ہے اس جلسہ میں پہنچنے۔ یہ سائیکل سوار کوئی اعلیٰ سائیکلوں پر سفر نہیں کررہے تھے بلکہ نہایت پرانے سائیکلوں پر تھے جو خلافت کی محبت کے جوش اور جزبے سے بھرپور اتنی مشکلات برداشت کرکے جوبلی جلسہ میں پہنچے تھے۔ ان سائیکل سواروں کو میڈیا نے بھی کوریج دی۔ ایک نمائندہ نے پوچھا کہ سائیکل تو بہت خستہ ہیں ان پر کس طرح اتنا لمبا سفر کیا تو جواب دیا گیا کہ سائیکل تو خستہ ہیں مگر ایمان پختہ ہیں۔

فرمایا: بورکینا فاسو میں ابھی نئی جماعت قائم ہوئی ہے۔ یہ پیدائشی احمدی نہیں ہیں پھر بھی ان کا ایسا اخلاص ہے۔ بعض جگہ غربت وافلاس نے ان کو بے حال کیا ہوا ہے لیکن حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے غلام صادق کی جماعت میں شامل ہوکر ان کے عزم چٹان کی طرح مضبوط ہیں اور ہر قربانی کیلئے تیار ہیں۔ خلافت سے ان کی محبت آنسوؤں کی شکل میں بہتی ہے۔

گیمبیا سے ۲۲ افراد نے بس کے ذریعہ سات ہزار کلومیٹر کا سفر اختیار کیا۔ آئیوری کوسٹ کی جماعت نے عزم کیا کہ چونکہ صد سالہ خلافت جوبلی کا جلسہ ہے اس لئے کم از کم سو افراد ضرور شامل ہوں گے اور اس کے لئے وہ کئی مہینے سے چندہ جمع کرتے رہے۔ اللہ نے برکت ڈالی تو 100 بلکہ 103 افراد جلسہ میں شامل ہوئے۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے کھیتوں میں کام کرکے اپنے سفر کے پیسے کمائے۔ آئیوری کوسٹ کی ہی ایک خاتون سخت بیمار تھیں اور بچنے کے آثار نہ تھے لیکن پھر بھی جلسہ میں شرکت کیلئے سفر اختیار کیا اور گھر والوں کو کہہ دیا کہ لگتا ہے کہ اب واپس نہیں آؤں گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ وہاں جاکر بیمار ہوگئیں اور کچھ دنوں کے بعد ان کی وفات ہوگئی چنانچہ میں نے۔ ان کا جنازہ بھی پڑھایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تو یہ تھیں چند مثالیں بچے، بڑوں اور عورتوں کی مثال۔ باقاعدگی کے ساتھ یہ لوگ نماز تہجد اور فجر میں بیدار ہوتے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے ساتھ دائمی خلافت کا وعدہ ہے۔

فرمایا: غانا سے بینن اور بینن سے پھر نائجیریا جانے کا پروگرام تھا بینن کے جلسہ میں 22 ہزار کی حاضری تھی۔ یہ نو مبائعین کی جماعت ہے جو آہستہ آہستہ اخلاص ووفا میں بڑھ رہی ہے۔ ہر قدم پر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور نصرتوں کی بارش کو نازل ہوتے اور برستے دیکھا۔ حضور نے مبلغین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ لوگ اللہ سے تعلق کے معیار میں مزید ترقی کرتے چلے جائیں اور اپنے بیوی بچوں کو بھی بتائیں کہ اگر آپ نے اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنا ہے تو اعلیٰ نمونے دکھانے ہوں گے۔ آپ کے عمل اور نمونے لوگوں کیلئے مثال بنتے ہیں۔ صحابہ کرام جو ابتداء میں ان ممالک میں آئے انہوں نے بڑی بڑی قربانیاں کیں۔ فرمایا اب جبکہ جماعتی ترقی کی رفتار اب دن بدن بڑھ رہی ہے تو دشمن بھی ہر طرح کے نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہا ہے تو ایسے میں دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔ ہمیں پہلے سے بڑھ کر دعائیں کرنی چاہئیں اور جس قدر ہم خدا کے آگے جھکیں گے اللہ تعالیٰ ہمیں ترقیات کی نئی سے نئی منزلیں عطا فرماتا چلا جائے گا۔

☆☆☆

سدا روشن رہے شمع خلافت

ازل سے ہوتا آیا ہے جو آتے ہیں گزرتے ہیں
نئے پھل پھول لگتے ہیں نئے غنچے نکھرتے ہیں
پرانے منظروں کو بھی بھلایا تو نہیں جاتا
مگر ہر صبح نئی دُنیا، نئے منظر اُبھرتے ہیں
خدا کا شکر ہے ہم کو ملا مسرورؔ کی صورت
وہ مہرِ تاب جس سے دامنِ اُمید بھرتے ہیں
بہ فیضِ مصطفےٰؐ تاجِ خلافت اُن کے سر آیا
مسیحائی مہک پھیلے جہاں سے بھی گزرتے ہیں
سدا روشن رہے شمع خلافت کی میرے مولا
کہ اِس کی روشنی میں وہ سنبھل جائیں جو گرتے ہیں
یہی کونین کے وارثؐ سے ورثے میں ملا اِن کو
کہ خود مسرور ہیں اوروں کو بھی مسرور کرتے ہیں
میں نازاں اپنی آنکھوں پہ جنہوں نے دیکھ لی مسعودؔ
وہ صورت جن کے دیکھے سے یہ کام اپنے سنورتے ہیں

(مسعود احمد چودھری۔ پاکستان)

جامعہ احمدیہ قادیان میں
داخلہ کے خواہشمند متوجہ ہوں

تمام امراء کرام وصدر صاحبان ومبلغین ومعلمین کرام سے درخواست ہے کہ خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے اور اپنی زندگیاں وقف کرنے کے خواہشمند اور حصول علم کی اعلیٰ استعداد رکھنے والے طلباء کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوائیں۔

امسال جامعہ احمدیہ کا تدریسی سال ۱۲؍جولائی ۲۰۰۸ء سے شروع ہو رہا ہے۔ نئے داخل ہونے والوں کا تحریری امتحان جامعہ کھلنے کے دو دن بعد مورخہ ۱۴؍جولائی کو ہوگا۔لہٰذا داخلہ لینے والے طلباء کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہ پرنسپل جامعہ احمدیہ کو خط لکھ کر جلد از جلد داخلہ فارم منگوالیں۔ پھر اس فارم کی تکمیل کر کے مع سندات (میٹرک سرٹیفکٹ) صدر اور امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ واپس پرنسپل جامعہ کو ۳۰؍جون ۲۰۰۸ء تک بذریعہ رجسٹری ڈاک بھجوادیں۔اس کے بعد میں موصول ہونے والے فارم نیز فیکس سے بھجوائے ہوئے فارم وسندات قابل قبول نہ ہونگے۔ فارم ہر لحاظ سے مکمل اور درست ہونے کی صورت میں قادیان تحریری امتحان کے لئے بلایا جائے گا۔

شرائط داخلہ:

۱-درخواست دہندہ واقف زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کے لئے تیار ہو۔

۲-جسمانی وذہنی طور پر صحت مند ہو۔مکمل صحت کا ہیلتھ سرٹیفکیٹ ہمراہ ہونا چاہئے جو کسی مقررہ مستند ہسپتال کا ہو۔اور جس پر امیر جماعت وصدر جماعت کی تصدیق ودستخط ہوں۔

۳-تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈیژن میں پاس کیا ہو اور انگلش کا مضمون لیا گیا ہو۔میٹرک پاس امیدوار کی عمر ۱۷ سال سے زائد نہ ہو۔10+2 انٹر پاس امیدوار کی عمر ۱۹ سال سے زائد نہ ہو۔

۴-قرآن کریم ناظرہ صحیح تلفظ سے جانتا ہو۔

۵-امیدوار غیر شادی شدہ ہو۔

۶-اُمیدوار کو ان تمام سندات کو صحیح اور قواعد کے مطابق پائے جانے کے بعد داخلہ امتحان میں شرکت کے لئے اجازت نامہ بھجوایا جائے گا۔اس اجازت کے ملنے پر ہی طالب علم امتحان کے لئے جامعہ احمدیہ قادیان آسکے گا۔یہ اطلاع بذریعہ ٹیلی فون بھی کی جاسکتی ہے۔اس لئے رابطے کے لئے ٹیلی فون نمبر ضرور لکھیں۔

۷-اُمیدوار کو آمد ورفت کے اخراجات خود برداشت کرنے ہونگے۔داخلہ امتحان میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی سفر کے تمام اخراجات خود برداشت کرنے ہونگے۔

۸-امیدوار موسم کے لحاظ سے گرم سرد کپڑے رضائی بستر وغیرہ ہمراہ لیکر آئیں۔

۹-جن امیدواروں کو قادیان بلایا جائے گا۔ان کا تحریری اور زبانی ٹیسٹ (قرآن مجید ناظرہ اور اردو انگریزی میٹرک کے معیار کا) ہوگا۔انٹرویو میں دینی معلومات کے علاوہ معلومات عامہ کے سوال بھی کئے جائیں گے۔

۱۰-تحریری اور زبانی ٹیسٹ میں پاس ہونے والے اُمیدوار کو ہی جامعہ احمدیہ میں داخلہ مل سکے گا۔

ضروری نوٹ: ہندوستان کے تمام علاقہ جات میں میٹرک کے امتحانات مکمل ہو چکے ہیں اور جامعہ احمدیہ میں تدریس ۱۲؍جولائی ۲۰۰۸ء کو شروع ہوگی۔ان تین چار مہینوں میں خواہشمند اُمیدوار مقامی معلم یا کسی اور ذریعہ سے قرآن مجید ناظرہ اور اُردو روانی سے لکھنا اور پڑھنا سیکھتے رہیں۔اسی طرح خدام الاحمدیہ بھارت کی جانب سے شائع کردہ کتاب ”کامیابی کی راہیں“ پر مکمل عبور حاصل کریں۔اسی عرصہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات کو توجہ سے سنیں اور ہر خطبے کے مختصر نوٹس اپنی ڈائری میں لکھتے چلے جائیں۔

داخلہ برائے حفظ قرآن مجید

جامعہ احمدیہ قادیان میں درجہ حفظ القرآن بھی قائم ہے۔اس کا تعلیمی سال بھی ۱۲؍جولائی سے شروع ہوتا ہے۔اس میں داخلہ لینے کے لئے درج ذیل شرائط ضروری ہیں۔

۱-امیدوار کی عمر دس سال سے زائد نہ ہو۔

۲-امیدوار کو ناظرہ قرآن مجید صحیح تلفظ سے پڑھنا آتا ہو۔

۳-امیدوار کو جامعہ احمدیہ قادیان کی مذکورہ شرائط داخلہ کی شرط نمبر ۲ شرط نمبر ۴ و نمبر ۷ (ہیلتھ سرٹیفکیٹ اور کوچنگ سرٹیفکیٹ کی حد تک شرط نمبر ۸، نمبر ۹ اور نمبر ۱۰ پر عمل کرنا ہوگا۔

داخلہ کے تعلق سے ہر قسم کی خط وکتابت پرنسپل جامعہ احمدیہ سے کی جائے۔

داخلہ فارم منگوانے اور پھر واپس بھجوانے اور دیگر معلومات کے لئے درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

Principal Jamia Ahmadiyya, P.O. Qadian Distt. Grudaspur
Punjab. Pin-143516
Tel : (O) 01872-223873 (H) 221647 (Mobile) 09876376447

(پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

جامعۃ المبشرین قادیان میں
داخلہ کے خواہشمند متوجہ ہوں

جملہ امراء وصدر صاحبان ومبلغین کرام کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یکم اگست 2006 سے جامعۃ المبشرین قادیان کا نیا تعلیمی سال شروع ہو رہا ہے۔خواہش مند امیدوار درج ذیل کوائف کے ہمراہ اپنی درخواستیں مطلوبہ داخلہ فارم پر پرنسپل جامعۃ المبشرین کو ارسال کریں۔داخلہ فارم صوبائی امراء ومبلغین کرام کو بھجوائے جا رہے ہیں۔

شرائط داخلہ:: (۱) درخواست دہندہ واقف زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کا خواہش مند ہو۔(۲) جسمانی وذہنی طور پر صحت مند ہو (معذور نہ ہو) (۳) تعلیم کم از کم میٹرک ضروری ہے۔(۴) قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو۔(۵) عمر بیس سال سے زائد نہ ہو۔گریجویٹ ہونے کی صورت میں عمر ۲۲ سال سے زائد نہ ہو۔امیدوار کا غیر شادی شدہ ہونا ضروری ہے۔(۷) امیر جماعت؍صدر جماعت مطمئن ہو کہ درخواست دہندہ کی دینی واخلاقی حالت تسلی بخش ہے۔درخواست دہندہ اپنی سندات کی مصدقہ نقول مع ہیلتھ سرٹیفکیٹ امیر جماعت؍صدر جماعت کی رپورٹ کے ساتھ مع ۴ عدد فوٹو (Stamp Size)۔ 30 جون 2008ء تک دفتر جامعۃ المبشرین میں بھجوادیں۔داخلہ فارم پہنچنے پر ان کے کوائف کا جائزہ لینے کے بعد جامعۃ المبشرین کی طرف سے جن طلباء کو انٹرویو کیلئے بلایا جائے وہی قادیان آئیں۔

☆......تحریری ٹیسٹ وانٹرویو میں معیار پر پورا اترنے والے طلباء کو ہی جامعۃ المبشرین میں داخل کیا جائے گا۔

☆......قادیان آنے کے اخراجات امیدوار کو خود برداشت کرنے ہوں گے۔ٹیسٹ وانٹرویو میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی کے اخراجات بھی خود کرنے ہوں گے۔

☆......امیدوار قادیان آتے وقت موسم کے لحاظ سے گرم، سرد کپڑے وغیرہ ہمراہ لے کر آئیں۔

☆......یہ کورس چار سال کا ہوگا اور معلمین کا تقرر عارضی بالمقطعہ گریڈ میں ہوگا۔

نصاب :: تحریری ٹیسٹ میٹرک کے معیار کا ہوگا

اردو۔ایک مضمون اور درخواست

انٹرویو: اسلامیات، نماز، تاریخ احمدیت، جنرل نالج انگلش ریڈنگ، اردو ریڈنگ قرآن مجید ناظرہ۔

خط وکتابت کیلئے پتہ

Principal, Jamiatul Mubashreen,
Guest House Civil Line, Qadian-143516 Distt. Gurdaspur
(Punjab)
Mob. 09417950166, (O) 01872-222474

(پرنسپل جامعۃ المبشرین قادیان)

خلافت کی صدسالہ جوبلی ہے پیارو

خلافت کی صدسالہ جوبلی ہے پیارو — مبارک یہ جشنِ تشکر ہو یارو
تقوٰی خلافت نظامِ وصیت — یہ ہے احمدیت یہ ہے احمدیت
دُعائیں میرے آقا نے ہیں بتائیں — جو ایم ٹی اے نے بھی ہمیں ہیں دکھائی
خصوصی دعاؤں کی تحریک کی ہے — خلافت سے ہدیہ ء تبریک بھی ہے
دعائیں کریں، سجدوں میں سر جھکائیں — تا عرشِ مُعلّٰی پہ پہنچیں یہ صدائیں
تلاوتِ قرآں ترنم سے کرنا — نمازوں کو سنوار کر قائم کرنا
خلافت ہے انمول نعمت خدا کی — خلافت خدا نے ہے رحمت عطا کی
خلافت جماعت کی ہے ڈھال یارو — عدُو کا جو ہے تھامتی وار یارو
خلافت کے سائے کی ٹھنڈی ہوائیں — الٰہی سدا فیض ہم اس سے پائیں

خلافت کی برکات سے ہی مبشّر
ایم ٹی اے چینل بھی پہنچے ہیں گھر گھر

(محمود احمد مبشّر درویش قادیان)

خلافت احمدیہ صدسالہ جوبلی کی مناسبت سے

جملہ پروگراموں کی رپورٹیں اور تصاویر اخبار میں شائع ہونے کیلئے بروقت ارسال کریں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ (ادارہ بدر)

قدرت ثانیہ کے مظاہر

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب
خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
1914-1965

حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب
خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ
1965-1982
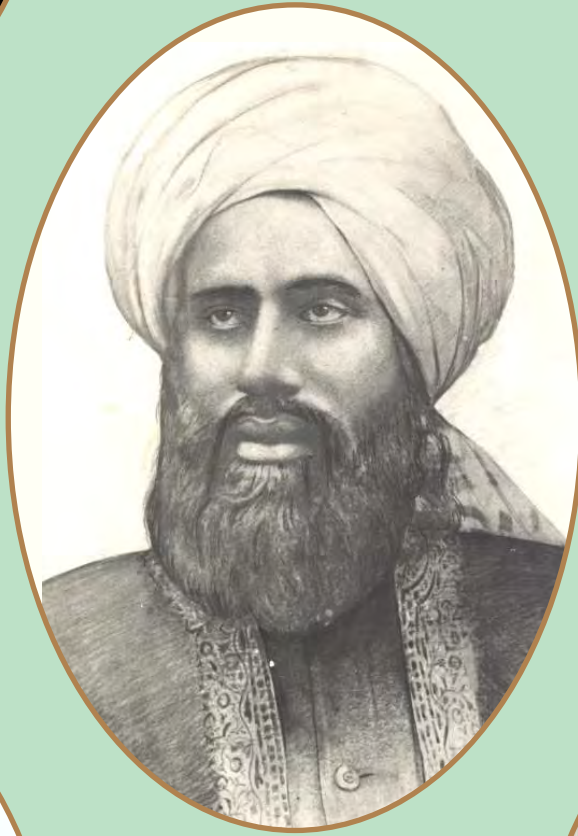
حضرت الحاج حکیم مولانا نور الدین صاحب
خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ
1908-1914

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب
خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ
1982-2003

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب
خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
2003

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 57 | Thursday | 8/15 May 2008 | Issue No. 19-20

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $
Postal Reg. No L/P GDP-1, Dec-09

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے تحت منعقد کئے جانے والے مختلف پروگراموں کی جھلکیاں

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی پروگرام کے تحت مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے زیر اہتمام جلسہ یوم مصلح موعودؓ

یوم مصلح موعودؓ کے مبارک موقع پر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی طرف سے منعقدہ ایک یادگاری نمائش

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی پروگراموں کے تحت مجلس انصاراللہ بھارت کے زیر اہتمام سرائے طاہر قادیان میں جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام

جلسہ یوم مسیح موعودؑ بمقام سرائے طاہر قادیان میں حاضرین کا منظر جس میں تقریباً ۳۰۰ سے زائد غیر مسلم احباب نے شرکت کی۔

۲۷؍مارچ ۲۰۰۸ء کو مجلس خدام الاحمدیہ بھارت مجلس انصاراللہ بھارت کی جانب سے خلافت جوبلی کی مناسبت سے منعقدہ Drug Awareness Camp کا منظر

خلافت جوبلی کی مناسبت سے قادیان میں لگائے گئے Free Eye Camp کی افتتاحی تقریب میں محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان تقریر کرتے ہوئے

خلافت احمدیہ جوبلی کے پروگراموں کے تحت منعقدہ فری ڈینٹل کیمپ کی افتتاحی تقریب کا منظر

دہلی میں ماہِ فروری میں لگائے گئے ورلڈ بک فیئر کے موقعہ پر جماعت احمدیہ کی طرف سے لگائے بُک اسٹال کا منظر

خلافت جوبلی پروگراموں کے تحت صوبہ ہریانہ کے مختلف مقامات میں Blood Donation Camp لگائے گئے۔ زیر نظر تصویر بھوڈیہ کھیڑا ضلع فتح آبادی کی ہے۔

۱۴؍اپریل ۲۰۰۸ء کو دہرادون میں پریس کانفرنس اور جلسہ پیشوانِ مذاہب منعقد ہوا۔ اس موقعہ پر اسٹیج پر بیٹھے ہوئے مختلف مذاہب کے نمائندے

۲۰؍اپریل ۲۰۰۸ء کو خلافت جوبلی کے سلسلہ میں نارتھ بنگال میں منعقد ہونے والی امن کانفرنس

مکرم عقیل احمد صاحب سہارنپوری سرکل انچارج شولا پور نئی دہلی میں عزت مآب ڈاکٹر منموہن سنگھ صاحب وزیر اعظم ہند کی خدمت میں جماعتی لٹریچر پیش کرتے ہوئے

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان